

گلستانِ توحیدِ گلستانِ رسالت

بجواب

گلشنِ توحیدِ رسالت

مولوی اشرف سیالوی کی کتاب
گلشنِ توحیدِ رسالت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ



مؤلف

سید ابراہیم قادری
سوالنا ابوالیوسف قادری

ادارہ تحقیقاتِ اہل سنت

مولوی اشرف سیالوی کی کتاب گلشن توحید رسالت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ



گلستان توحید گلستان رسالت

بجواب

گلشن توحید رسالت

مناظر اہل سنت

مولانا ابوبکر قاسمی

ادارہ تحقیقات اہل سنت



فہرست

مقدمہ

بریلویوں کی توحید دشمنی

مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

لفظ توحید کا ثبوت قرآن سے

لفظ توحید کا ثبوت احادیث سے

لفظ توحید کا استعمال اہل سنت کے ہاں

بریلویوں کی توحید دشمنی

کیا اس امت میں شرک آ سکتا ہے

القصة

الجواب (۱)

الجواب (۲)

الجواب (۳)

الجواب (۴)

الجواب (۵)

الجواب (۶)

الجواب (۷)

۵۷	الجواب (۸)
۵۸	الجواب (۹)
۶۲	الجواب (۱۰)
۶۵	الجواب (۱۱)
۶۶	الجواب (۱۲)
۶۶	الجواب (۱۳)
۶۸	الجواب (۱۴)
۶۹	الجواب (۱۶)
۷۵	الجواب (۱۵)
۷۶	الجواب (۱۶)
۸۰	سیالوی دھوکہ
۸۱	الجواب (۱)
۸۳	الجواب (۲)
۸۶	الجواب (۳)
۸۸	سیالوی صاحب کی جہالت
۸۹	سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ
۹۰	الجواب (۱)
۹۰	واہ امام اہل سنت آپ کی عظمت کو سلام
۹۶	سیالوی صاحب کا تجاہل عارفانہ
۹۶	الجواب (۱)
۹۷	سیالوی صاحب بریلویوں کی زد میں
۹۸	سیالوی صاحب کی شکست

۹۹	سیالوی صاحب کا بہتان
۹۹	الجواب (۱)
۱۰۱	سیالوی صاحب کی جہالت
۱۰۴	مصنوی شیخ الحدیث سیالوی
۱۰۵	سیالوی صاحب بت پرستی سے ایک قدم پیچھے بقول اعلیٰ حضرت بریلوی
۱۰۶	سیالوی صاحب کی کم علمی
۱۰۶	الجواب (۱)
۱۰۸	الجواب (۲)
۱۰۹	الجواب (۳)
۱۱۰	الجواب (۴)
۱۱۱	الجواب (۵)
۱۱۲	الجواب (۶)
۱۱۳	الجواب (۷)
۱۱۴	الجواب (۸)
۱۱۵	دلیل چہارم پر اعتراض کا جواب
۱۱۵	الجواب (۱)
۱۱۵	سیالوی صاحب کی جہالت
۱۱۶	الجواب (۱)
۱۱۸	الجواب (۲)
۱۲۰	الجواب (۳)
۱۲۱	الجواب (۴)
۱۲۲	سیالوی بمقابلہ کاظمی

۱۲۲	الجواب
۱۲۳	سیالوی صاحب کی شکست فاش
۱۲۴	سیالوی صاحب کا بہتان
۱۲۷	سیالوی صاحب کی غلط بحثیں
۱۲۷	سیالوی صاحب کی جہالت یا دجل و فریب
۱۲۹	سیالوی صاحب کی بدحواسی
۱۲۹	الجواب
۱۳۱	سیالوی صاحب قلت فہم کا شکار
۱۳۲	الجواب
۱۳۳	سیالوی صاحب کا جھوٹ
۱۳۳	الجواب
۱۳۴	ما تحت الاسباب اور فوق الاسباب کی بحث
۱۳۵	سیالوی صاحب کا کھوکھلا اعتراض
۱۳۵	الجواب
۱۳۵	سیالوی صاحب کا دجل یا فریب یا دونوں
۱۳۷	سیالوی اندیشہ اور اس کا جواب
۱۳۷	الجواب
۱۳۳	سیالوی صاحب کی کم فہمی
۱۳۳	الجواب (۱)
۱۳۳	الجواب (۲)
۱۳۳	سیالوی اعتراض
۱۳۳	الجواب

۱۴۴	سیالوی اعتراض
۱۴۴	الجواب
۱۴۵	اعتراض سیالوی
۱۴۵	الجواب
۱۴۶	سیالوی صاحب کی بد قسمتی ہے
۱۴۶	الجواب
۱۴۷	سیالوی صاحب کا مشورہ
۱۴۷	الجواب
۱۴۸	سیالوی صاحب کی تلہیس
۱۴۸	الجواب
۱۵۰	سیالوی صاحب کا طعنہ
۱۵۰	سیالوی صاحب کا اپنے مسلک سے رجوع
۱۵۱	قاضی ثناء اللہ پانی پٹی کی تفسیر سے
۱۵۱	سیالوی صاحب کا کم علم ہونا
۱۵۲	الجواب
۱۵۲	سیالوی صاحب کی جہالت
۱۵۲	الجواب
۱۵۳	سیالوی صاحب کا دجل
۱۵۵	سیالوی صاحب کا اقرار
۱۵۷	سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ

مقدمہ

بریلویوں کی توحید دشمنی

مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ توحید کی تصدیق کے بغیر ایمان جس طرح معدوم ہوتا ہے ایسے ہی محبت رسول ﷺ کے بغیر دعویٰ اسلام کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ دعویٰ عشق رسالت ﷺ ہی کا اظہار تھا کہ علمائے دیوبند نے دین کے ہر میدان میں اول دستے کے طور پر کام کیا (یہ ایک الگ موضوع ہے)

دونوں چیزیں (۱) توحید خداوندی (۲) اور محبت رسول ﷺ ایمان کی بنیادیں ہیں بلکہ اصل ایمان ہیں۔ ان ہر دو میں سے کسی کا بھی انکار کفر اور زندقہ ہے۔ دعویٰ توحید عشق رسالت ﷺ کے بغیر سراسر کفر ہے اور دعویٰ عشق محمدی ﷺ توحید کے بغیر شرک محض ہے بالفاظ دیگر عشق رسالت سے صرف نظر کرنے والے لوگ یا خوارج کے پیروکار ہیں توحید کے اقرار اور تصدیق کے علاوہ عشق رسالت ﷺ کا دعویٰ سرتا پا کفر الحاد شرک اور دین ابو طالبی کا اتباع ہے۔ ہماری مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو خود کو ”رضا خانی بریلوی“ کہلواتے ہیں اور توحید سے ان کو ایسی چیز اور الرجی ہوتی ہے کہ اس سے بغض و عداوت کا اظہار ان کے چہروں کے خد و خال سے بھی ہونے لگتا ہے۔ یہ لوگ توحید کا انکار کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور لفظ توحید کا مذاق اڑا کر اپنا شمار مشرکین کی فہرست میں کروانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً مشرکوں کی بد ادا سے

لفظ توحید کا ثبوت قرآن سے

قارئین! سنت و الجماعت قرآن مجید کے آخری پارے کی سورۃ سورۃ اخلاص (قل ۛ اللہ احد) کون سے مسلمان کی نظروں سے اوجھل ہے مفسرین کرام نے اس سورت کے جہاں بہت سے مختلف ناموں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک ”سورۃ التوحید“ بھی ہے گویا لفظ ”احد“ اور ”واحد“ سے صرف نظر خود لفظ ”توحید“ بھی قرآن کی ایک سورۃ مبارکہ کا نام ہے۔

مشہور مفسر اہل سنت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واعلم ان كثرة الالقاب على مزيد الفضيلة والعرف يشهد لما ذكرنا فاحدها سورة التفريد و ثانيها سورة التجريد وثالثها سورة التوحيد. (تفسير كبير: ج ۱۱ ص ۳۰۷)

اس جگہ علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اخلاص کے ایک نام سورہ توحید کا بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وسميت بها لما فيه من التوحيد. ولذا سميت ايضا بالاساس فان التوحيد اصل لسائر اصول الدين

(روح المعاني ج ۱۱ ص ۳۰۷)

اس مقام پر علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اخلاص کو سورہ توحید کے نام سے یاد فرمایا اور اسی طرح تفسیر منیر ص ۴۶۱ میں بھی اس کو سورہ توحید کہا گیا۔

لفظ توحید کا ثبوت احادیث سے

(۱) ان عائشة قالت كان رسول الله ﷺ اذا ضحى اشترى

كَبْشَيْنِ قَالَ فَيَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِنْ أَقْرَبِ التَّوْحِيدِ الْخ

(مسند امام احمد ص ۱۹۱۲ رقم الحدیث ۲۵۲۷۱)

ایک اور روایت میں ”فَيَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ شَهِدَ بِالتَّوْحِيدِ“

کے الفاظ ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۱۸ ص ۸۱ رقم الحدیث ۲۵۷۶۲)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی قربانی کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے دودبے ذبح فرمائے اور فرمایا ان میں سے ایک توحید کا اقرار کرنے والوں کی طرف سے ہے۔

(۲) ان عمرو سال النبی ﷺ عن ذالك فقال اما ابوك فلو

كان اقر بالتوحيد فصمت و تصدقت عنه نفع ذالك

(مجمع الزوائد ج ۴ ص ۱۹۵ و مسند احمد ج ۱۰ ص ۱۷۶)

عاص بن وائل (جو کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے) اور ہشامؓ (جو کہ عاص بن وائل کے بیٹے اور صحابی تھے) اپنے والد کی طرف سے اپنے حصہ کے پچاس بدنہ کا نخر کر دیا عمرو بن العاص نے نبی ﷺ سے اس بارے میں پوچھا کہ (کہ میں ان کی طرف سے قربانی کر سکتا ہوں یا نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ توحید کا اقرار کرتا تھا تو اس کی طرف سے صدقہ کر لو اس کو فائدہ پہنچے گا۔

لفظ توحید کا استعمال اہل سنت کے ہاں

(۱) امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور تابعین کی ایک جماعت سے آیت ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ:

قالوا اذا خرج اهل التوحيد من النار وادخلوا الجنة یود

الذین کفروا لو کانوا مسلمین (ترمذی ج ۲ ص ۹۳)

جب اہل توحید (یعنی مسلمان موحدین) کو جہنم سے نکالا جائے گا اور جنت

میں داخل کر دیا جائے گا تو کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر

وہ مسلمان ہوتے۔ (بیان القرآن)

(۲) امام ترمذی رحمہ اللہ آگے فرماتے ہیں کہ:

ووجه هذا الحديث عن بعض اهل العلم ان اهل التوحيد سيدخلون الجنة۔ الخ

یعنی اہل علم نے اس حدیث کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ اہل توحید (یعنی موحد مسلمان) کو عنقریب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

(۳) ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے جھوٹی قسم کھائی لا الہ الا اللہ کے ساتھ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی اس حدیث میں امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ من قبل التوحيد (مسند احمد ص ۱۱۳۳ عن ابن زبیر)

(۴) علامہ بیضاوی رحمہ اللہ وہم یدکر الرحمن ہم کافرون کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ای بالتوحيد

(۵) ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

انما جاء الانبياء لبيان التوحيد (شرح فدا کبر ص ۱۱)

(۶) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اعلم ان للتوحيد اربع مراتب (حجۃ اللہ البالغ ص ۱۱۹)

احادیث اور علماء اہل سنت کے ان اقوال سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ لفظ ”توحید“ نبی کریم ﷺ کا استعمال شدہ لفظ ہے اور قرآن کی ایک مکمل سورۃ کا نام سور توحید ہے اور توحید والے ہی جنت میں جائیں گے۔ ہم نے یہاں لفظ توحید اور عقیدہ توحید کی اہمیت کی وجہ سے چند ہی اقوال نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے ورنہ توحید کا تعلق اعتقاد سے ہے کتب اسلامیہ اس کے استعمال کے اثبات سے بھری پڑی ہیں۔

موحد وہ ہیں جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے

وہ پیشانی پہ داغ شرک لگوا یا نہیں کرتے

تمام حوالوں کے بعد شاید کوئی کوڑھ مغز، عقل و خرد سے عاری اور جاہل مشرک ہی

اس لفظ کا انکار کر سکتا ہے ورنہ عقل مند کے لیے اتنے دلائل کی بھی ضرورت نہ تھی۔ کسی گاؤں : یہاں کے باسی لا علم مسلمان سے بھی اس توحید کے اعتقاد کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ بھی یقیناً اس کی اہمیت بیان کر دے گا۔

لیکن افسوس! صد افسوس کہ ہمارا جن لوگوں سے پالا پڑا ہے وہ اگرچہ خود کو اہل سنت کہلاتے ہیں مسلمان اور عاشق رسول ہونے کے دعوے دار ہیں لیکن توحید کا یکسر انکار کر دیتے ہیں اور اس کے خلاف ایسی موٹھگافیاں ان کی کتب میں پائی جاتی ہیں کہ الامان والحفظ۔

بریلویوں کی توحید دشمنی

بریلوی جماعت کے حکیم الامت مفتی احمد یار گجراتی کے صاحب زادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی لکھتا ہے کہ

وہابیوں نے سات لفظ اپنی مرضی سے اپنے دین میں ایجاد کر لیے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نہ آج تک کوئی ثبوت دے سکا (۱) لفظ توحید (۲) لفظ موحد۔ کتب تصوف میں وہابیوں نے ہی ان لفظوں کی ملاوٹ کی ہے۔ اولیاء اللہ خلاف قرآن و حدیث ایسے لفظ استعمال کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ (شرعی استفتاء ص ۱۳ نعیمی کتب خانہ لاہور)

قارئین اہل سنت! ہمارے مذکورہ حوالہ جات دیکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیجیے کہ ان الفاظ کو ہم نے ایجاد کیا ہے یا خود مفسرین بلکہ مسند احمد کی روایت میں تو خود نبی کریم ﷺ سے بھی اس کا ثبوت ہے۔

علم و عمل کی یہ کوتاہی قلب و نظر کی یہ گمراہی

آج کا انسان توبہ کتنا ہے انجام سے غافل

یہی صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

مقالات غوث اعظم میں لفظ توحید اور لفظ موحد کا استعمال کرنا بعد کی ملاوٹ

ہے بھلا غوث اعظم ایسے لفظ کیوں استعمال فرماتے جو اللہ و رسول کو پسند نہیں۔ (شرعی استفتاء ص ۲۴ نعیمی کتب خانہ لاہور)

اس کا تو ہم اثبات کر چکے ہیں لفظ توحید کس کی ایجاد ہے لیکن سوال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لفظ کا استعمال فرما چکے ہیں لیکن آپ کو وہ پسند نہیں؟ سچ کہوں تو تمہیں رسول اللہ ﷺ سے عداوت ہے، دشمنی ہے، دعویٰ عشق صرف ظاہری نمود و نمائش کے لیے ہے تاکہ ناواقف اور دین سے نا آشنا مسلمانوں کا ایمان اور مال لوٹ کر ابلیسی مشن کی تکمیل کر سکو اور اپنے شکم کی آگ بجھا سکے۔ اللہ عقیدے کی جو بختی سے بچائے۔ آمین

حضرت کی ہرزہ بانی کچھ مسند نہیں
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں

پیران پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے سنی تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق تھے انھوں نے اس لفظ کا استعمال اس لیے کیا ہے کہ میرے اور ان کے آقائی کریم ﷺ نے اس کا استعمال کیا۔ حضرت جیلانی رحمہ اللہ کو بدعتی بریلوی تو تھے نہیں کہ ان کو یہ لفظ ناپسند ہوتا اور بعد کی ایجاد معلوم ہوتا۔

صاحبزادہ اقتدار احمد گجراتی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ

اللہ و رسول کو لفظ ایمان اور لفظ مومن..... وغیرہ..... پسند تھے نہ کہ توحید اور

موحد۔ (حوالہ ایضاً ص ۲۴)

نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ جب آدمی کے دل سے نور توحید کی نعمت سلب کر لی جاتی ہے..... صاحبزادہ صاحب اس پر تبصرہ و تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اقول۔ یہ نور توحید کیا چیز ہے؟ اس کا ثبوت دو، جب لفظ توحید ہی ثابت نہیں

تو نور توحید کہاں سے آگیا؟

قارئین کرام غور فرمائیں توحید سے بغض و عداوت کس وافر مقدار میں موجود ہے اور شرکیہ جراثیم کا کتنا گہرا اثر ہے توحید کا نام سنتے ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیا ان حضرات کے تعارف کے لیے مزید دلائل درکار ہیں؟ جو اس قدر اسلام دشمنی پر کمر بستہ ہیں۔

بریلوی حضرات کے کئی القاب والے مولوی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں کہ:
توحیدی عقیدہ رسالت و ولایت سے دور کرنے کی ایک یہودیانہ سازش ہے۔ (فضل التوحید ص ۹)

استغفر اللہ والعیاذ باللہ ”توحیدی عقیدہ“ کو یہودیانہ سازش کہنا اور رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ جملے کی اس طرح توہین کرنا کیا یہ حرکت اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت نہیں؟ کیا ایسے توحید دشمنوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے؟

ستم گر تجھ سے امید کرم ہو گی جنھیں ہو گی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

مولوی فیض احمد اویسی بریلوی ”استعمال توحید کی بدعت“ کا عنوان بنا کر لکھتا ہے

کہ

جو لوگ توحید پر زور لگا رہے ہیں، وہ خود کو بدعت کا دشمن بتاتے ہیں لیکن یہ (توحید کے استعمال کی) بدعت سے اتنی محبت کیوں کہ اسلام کی اصلی اصطلاح کے بجائے توحید نوپید (بدعت) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔

(فضل التوحید ص ۲)

اگر قرآن و حدیث سے ادنیٰ تعلق بھی ہوتا تو اس لفظ کو بدعت کہنے کی جرات کبھی نہ کرتے لیکن افسوس کا مقام ہے بریلوی مذہب کے لیے کہ ان کو آج تک کوئی اہل فہم رہنما میسر ہی نہیں ہو سکا جو ان کی صحیح رہنمائی کرتا۔

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے

ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

مولوی نعیم الرحمن بریلوی لکھتے ہیں کہ:

لفظ توحید کی ایجاد ہی تو ہیں نبوت کے لیے ہوتی ہے۔ (شرعی استفتاء ص ۱۳)

ہم نے ثابت کر دیا کہ اس لفظ کہ نہ صرف قرآن نے استعمال کیا بلکہ نبی ﷺ کی زبان صحابہ کرام اور علمائے اہل سنت نے اپنی کتابوں میں اس لفظ کا ذکر کیا مولوی نعیم الرحمن صاحب کھل کر ان کے بارے میں کچھ تبصرہ کرنا پسند فرمائیں گے؟

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے

کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

قارئین اہل سنت و جماعت! یہ بات سمجھانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ توحید کا کیا مطلب ہے اور اس کی کس قدر اہمیت ہے؟ کیونکہ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے کہ جس کو سنتے ہی مسلمان کے دل و دماغ میں اس کا پورا تعارف ابھر کر سامنے آ جاتا ہے لیکن ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا ہے جو ضد ہٹ دھرمی اور جہالت میں مشرکین مکہ سے بھی گئے گزرے ہیں اس لیے ان دشمنان توحید کے سامنے توحید کا کچھ تعارف بھی کروادیتے ہیں۔

شاید کہ اترے جائے تیرے دل میں میری بات

سید میر شریف جرجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات کو معبودیت میں ہر ایک چیز سے مقدس و مجرد ماننا ہے جو وہم و گمان میں آ سکتی ہو (یعنی تصورات و خیالات میں آنے والے کسی شے، کسی فرد کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے صرف اللہ کو معبود برحق مانے) توحید تین چیزوں کا نام ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے رب ہونے کے اعتبار سے۔ ثانیاً اس کی وحدانیت کا اقرار، ثالثاً اس سے ہر شریک

کی نفی کرنا۔ (اتر یفات ص ۷۳، دارالکتب العلمیہ بیروت)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

التوحید اثبات الہیۃ المعبود و تقدیسہ و نفی الہیۃ ما سواہ

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۳۱۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

پس توحید یہ ہے کہ معبود کی الوہیت اور ہر عیب نے اس کا پاک ہونا ثابت کیا

جائے اور اس کے ما سوا سے الوہیت کی نفی کی جائے۔

بقارئین کرام! غور فرمائیں کہ بریلوی جس توحید کا انکار کر رہے ہیں وہ کس قدر

اہم اور لازمی چیز ہے۔ بلکہ علامہ سیوطی ابن جریر رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

کہ قرآن تین چیزوں پر مشتمل ہے ان میں سے ایک ”توحید“ ہے اسی لیے سورہ اخلاص

کو ثلث قرآن کہا جاتا ہے کہ وہ پوری کی پوری توحید پر مشتمل ہے۔

قال ابن جریر القرآن یشتمل علی ثلاثہ اشیاء التوحید

والاخبار والدیانات ولہذا کانت سورۃ الاخلاص ثلاثہ

لانہا تشمّل التوحید کلہ (الاتقان ج ۲ ص ۲۳۹ طبع بیروت)

آج بریلوی اس توحید کا انکار کر کے گویا ثلث قرآن کا انکار کر رہے ہیں اب

ہمارے قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ جو قرآن ہی کے منکر ہوں کیا وہ لوگ کبھی مسلمان ہو

سکتے ہیں؟

توحید کا مطلب بریلوی کتب سے بھی ملاحظہ فرمائیں:

مفتی احمد یار سعید کاظمی لکھتے ہیں کہ:

کلمہ طیبہ کے پہلے جز میں توحید کا ذکر ہے، دوسرے میں توحید کی نوعیت کا

ذکر۔ (رسائل نعیمیہ ص ۲۸۰)

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتا ہے کہ:

اس میں شک نہیں کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ دعویٰ ہے اور محمد رسول اللہ اس کی

دلیل ہے اور اس دلیل کو دعوے سے اتنا قرب ہے کہ دونوں کے درمیان داد عاطفہ تک کی گنجائش نہیں۔ (ضرورت توحید، صفحہ آخر)

جب یہ بات معلوم ہو چکی کہ پورا کلمہ ہی توحید ہے تو پھر اس کا انکار اس کا مذاق اڑانا کس قدر ناروا اور غیر مناسب حرکت ہے اور اسلام دشمنی کی کسی کھلی نشانی ہے توحید سے عداوت کی کیسی واضح دلیل ہے۔

احباب کی یہ شان حریفانہ سلامت
دشمن کو بھی یوں زہر اگلتے نہیں دیکھا

اے مسلمانو! خدا را انصاف فرمائیے۔ اپنے ہوش و حواس کے دائرے میں رہتے ہوئے دل و دماغ کو حاضر کر کے خوف خدا اور حب مصطفیٰ ﷺ اور روز جزا کے حساب و کتاب اور جہم کی ہولناکیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بتائے کہ کیا توحید جو کہ قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہے توحید جو کہ ٹکٹ قرآن کا مضمون ہے توحید جو کہ جناب رسالت مآب ﷺ کا پسند فرمودہ جملہ ہے توحید جس کے ذکر سے اہل سنت کی کتابیں بھری پڑی ہیں اس عقیدے کو ”یہودیانہ سازش“، ”توہین نبوت“، ”بدعت“، ”وہابیوں کی ایجاد“، اللہ و رسول کا ناپسند یہ لفظ جیسے القابات سے نوازنا کیا کسی ادنیٰ مسلمان سے بھی اس کی توقع کی جاسکتی ہے؟ نہیں مسلمان تو بہت دور کسی مشرک سے بھی توحید کی توہین ان الفاظ سے آپ کو نہیں ملے گی۔

لیکن افسوس کہ نام نہاد مسلمان عشق رسالت کا دعویٰ کرنے والے دین کے یہ لئیرے کس دیدہ دلیری سے اس عقیدے کی تردید کر رہے ہیں کیا اس سے بڑھ کر ظلم، زندقہ، الحاد کی مثال دنیا کے کسی بھی کافر، مشرک، شیطان سے مل سکتی ہے؟

انبیاء علیہم السلام ساری زندگی جس عقیدے کی ترویج کے لیے تکالیف و مصائب جھیلے رہے اور خود خاتم النبیین ﷺ (فداہ امی و ابی) جس عقیدے کی ترویج و اشاعت کے لیے دن رات، سردی گرمی، میں کوشاں رہے اور جس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان

کہلانے کا حق وار نہیں اس عقیدے کی یوں توہین کرنا بریلویت کو کس سمت دھکیلتا ہے؟
اے سنی مسلمانو! کیا توحید سے دشمنی آپ کے مذہب میں قابل قبول ہے؟ اگر
نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر اس سے عداوت و دشمنی کی بنا پر بریلوی رضا خانی اسلام کے
دعوے میں سچے کیسے تسلیم کیے جاسکتے ہیں؟

آخر میں امت بریلوی کے دام فریب کے اسیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ
اللہ کے لیے حق کو سمجھئے اور ہر بات میں اپنے بڑوں کی بات کو حرف آخر سمجھنے کے بجائے
طلب حق اور اسلام پسندی کا مادہ پیدا کیجیے اور ان توحید دشمنوں کا اتباع اور پیروی اختیار
کر کے خود کو جہنم کا ایندھن مت بنائے۔ اللہ مجھے اور آپ کو حق کا دلدادہ اور راہ توحید پر
”نور سنت“ کے ذریعے سے گامزن فرمائے۔ آمین

زیر نظر کتاب برادر محترم مناظر اسلام حضرت مولانا ابوالیوب قادری صاحب
حفظہ اللہ کی تحریر کردہ ہے جو کہ بریلوی مذہب کے پیشوا اشرف سلوی کے بے ہودہ دلائل یعنی
اعتراضات اور افتراءات کا منہ توڑ جواب ہے اللہ اس کتاب کو اہل بدعت کی ہدایت کا
ذریعہ بنائے اور حضرت قادری صاحب کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

کیا اس امت میں شرک آ سکتا ہے

آج کل بریلوی حضرات نے ایک نیا مسئلہ اٹھایا ہے کہ یہ امت تو شرک کر ہی نہیں سکتی لیکن دیوبندی وغیرہ ہمیں مشرک کہتے ہیں۔ بریلوی حضرات احادیث پیش کرتے ہیں۔ بخاری باب الصلوة علی الشہید، کتاب المغازی تحت غزوہ احد، کتاب مسلم الحوض وغیرہا کئی اور جگہ بھی ہیں ان میں الفاظ ہیں:

ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ او کما قال

محدثین نے ان جیسی ان احادیث کے تحت لکھا ہے مثلاً علامہ عینی اس کے تحت

لکھتے ہیں

معناه علی مجموعکم لان ذلك قد وقع من البعض والعباد

بالله (عمدة القاری ج ۸ ص ۳۲۷ باب الصلوة علی الشہید)

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ساری امت شرک میں مبتلا نہیں ہو گے کیونکہ بعض امت اس میں واقع ہوئی ہے۔

(۲) امام نوویؒ لکھتے ہیں:

لا ترتد جملة (نودی ج ۲ ص ۲۵۰)

یعنی ساری امت مرتد نہ ہوگی یعنی ساری امت مشرک نہ ہوگی اگر بعض افراد ہو جائیں تو اس حدیث کے خلاف نہیں۔

(۳) علامہ طاہر ثنی لکھتے ہیں

مراده جميع امته والا فقد ارتد البعض بعده (مجمع بحار الانوار ج ۳

(ص ۲۱۴ مادہ شرک)

یعنی اس حدیث سے مرا تمام امت ہے کیونکہ آپ کے بعد بعض امت کے افراد مرتد ہوئے۔

(۴) حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں شرک کی بحث کرتے ہوئے:

”یہی مرض اکثر یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں کا تھا اور آج بھی امت محمدیہ کے بعض غالی منافق لوگوں کا ہے۔“ (حجۃ البالغہ ج ۱ ص ۱۸۳ عربی)

(۵) سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”جب تم اولیاء کرام سے تعاون چاہو تو اولیاء سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی ان سے فریاد کرو اس لیے کہ یہ شرک ہے البتہ ان کی محبت کے طفیل اللہ تعالیٰ سے مانگو۔“ (البرہان المؤید ص ۱۴۴)

(۶) مولانا احمد الدین بگوئی جن کو بریلویوں نے ”تذکرہ علماء اہل سنت والجماعت لاہور“ میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے وہ اپنی کتاب ”دلیل المشرکین“ کی وجہ تالیف میں لکھتے ہیں:

”حمد و صلوة کے بعد واضح ہو کہ اس دور میں شرک اور اس کی مختلف اقسام عوام و خواص میں پھیلی ہوئی ہیں۔“ (تذکار بگوئیہ ج ۱ ص ۱۰۸)

آگے لکھتے ہیں:

شرک فی العلم: کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کے سوا اس کی مخلوق میں سے کسی کو مطلق علم (عام اور ہر چیز کا علم) حاصل ہے اور حاضر و ناظر اور دور جگہ سے بھی علم رکھنے والا جانتا ہو اور اس اعتقاد کا اثر اس شخص کی باتوں سے بھی ظاہر ہو مثلاً اٹھتے بیٹھتے، نیند اور بیداری وغیرہ کی حالت میں اپنے مرشد اور شیخ کا نام پکارے بجائے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے۔ (تذکار بگوئیہ ج ۱ ص ۱۱۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

شُرک فی الاستعانتہ: مردوں سے استعانت اور حاجتیں طلب کرنے اور ان کی توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا شرک کی قبیح ترین صورت ہے حالانکہ عبادت اور استعانت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (تذکار بگویہ ج ۱ ص ۱۱۵)

(۷) پیر صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں سے مشابہت پیدا ہو جائے گی جو ناجائز ہے۔“ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷)

(۸) ملت بریلویہ کے بانی فاضل بریلوی اس شخص کے متعلق لکھتے ہیں جو رکوع میں کسی خاص آدمی کی خوشامد کے لیے یا خاص تعلق کی وجہ سے رکوع کو لمبا کرنا، چاہے ایک بار تسبیح کی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

وہ لکھتے ہیں:

”ہمارے امام اعظمؒ نے فرمایا بخشی علیہ امر عظیم یعنی اس پر شرک کا اندیشہ ہے۔“ (احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۷۸)

(۹) علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی لکھتے ہیں:

حضرت عمرؓ نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی) کو اس لیے کٹوایا تھا کہ شرک جو اس سے پہلے لوگوں کے دلوں میں جاگزیں یا ان کے قریب رہ چکا تھا راہ نہ پاسکے۔ (اسلامی عقائد مترجم ص ۱۶۴)

اس پر مندرجہ ذیل جید بریلویوں کی تقاریظ ہیں:

(۱) قائد بریلویت مولوی شاہ احمد نورانی صاحب

(۲) مولوی سید محمد احمد رضوی صاحب

(۳) مفتی عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور

(۴) مولوی عبدالستار خان نیازی

نمبر ۴ سے لے کر ۸ تک تمام صورتیں بریلویوں میں وقوع پذیر ہیں۔ اب بولیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ علماء دیوبند کی زیادتی ہے کہ وہ بریلوی حضرات کو مشرک کہتے ہیں ان میں سے کون دیوبندی ہے؟

امت میں اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو پھر ان اکابر نے مشرک کا فتویٰ تم پر کیوں

لگایا؟

نمبر ۹، ۱۰ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا تو سیدنا عمرؓ نے درخت کیوں کٹوایا اور امام اعظمؒ شرک کا اندیشہ کیوں محسوس فرما رہے تھے۔

(۱۱) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں باب الصلوٰۃ علی الشہید کی دوسری

روایت میں ما اخاف علیکم ان تشرکوا الخ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

ای علی مجموعہ حکم لان ذلك قد وقع من البعض اعاذنا

اللہ تعالیٰ (فتح الباری ج ۳ ص ۲۷۱ قدیمی)۔

یہ حکم ساری امت کے مجموعہ کے لیے ہے کیونکہ بعض افراد مشرک ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

(۱۲) علامہ عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں:

انبیاء و اولیاء کو بروقت حاضر و ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ

ہماری ندامت سے ہیں اگرچہ ندامت دور سے بھی ہو شرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ

کے لیے خاص ہے۔ (مجموع الفتاویٰ کتاب العباد ص ۴۶، ایچ ایم سعید)

(۱۳) شیخ جیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لان الاشتغال بغير الله عز وجل شرك

(۱۴) اس کے ترجمہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے

زہرا کہ مشغول شدن بغير خدا و طلب کردن آنرا شرک است

(شرح فتوح الغیب ص ۲۹۲ مقالہ نمبر ۵۳)

یعنی کہ غیر خدا کے ساتھ مشغول ہونا اور اس سے مانگنا شرک ہے۔

(۱۵) شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

”پرستش یہ ہے کہ سجدہ کیا طواف کیا کسی کے نام کو تقرب کے طریقے سے درد بنانا یا کسی کے نام پر جانور ذبح کیا، یا خود کو کسی کا بندہ کہا۔ جاہل مسلمانوں میں سے کوئی بھی ان کاموں سے کوئی کام قبر والوں کے لیے کرے گا تو اسی وقت کافر ہو جائے گا۔“ (فتاویٰ عزیزی ج ۱ ص ۳۳)

دوسری جگہ شاد صاحب لکھتے ہیں:

”نیک ارواح سے مدد چاہنے کے مسئلہ پر اس امت میں بہت زیادہ افراط سے کام لیا گیا ہے چنانچہ جاہل اور عوام یہ کرتے ہیں..... اور ان کو ہر عمل میں مستقل جانتے ہیں بلاشبہ یہ شرک جلی ہے۔“ (فتاویٰ عزیزی ج ۱ ص ۱۳۱)

اگر اس امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا تو شاہ صاحب نے یہ کیوں لکھا؟
(۱۶) شیخ شرف الدین یحییٰ منیری لکھتے ہیں:

نفع و نقصان کا غیر اللہ کی جانب سے جاننا شرک ہے۔

(۱۷) مجالس الابرار جس کی تصدیق و تائید خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاویٰ عزیزی میں کی ہے۔ اس میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لعنت خدا کی یہودی اور انہاری پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔
آگے لکھتے ہیں:

لعنت کی بددعا فرمانے کا یہ سبب ہے کہ جہاں ان کے انبیاء دفن تھے وہ ان مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے یا اس لحاظ سے کہ ان کی قبروں کا سجدہ کرنا ان کی بڑائی کرنا کھلا ہوا شرک ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

بعض محققین نے کہا ہے کسی متبرک مقام میں جہاں صلحاء کی قبریں ہوں نماز

پڑھنا بھی اس ممانعت میں شامل ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ جب ان صلحاء کی تعظیم کا یہ سبب بنے۔ اس لیے کہ اس میں بھی شرک خفی ہے۔
آگے لکھتے ہیں:

یہ علت جس کی وجہ سے شارع نے قبروں کو مسجد بنانے سے منع فرمایا ہے اسی نے بہتروں کو کو شرک اکبر یا اس سے کچھ کم درجے کے شرک میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ مرد صالح کی قبر کا شرک دل جلد قبول کر لیتا ہے۔
آگے لکھتے ہیں:

مسلمانوں کا علم دین کے موافق اس امر پر اتفاق ہے کہ قبروں کے پاس نماز ممنوع ہے کیونکہ فساد شرک اور بت پرستی سے مشابہت قبروں کے پاس نماز پڑھنے میں زیادہ ہے۔

پھر آگے ایک جگہ طلوع و غروب و زوال کے وقت عبادت سے منع پر قیاس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جب شارع نے صرف اس مشابہت (کیونکہ مشرکین طلوع و غروب کے وقت عبادت آفتاب کا خیال کرتے تھے) سے بچنے کے لیے اس عبادت سے منع کیا (جو اوقات طلوع و غروب میں کی جائے) حالانکہ یہ بات نمازی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگی (کہ میں مشرکین کی مشابہت کر رہا ہوں) تو پھر اس ذریعہ کا کیا کہنا جس سے اکثر شرک تک نوبت جا پہنچتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مردوں کو پکارتے ہیں اور ان سے حاجتیں مانگتے ہیں۔

(مجالس الامراء مجلس نمبر ۱۷)

دوسرے مقام پر شیخ احمد رومی قبر کی زیارت کی دو قسمیں بنا کر:

(۱) زیارت شرعی

(۲) زیارت بدعی

زیارت بدعی کے تحت لکھتے ہیں:

زیارت بدعی یہ ہے کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے، طواف کرنے اور بوسہ دینے اور چومنے اور قبروں پر منہ ملنے اور وہاں کی مٹی لینے اور اہل قبور کو پکارنے اور..... ان سے مدد اور رزق اور عافیت اور اولاد اور ادائے قرض کا سوال کرنے اور بختیوں کے دور ہونے اور لاچاروں کی امداد اور اس کے سوا دوسری ان حاجتوں کے لیے، جن کو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے، قبروں کی زیارت کرنا۔ اس میں شک نہیں کہ اس زیارت بدعی شرعی کی اصل ان ہی بت پرستوں سے لی ہوئی ہے۔ (مجلس الابرار مجلس نمبر ۵۷)

(۱۸) مفتی اقتدار احمد نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

ان مندرجہ تمام احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور شے کی قسم کہنا ممنوع ہے اور بفرمان نبوت غیر اللہ کی قسم بولنے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔ (اعطایا الاحمد یہ ج ۳ ص ۲۹۳)

فاضل بریلوی نے غیر اللہ کی قسمیں کھائی ہیں۔

(۱۹) بریلوی جید عالم پروفیسر مسعود کے جدا مجد لکھتے ہیں جس کو نقل پروفیسر صاحب نے خود ہی کیا ہے:

نہ بسوئے قبر سجدہ کند کہ موجب شرک و کفر است

(تذکرہ مظہر مسعود ص ۱۴۰)

اور قبروں کو سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ موجب شرک اور کفر ہے۔

(۲۰) ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ اعراس میں بالعموم افعال مشرکیہ کا ارتکاب اس کثرت سے ہونے لگا کہ عرس کے نام سے بعض حضرات کو چڑسی ہو گئی ہے۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۵۳)

یہ سب صورتیں بریلویوں میں واقع ہیں تو اگر شرک آ ہی نہیں سکتا تو انھوں نے شرک کے فتوے کیوں دیے حالانکہ یہ سب تو دیوبندی نہیں ہیں۔

اب احادیث کے صحیح مطالب و مفہام اور اسلاف امت کے فرامین سے معلوم ہو گیا کہ ساری امت محمدیہ شرک میں مبتلا نہیں ہو سکتی باقی رہی یہ بات کہ بعض افراد کا شرک کرنا وہ نہ صرف ممکن ہے بلکہ واقع ہوا ہے ہم علی العموم بریلویوں کو شرک نہیں کہتے ان میں سے جو افراد وہ کام کرتے ہیں جس پر اسلاف نے شرک کا حکم دیا ہے ہم ان کو ضرور مشرک کہیں گے۔

اب رضا خانیوں کی مرضی ہے کہ وہ احادیث کا من گھڑت معنی لیں یا اسلام کی رو سے مان کر اپنے آپ کو بریلوی مسائل سے بچا کر شرک سے بچائیں۔ جتنے بریلوی علماء نے ان احادیث سے غلط معنی لے کر امت کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ بھگت نند اس تحریر سے اپنے الفاظ کا بخوبی رد دیکھ لیں۔ چاہے وہ آصف جلالی ہوں، خان محمد قادری ہوں، عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری ہوں چاہے کوئی اور۔

کل میاں حجام جہاں موڈتا تھا، اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو گئی
مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں کہ

”نجات کا دار و مدار صرف عقیدہ توحید پر نہیں۔“ (رسائل نعیمیہ ص ۲۵۸)

اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ (شیطان) وہ بڑا موحد ہے۔ (نور العرفان ص ۷۸۸)
دوسری جگہ لکھتے ہیں:

موحد ہونا کمال نہیں موحد تو ابلیس بھی ہے۔ (تفسیر نعیمی۔ جلد ۲ ص ۷۲)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

وہ (ابلیس) مشرک نہیں پکا موحد ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۸ ص ۳۹۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اہل السنۃ والجماعت۔

افسوس صد افسوس سیالوی صاحب اور ان کی برادری پر کہ جیسے اس وقت کے مشرکوں کو توحید رس نہ آئی، آج بھی ان کے قابعین ایسے موجود ہیں کہ توحید جیسی عظیم نعمت ان کو ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے بیمار آدمی کو چینی۔

سیالوی صاحب نے اپنی عاقبت خراب کر کے توحید جیسے بنیادی عقیدہ کو داغدار کرنے کی سعی ناتمام کی ہے اور انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فرزند ان توحید زندہ موجود ہیں اور بعون اللہ و توفیقہ شرک و بدعت کی عمارت کو تباہ و برباد کرتے رہیں گے۔ اور اس عمارت میں رخنہ ڈالنا اور اس کی بنیادوں کو ہلانا ایمان و اسلام کی خدمت سمجھتے رہیں گے۔

سیالوی صاحب وہ بدنام زمانہ انسان ہیں جن کی نسبت بریلوی زعماء کا فیصلہ و فتویٰ تکفیر کا ہے۔ جیسا کہ آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

جب سیالوی صاحب کی پوری زندگی پر تبصرہ اجمالی طور پر آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں تو آپ کو معلوم کر لینا چاہیے کہ ایسی شخصیت کا اعتبار ہی کیا ہے۔ سیالوی صاحب نے ایک تقریظ پیر کرم شاہ الازہری سے لی ہے۔

جو حسام الحرمین کا منکر ہے کیونکہ اس نے مولانا قاسم نانوتوی کو مسلمان لکھا ہے بلکہ پاکان امت میں شمار کیا ہے اور حسام الحرمین کے احکام سے جو متفق نہ ہو وہ تو بریلویوں کے نزدیک کافر ہوتا ہے اور جو کافر آدمی سے تقریظ لے لے اور اسے مسلمان سمجھے اور اپنا بزرگ وقائد سمجھے؟۔

تو حسام الحرمین کی تحریر کے مطابق من شک فی کفرہ فقد کفر کا طوق اس کے گلے میں بھی آگیا تو سیالوی صاحب کتاب لکھنے کا پہلا تحفہ قبول فرمائیے کہ آپ کافر ہو گئے۔ دوسری تقریظ محمد خان قادری سے لی ہے جو تفصیلی رافضی مشہور ہے اور اس کے خلاف لکھی گئی کتاب ضرب حیدری پر سیالوی صاحب کی بھی تقریظ ہے عجیب منافقت سیالوی صاحب نے کی جس کو شیعہ بنایا اسی سے اپنی کتاب میں تقریظ کہیں سیالوی صاحب آپ بھی شیعہ تو نہیں؟۔
القصہ:

ہم کتاب کی طرف آتے ہیں:-

سیالوی صاحب لکھتے ہیں امام اہلسنت کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ”مشرکین اصنام و اوثان کو صرف قبلہ توجہ سمجھتے ہے اور معبود و معبود بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے اصل معبودات انبیاء علیہم السلام اور اولیا اکرام علیہم الرضوان ہی تھے۔ الخ (گلشن توحید و رسالت ص ۲۳)۔

الجواب سیالوی صاحب تفصیل آگے کسی مقام پر آئے گی اجمالی طور پر میں یہاں کچھ عرض کر دیتا ہوں کہ آپ کے غزالی دوراں رازی زمان صاحب لکھتے ہیں:-

مشرکین جو امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو متصرف مانتے تھے اور ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض عباد صالحین کو الوہیت عطا فرمادی لہذا وہ تمام مخلوق کے معبود ہونے کے مستحق ہو گئے، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو وہ اس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتی جب تک ان عباد صالحین کی عبادت کے ساتھ مضمون نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انتہائے بلندی میں ہے۔ بس پہلے اس کی مخصوص عبادت بے کار ہے۔ عبادت انہی صالحین کی کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں تاکہ ان کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب ہو سکیں ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے معبود سمیع و بصیر ہیں اور ہماری امداد و نصرت کرتے ہیں انہوں نے انہی کے نام پر پتھر گھڑ لیے تھے اور جب وہ

اپنے معبودوں کی طرف رخ کرتے تو اپنی توجہ کا قبلہ ان پتھروں کو بنا لیتے ہے ان کے پیچھے آنے والوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ان پتھروں اور انسانوں میں کتنا بڑا فرق ہے اور انہوں نے ان پتھروں بنی کو اپنا معبود بنا لیا۔ (مقالات کاظمی ج ۱، ص ۳۰)

معلوم ہوا کہ شرک کی ابتداء اسی طرح ہوئی کہ لوگ نیک لوگوں کی پوجا پاٹ کے لئے پتھروں لکڑیوں سے بت بنا کر محض ان بتوں کی طرف توجہ کرتے تھے، حقیقتاً عبادت ان نیک بندوں کی کرتے تھے۔

سیالوی صاحب امام اہلسنت نے بھی یہی ثابت کیا ہے۔ اور اگر بعض لوگ افراط و تفریط سے کام لے کر انہی بتوں کو ہی سب کچھ سمجھنا شروع ہو گئے تو۔ اس سے امام اہل سنت کو بھی انکار نہیں۔

لیکن سوچنا تو یہ ہے کہ کیا اس طرز کا کوئی بھی مشرک نہ تھا.....؟

اور اس کو ثابت کرنا سیالوی صاحب کے بس کی بات نہیں اصل میں سیالوی صاحب اپنی راہ صاف کرنے کے لئے مشرکین کی صفائی دے رہے ہیں۔ سیالوی صاحب اس سے بات نہیں بنے گی۔

اصل شرک شروع اسی طرح ہوا پھر بڑھتے بڑھتے بعض مشرکین اس حد سے بھی گزر گئے، جیسا کہ آگے شاہ ولی اللہ کے حوالے سے آئے گا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں علماء دیوبند کا علماء نجد وغیرہ کے ساتھ اختلاف اپنی جگہ قائم ہے۔ (ملخصاً ص ۲۴)

واہ سیالوی صاحب آج تک تو آپ اپنی جھوٹی زبانوں سے ہی کہتے آئے کہ علماء دیوبند نجدی ہیں آج بالآخر آپ مان ہی گئے کہ:

”نجدیوں سے آج تک علماء دیوبند کا اختلاف قائم ہے۔“

الفضل ماشہدت بہ الاعداء۔

سیالوی صاحب آگے اپنے بریلویوں کی گت بناتے ہوئے کئی صفحات سیاہ کرتے

ہیں سیالوی صاحب ہم تو پہلے ہی ان کو بھیڑیں کہتے ہیں اور خوش نہ ہوئے گا آپ بھی انہی میں سے ہیں۔

اور یہ بات ناراض ہونے کی بھی نہیں۔

آپ کو بھولی بھیڑیں فاضل بریلوی نے بھی کہا ہے (وصایا شریف) آپ کو بھیڑیں آپ کے محترم مقررہ جناب پیر کرم شاہ نے بھی کہا ہے ملاحظہ فرمائیے جمال کرم۔ وہ کہتے ہیں بریلوی بھیڑوں کا گلہ ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علامہ اقبال مرحوم الخ (ص ۲۷)

سیالوی صاحب کلمہ پڑھیں، جس اقبال کی تکفیر کرتے کرتے آج تک بریلوی تھکتے نہیں تھے اس کو آپ مرحوم لکھ رہے ہیں، اگر تکفیر والے فتاویٰ دیکھنے کا شوق ہو تو ملاحظہ فرمائیے تنجانب، تنقیدات اقتدار بر نظریات اقبال (تبیان القرآن ص ۴۹۵، ج ۲) برق آسانی۔ جن میں آپ کے اکابر نے علامہ مرحوم کو خدا اور رسول کا گستاخ اور توہین کرنے والا لکھا ہے اور (اور گستاخ رسول بحکم حسام الحرمین کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی، فلہذا آپ بھی گئے)

آج آپ اس کے لیے مرحوم کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ یہ فتویٰ جو نیچے دیا گیا ہے گلے میں ڈالے۔

بریلویوں کے صدر الشریعہ مولوی امجد علی رضوی لکھتے ہیں:

کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور۔ یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھہ باشی کہے وہ کافر ہے

(بہار شریعت حصہ اول ص ۴۴)

اس کتاب کی تصدیق فاضل بریلوی نے بھی کی ہے۔

سیالوی صاحب اگر آپ پورے یقین سے اس کو گلے میں ڈالیں اور امید واثق رکھیں کہ اگر موت نہ آئی تو کم از کم ٹیڑھی گردن بھی نہیں رہے گی۔

یہ آپ کو دوسرا تحفہ پیش خدمت ہے اس کتاب لکھنے کے صلہ میں۔
سیالوی صاحب غصے میں یا رسول اللہ کہنے والوں پر فتویٰ شرک لگاتے ہیں یہ گلشن
توحید رسالت ص ۲۸ ملاحظہ فرمائیں:

جناب من غصہ تھو کیے۔

اگر آپ کے اکابر بھی اس کو شرک کہیں تو پھر غصہ انہی پر تھو کیے ہمارے گلے میں
پڑنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) بریلوی اکابر مولوی مسعود شاہ صاحب کہتے ہیں:

واضح ہو کہ یا رسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشت اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع
ہے۔ اور بہ نیت حاضر و ناظر کہنا موجب شرک کا ہے (فتاویٰ مسعودی ص ۱۵۲۹ اشاعت
اول)

(۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں:

یا رسول اللہ ہمراہی درود شریف یا بوقت کسی موقع کے اوپر مزار شریف وغیرہ کے
درست ہے ہر وقت مثل نشست و برخاست کے کہنا ناجائز ہے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیاء اللہ کہنا ممنوع ہے اور قائل کو توبہ کرنی اور تجدید نکاح چاہیے۔

(تذکرہ مظہر مسعود ص ۱۳۱ اشاعت اول)

(۳) مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں:

سمجھ لو کہ جو اشعار شوقیہ رسول خدا ﷺ کے جناب میں بطور خطاب حاضر کیے
ہیں وہ اس لئے ہیں چونکہ تصور آپ کا دل میں بندھا ہوا ہے غلبہ اشتیاق میں خطاب
حاضرانہ باعث حضور فی الذہن کے کرتے ہیں۔ (انوار ساطعہ ص ۲۲۸)

پھر آگے لکھتے ہیں:

جو کوئی کہتا ہے:

”تمہارے نام پر قربان یا رسول اللہ“

”فدا ہے تم پر میری جان یا رسول اللہ“

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت پر قربان ہے مراد اس کی جملہ خبر یہ ہے گو اس نے لفظ ندائیہ بولا ہے کیا ضرور کہ یوں کہو کہ یہ شخص تو خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارتا ہے۔

ہاں البتہ تم خود معنی شرک و کفر کے لوگوں کے ذہن میں جماتے ہو۔ (انوار ساطعہ قدیم ص ۲۲۷-۲۲۸) (جدید ص ۲۵۹)

اس پر تصدیق فاضل بریلوی کی بھی موجود ہے۔

سیالوی صاحب خدا کی طرح حاضر و ناظر جان کر یا رسول اللہ کہنے کو رامپوری اور فاضل بریلوی بھی شرک سمجھتے ہیں اور بریلوی آج کل تو اللہ کی طرح ہی حاضر و ناظر آپ ﷺ کو سمجھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے تفسیر نعیمی ج ۱، سورۃ فاتحہ آیت نمبر ۴) وہ لکھتے ہیں نمازی جس طرح اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی۔

اب آپ کے اکابر ہی یا رسول اللہ کہنے کو شرک کہہ رہے ہیں:

اور اس کہنے میں فاضل بریلوی بھی ہے اور فاضل بریلوی کا جو ہم عقیدہ نہ ہو اس کو تو تم کافر سمجھتے ہیں (انوار شریعت و فتاویٰ صدر الافاضل) تو جناب ان کے نزدیک حاضر و ناظر سمجھ کر یا رسول اللہ کہنا اور حاضر و ناظر بھی خدا کی طرح سمجھنا شرک ہے۔

جبکہ آپ زور و شور سے اس کو کہتے ہیں تو آپ اپنے گلے میں یہ تیسرا فتویٰ بھی

ڈالے۔

یہ آپ کی خدمت میں تحفہ پیش ہے۔

آپ اس فتویٰ کی رو سے کافر ٹھہرے۔

واہ سیالوی صاحب:

یہ توحید کی مخالفت کا نتیجہ ہے کہ ابتداء ہی میں اپنے بریلوی علماء کی طرف سے کفر

کی بوچھاڑ آپ پر ہو رہی ہے۔

سیالوی صاحب نے پیش لفظ کے عنوان سے لکھا ہے کہ:-

امام اہل سنت نے صرف مشرکین کو توحید کے انکار کی وجہ سے ناقابل مغفرت قرار دیا ہے اور رسالت کے انکار کے باعث نہیں کہا۔ (ملخصاً ص ۲۹)

جناب سیالوی صاحب امام اہل سنت مشرکین اور شرک کی ابتداء کی بات کی ہے اور اس بات سے کسی کو مفر نہیں کہ جب توحید کے مسئلے پر اختلاف بڑھا تو پھر وہ مشرکین جو آپ بریلویوں کے بڑے تھے وہ رحمت کائنات ﷺ کے اور آپ علیہ السلام کے تعاندان و اصحاب کے بھی دشمن بن گئے۔

آپ نے یہ بات امام اہل سنت کی کتاب سے بطور مفہوم مخالف نکالی ہے جبکہ آپ کے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

محققین کے نزدیک مفہوم مخالف حجت نہیں (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۷۰)

کیوں جناب کیا آپ اپنے آپ کو محقق نہیں سمجھتے اور یقیناً آپ اپنی جماعت کے محقق نہیں ورنہ ایسی بات نہ کہتے یہ آپ کے عقل سے خالی ہونے کی دلیل ہے۔

سیالوی صاحب آپ کو دعوت فکر ہے کہ ایک جملہ بھی ایسا دکھا دیں جس کا مطلب صراحتہ یہی ہو کہ رسالت کے انکار کرنے والے قابل بخشش و مغفرت ہیں شاید آپ نے بال دھوپ میں سفید کیے ہیں اگر آپ میں ہمت ہے تو پھر دکھائیں اگر اجازت ہو تو پھر ہم بھی آپ کے گھر کے بیسیوں اقوال مفہوم مخالف مراد لے کر عرض کرتے ہیں۔

انشاء اللہ یا رزندہ صحبت باقی۔

مگر دعوہ عرض کر دیتا ہوں تاکہ عقل ٹھکانے آئے۔

(۱) فاضل بریلوی ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں ”اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی

حفاظت کی مہر فرمادے (الشوریٰ نمبر ۲۴)

اس کا مفہوم مخالف یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا ہے حفاظت و مہربانی کی

مہر لگانے کو اور نہ ہی لگائی ہے۔ کیوں جناب سیالوی صاحب کوئی عقل ٹھکانے آئی۔

(۲) سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ جو شخص آنحضور پر نور ﷺ کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ جانے وہ جاہل و غبی ہے یا گمراہ و غوی ہے۔
(حاشیہ کوثر الخیرات ص ۹۴)

سیالوی صاحب اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ:
جو آپ ﷺ کے علم مبارک کو شیطان لعین کے علم کے برابر جانے وہ گمراہ و جاہل نہیں ہے۔

تو کیا سیالوی صاحب اگر ہمارے لئے مفہوم مخالف مان سکتے ہو تو یہاں بھی مانو۔ اور فتویٰ نمبر ۴ بھی ملاحظہ فرمالو۔

آپ کی انوار شریعت ج ۱ میں ہے جو آپ ﷺ کے علم کو شیطان لعین کے علم کے برابر سمجھے وہ کافر ہے۔

سیالوی صاحب یہ چوتھا فتویٰ تھا۔
انشاء اللہ آخر کتاب تک آپ کو سر سے پاؤں تک آپکے اکابر کے کفر کے فتوؤں سے لاد دوں گا۔ اور ہو سکتا ہے یہ کتاب آپ کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے کیونکہ بریلویوں نے آپ کو جہنمی، اسلام سے خارج تک کہہ دیا ہے اور آپ کے نظریات کے خلاف کئی کتب لکھی ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:
جب علماء دیوبند پر گستاخانہ عبارات کیوجہ سے علماء عرب و عجم نے کفر کا فتویٰ لگایا تو انہوں نے شور مچایا۔ الخ (گلشن توحید و رسالت ص ۳۰)

سیالوی صاحب:
علماء عرب و عجم نے تو تمہارے پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ دیا جو ہمارے ہاں کتب میں موجود ہے اور تم نے بھی اس پر بڑا شور مچایا جلوس و ریلیاں نکالیں اور تمہارے عقائد و نظریات کے کفر یہ شرکیہ ہونے کی وجہ سے کنز الایمان پر پابندی عائد کی گئی جبکہ

ہم نے تو قطعاً کوئی جلوس نہیں نکالا اور مزے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے غلط فہمی اور دھوکے میں آ کر فتویٰ دیا اور جب وضاحت ہماری طرف سے ہوئی تو علماء حرمین شریفین نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا جبکہ تم پر تو تا حال فتویٰ تکفیر ہے اور کسی حرم شریف کے جید عالم نے اس فتویٰ پر رد نہیں کیا۔

سیالوی صاحب اپنی خیر منائیے۔

سیالوی صاحب نے آگے یہ طنز و طعن کیا ہے کہ یہ مشرک بنا کر جہنم کا حقدار بنائے جا رہے ہیں۔ (ملخص ص ۳۱)

سیالوی صاحب:

مشرک ہم بناتے نہیں بتاتے ہیں آپ کی میز بھی گردن ہونے کی وجہ سے شاید نظر کا بھی فقدان ہے۔

باقی مشرک ہم نے نہیں کہا آپ کو آپ کے اکابر کہتے ہیں اور دیگر اکابرین اسلام نے بھی آپ کے شرک پر دستخط کیے ہیں۔

کچھ پیچھے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور کچھ پھر ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف یا سجدہ کرے یا اس قسم کی دعا مانگے کہ اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائیگی جو ناجائز ہے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷)

(۲) خواجہ غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:

وہابی کہتے ہیں کہ انبیاء اور اولیا سے مدد مانگنا شرک ہے بے شک غیر خدا سے امداد مانگنا شرک ہے توحید یہ ہے کہ خاص رب تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔ (مقابلہ المجالس ص ۷۹۶)۔

(۳) اب آئیے مشائخ امت کی طرف:

سید احمد کبیر رفاعی فرماتے لکھتے ہیں:

جب تم اولیاء کرام سے تعاون چاہو تو اولیاء سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی ان سے فریاد کرو اس لئے کہ یہ شرک ہے۔ (البرہان الموید ص ۱۴۴)

امید تو ہے کہ سیالوی صاحب کا ذہن صاف ہو گیا ہوگا۔ ورنہ ہم اس سے زائد حوالہ جات بھی عرض کر سکتے ہیں۔

سیالوی صاحب محمد بن عبدالوہاب نجدی مرحوم کے متعلق تاثر یہ دیتے ہیں کہ علماء دیوبند نے اس بارے میں منافقت سے کام لیا ہے۔ (ص ۴۱)۔

سیالوی صاحب:

حضرت گنگوہی کی رائے گرامی ہی درست ہے اور باقی حضرات نے جو اپنے علم کی حد تک اس کے بارے میں رائے دی اس سے ان اکابر کا رجوع بھی ثابت ہے۔ اس کے لئے دیکھیے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ہندوستان کے علماء حق از منظر اسلام علامہ مولانا محمد منظور نعمانی۔

سیالوی صاحب اس تضاد سے بگز کر یہاں تک لکھ گئے:

اگر مولانا مدنی صاحب کو حضرت گنگوہی کے اس قول کا علم تھا تو پھر کذب بیانی ہے اگر نہیں تھا تو پھر جہالت ہے، اور مولانا گنگوہی وہ نجدی وہابیہ میں جا پہنچے۔

(ملخص ص ۴۸)

سیالوی صاحب اگر یہی اصول آپ کا ہے تو پھر ملاحظہ فرمائیے، مولوی احمد رضا خان اور اس کے والد نقی علی خان نے جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنا مستحب قرار دیا ہے دیکھیے عرفان شریعت، سرور القلوب، اور شہد سے بیٹھا نام محمد سنی بیاد میں ہے کہ

فیض احمد اویسی نے جنابت کی حالت میں درود شریف پڑھنے کا فتویٰ دینے والے کو بے ادب گستاخ، مفت کا مفتی، تعزیز کے لائق قرار دیا ہے۔ ہمارا بھی یہی سوال

ہے اگر اویسی کو اس کا علم تھا تو پھر کذب و دروغ ہے۔

کیونکہ خان صاحب تو تمہارے نزدیک نقطہ برابر خطا سے معصوم ہیں (انوار رضا) اور اگر علم نہ تھا تو پھر فیضی جاہل ہوا اور اس جہالت کی وجہ سے فاضل بریلوی بے ادب، گستاخ، مفت کا مفتی، تعزیر کے لائق جا بنا۔

جو جواب آپ کا وہی ہمارا ہے:

باقی سیالوی صاحب ہمارے شیوخ نے جو دورائے دیں وہ تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں جس کو جو معلوم ہوا اس نے اپنی معلومات کے بارے میں لکھا۔ مولانا گنگوہی کو اس کے اچھے ہونے کا پتہ چلا تو یہی بتایا اور یہ بھی ساتھ کہہ دیا کہ مزاج میں شدت تھی۔ جبکہ حضرت مدنی کو اس کے بارے میں جو معلومات ہوئیں اس سے آپ نے شہاب ثاقب کو معمور کیا کہ وہ شخص برا تھا۔

پھر جب سید حسین احمد مدنی کو اصل حقائق کا علم ہوا تو آپ نے رجوع کر لیا دیکھیے۔ مولانا نعمانی کی کتاب۔ جبکہ تم اویسی کا رجوع ثابت کرو ورنہ مانو کہ فاضل بریلوی بے ادب گستاخ عشق سے محروم تعزیر کے لائق ہے۔

ہمیں اس بات کا شدت سے انتظار رہے گا۔

حضرت گنگوہی نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اس کے بعض ساتھی حد سے گزر گئے ہیں اور جو آج کل اس کی برائیاں مشہور ہیں وہ غالباً انہی ساتھیوں کی ہوگی جو بعد میں گزرے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں مولانا گنگوہی صدیق فاروق و بانی اسلام کے ثانی سمجھے گئے ہیں۔

سیالوی صاحب آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کو شعر میں خیر الاتقیاء کہا گیا ہے جبکہ اسی شعر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ (مدائح اعلیٰ حضرت) اب آپ بتائیے کہ لغوی معنی کے اعتبار سے کسی کو صدیق کہنا اگر جرم ہے تو سیدنا صدیق اکبر

سے افضل کہنا کیا اسلام ہے۔

بت ہم کو کہے کافر اللہ کی مرضی ہے

سیالوی صاحب یہاں صدیق و فاروق کا مطلب حضرات شیخین نہیں ہیں، بلکہ لغوی معنی مراد ہیں، بہت سچا، بہت فرق کرنے والا اگر آپ نور اللغات کو ملاحظہ فرماتے تو یہ نادانی کی بات کبھی منہ سے نہ نکالتے۔

سیالوی صاحب بانی اسلام کا ثانی والے اس پورے شعر کا معنی یہ ہے کہ:

رسالت پناہ سلیٰ علیہم کے بارے میں احد میں مشہور ہوا کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو مشرکین اعلیٰ ہبل کا نعرہ لگانے لگے اسی طرح جب آپ علیہ السلام کے وارث حضرت گنگوہی تشریف لے گئے تو دنیا نے کفر و شرک و بدعت والحاد نے بھی بڑی خوشی کی۔

اور یہ بھی سیالوی صاحب آپ کو یاد رہے کہ آپ کے بریلویوں کی تحقیق یا اس مسلک کی تحقیق جس کو آپ اختیار کیے ہوئے ہیں یہ ہے کہ:

شاعرانہ مذاق الگ ہوتا ہے اس میں حدود شرعیہ نگاہ میں نہیں رکھی جاتیں، کیونکہ یہ پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ ان میں مبالغہ ہوتا ہے اور ان میں کسی کے عقائد کا سراغ نہیں لگ سکتا۔ (رسائل میلاد حبیب ص ۱۷۴)

لہذا آپ کو اپنے مسلک کی پاسداری کر کے یہ ماننا پڑے گا کہ ان اشعار پر فتویٰ نہیں لگ سکتا۔

سیالوی صاحب:

نے یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند حنفی کہلانے کے باوجود نام کے حنفی ہیں۔ (ملخصا ص ۵۰)

سیالوی صاحب یہ تو آپ کا دل گواہی دے رہا ہوگا کہ اصل حنفی کون ہے، آپ اپنی بدعات کو فقہ حنفی کے مفتی بہ مسائل سے ثابت کر کے دکھائیں، مثلاً دعا بعد نماز جنازہ

کو کئی فقہاء نے ممنوع قرار دیا ہے۔

اذان علی القبر سے بھی فقہاء نے روکا۔

آپ اپنے تمام مسائل بدعیہ و شرکیہ کو فقہ حنفی پر تو لیتے آپ کو خود دودھ کا دودھ پانی کا پانی نظر آ جائیگا۔

ہماری حقیقت کی بات تو خواجہ قمر الدین سیالوی کے والد گرامی اور آپ کے دادا پیر خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی زبانی سنئے انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اصل حقیقت دارالعلوم دیوبند میں دیکھی۔ (تذکرہ مولانا ذاکر صاحب)

پیر کرم شاہ صاحب جن سے آپ نے تقریظ لکھی ہے، انہوں نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں ہمیں اہل سنت والجماعت میں شمار کیا ہے۔ اور پیر مہر علی شاہ نے فتاویٰ مہر یہ میں فرقہ اسماعیلیہ کو اہل سنت والجماعت میں شمار کیا ہے۔

سیالوی صاحب آپ اپنی خبر سنئے۔

ضرب حیدری نامی کتاب کے مصنف کے متعلق مفتی محمد خان قادری جو آپ کا محمود اور آپ اس کے محمود ہیں، اس کی زیر ادارت نکلنے والے رسالے سوئے حجاز میں ہے۔

(۱) ہمیں ان کے ناصبی و ر خارجی ہونے کا خطرہ ہے۔

(سوئے حجاز ص ۵۱ جولائی ۲۰۱۰ء)

(۲) صاحب ضرب حیدری نے افضلیت شیخین کے دفاع کی آڑ میں خصائص مرتضوی پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض مقامات پر مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک اس قدر عامیانہ انداز میں کیا ہے جس سے تحقیر و تنقیص کی بو آتی ہے۔

(ص ۳۱)

(۳) ایک جگہ صاحب ضرب حیدری کے بارے میں لکھتے ہیں:

آج ہمارے کچھ مسلمان اہل بیت اطہار کی ان عظمتوں کو دل و جان سے تسلیم

کرنے کی بجائے ان پر تنقید و تحقیر کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

پھر آگے لکھتے ہیں صاحب ضرب حیدری کے بارے میں اندازہ فرمائیں کہ اہل بیت اطہار کی محبت پر کس قدر گھٹیا پھبتی کسی گنی ہے۔ (سوئے حجاز ص ۵۱، جون ۲۰۱۰)

(۴) ایک جگہ صاحب ضرب حیدری کے متعلق لکھا ہے:

وہ خصائص مرتضوی کے انکار پر تلے ہوئے ہیں۔ (سوئے حجاز ص ۲۹، مئی ۲۰۱۰)

سیالوی صاحب آپ کی تقریظ ضرب حیدری پر موجود ہے تو آپ بھی خارجیت اور ناصبیت کے فتوے کی زد میں آئے اور سیدنا علی المرتضیٰ وغیرہ اہل بیت کی توہین و تحقیر کرنے والے ثابت ہوئے۔

تو آپ حنفی نہ رہے:

اور دوسری طرف ہے:

آپ نے مفتی محمد خان قادری کی تقریظ لی ہے۔

اس کے متعلق اپنے علماء کی سنئے:

(۱) مفتی خان قادری کے رافضی ہو جانے میں نہ قاسمی صاحب کو کوئی شک ہے

اور نہ ہمیں۔ (ضرب حشمین ص ۶)

(۲) خائن قادری ایک نہایت بے وقوف آدمی ہے۔ (ص ۳۸)

(۳) الوکا پنھا۔ (ص ۳۹)

(۴) محطی صاحب کو ملا علی قاری نے مندرجہ ذیل جوتے برسائے (ص ۴۰)

(۵) کم عقل اور بدنیت مفتی۔ (۴۷)

(۶) جاہل مفتی خائن (ص ۵۰)

(۷) ارے ظالم (ص ۵۲)

(۸) خائن صاحب کے سر عجیب بد نصیبی سوار ہے۔ (۷۷)

(۹) بول اوے رافضی۔ (ص ۵۵)

(۱۰) خود کو خالص رافضی ثابت کر دیا۔ (۵۶)

(۱۱) سوئے ایران (حجاز) نے ضرب حیدری کی زد میں آ کر یہاں تک لکھ دیا ہے کہ شہر علم میں چور دروازے بتانے کی سعی نامشروع سے باز آ جائیں (پہلی قسط ص ۶۴) تمام صحابہ کو چور دروازے کہنا صحابہ پر تبرا ہے اور خائن صاحب پر لازم ہے کہ اس کو اس سے توبہ کریں۔ (ضرب ختمین ص ۵۸)

(۱۲) منہ کالا کیا۔ (ص ۵۹)

(۱۳) خائن کا بیڑا غرق کیا ہے۔ (ص ۶۳)

سیالوی صاحب یہ ہے آپ کے ممدوح کا حال تو جب ان کا یہ حال تو اس سے تقریباً لینے والا بھی ایسا ہوا۔

سیالوی صاحب آپ کو آدھے بریلوی خارجیت اور ناصیت کی طرف دھکیلتے ہیں اور کچھ رافضیت کی طرف۔

اللہ ہی جانے کہ آپ صرف رافضی ہو یا صرف خارجی یا دونوں اوصاف آپ میں ہیں اور آپ جامع الرفض والخارجیت ہیں۔

اب آئیے آپ اپنی سیالوی نسبت کی طرف:

حالانکہ آپ کو سیال شریف سے نکلے ہوئے اور وہاں کے حضرات سے تعلق توڑے ہوئے عرصہ دراز ہو گیا، مگر روٹی کی غرض سے سیالوی نسبت ترک نہ کی۔ جبکہ خواجہ قمر الدین سیالوی نے آپ کو ظالم و خائن قرار دیا۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ایڈیشن ۲۰۱۱) اور خواجہ حمید الدین سیالوی نے تو آپ کے متعلق لکھا کہ:

کثرت علم نے اس میں بگاڑ پیدا کر دیا (تجلیات علمی)۔

آپ اب کیسے سیالوی ہوئے؟

ہم سے الجھو گئے تو انجام قیامت ہوگا
اب بھی آپ ہمیں خارجی لکھیں تو شرم آنی چاہیے (ملخصاً گلشن ص ۳۵) اُر

خارجی کہنا اس وجہ سے ہے کہ ہم آپ کو مشرک کہتے ہیں تو پھر پیچھے عرض کر آیا ہوں کہ بہت سے افراد آپ کو مشرک کہتے ہیں۔ لہذا سب ہی خارجی ہوئے۔

• سیابن صاحب نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غیر ہوتے ہیں۔ الخ پھر آگے لکھتے ہیں یہ الحاد و زندقہ ہے۔ (ملخصاً گلشن ص ۵۸)

سیالوی صاحب:

ہمارا تو کب سے یہی اعلان ہے کہ بریلویت خدا و رسول کو ایک ہی ذات تصور کرتی ہے۔

مثلاً یہ بات کہ:

جو بجاتے تھے انی عبدہ کی بانہری ہر دم

خدا کے عرش پرانی انا اللہ بن کے نکلیں

دیوان محمدی مصدقہ کاظمی صاحب ہے:

اس میں بھی یہ شعر ہے:

اور فیض احمد اویسی جس کے مرنے پر مابنامہ رضائے مصطفیٰ نے پورا صفحہ اس کی سن وفات کی تاریخوں پر لکھا ہے۔

وہ اویسی بھی اس شعر کو اپنی کتاب شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ میں لکھتا ہے۔

سیالوی صاحب آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ

مولوی حق نواز صاحب اور ان کے ہم مشرب لوگوں کو غلطی یہاں سے لگتی ہے کہ وہ تصور مصطفوی کو تصور خداوندی کے خلاف اور الگ الگ سمجھتے ہیں حالانکہ خیال مصطفیٰ خیال خداوند تعالیٰ ہے اور ان کا دیدار دیدار خداوندی ہے۔ (مناظر جہنگ ص ۱۲۰)

تمہیں یہ عقیدہ مبارک ہو، ہم تو یہ عقیدہ نہیں رکھتے ہمارے نزدیک خدا، خدا ہے مصطفیٰ مصطفیٰ ہیں ﷺ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہیں تک رحمت کائنات کی مصطفائی ہے۔

وہ معبود ہے	یہ عابد ہیں
وہ مسجود ہے	یہ ساجد ہیں
وہ رازق ہے	یہ مرزوق ہیں
وہ مالک ہے	یہ مملوک ہیں
وہ خالق ہے	یہ مخلوق ہیں
وہ دینے والا ہے	یہ سائل ہیں اس کے در کے

اگر آپ کا شوق اب بھی کم نہیں ہوا تو پھر سنئے۔

اگر غیر کہنا الحاد و زندقہ ہے تو پھر بڑا زندیق، مفتی احمد یار نعیمی ہے جس نے جاء الحق میں آپ ﷺ کو غیر اللہ کہا ہے۔

اور بڑا زندیق مفتی نعیم الدین مراد آبادی ہے جس نے خزائن العرفان میں آپ کو غیر اللہ لکھا ہے (آل عمران نمبر ۷۹-۸۰) اور آپ نے بھی غیر لکھا ہے حوالہ آگے آئیگا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

قارئین آپ نے دیکھا کہ کیسے یہ علماء کافروں اور مومنوں کو اور انبیاء و اولیاء اور امام کو ایک سطور پر رکھتے ہیں۔ (ملخصاً ص ۳۳) دوسری جگہ لکھتے ہیں ان پر قیاس کرتے ہیں۔ (ملخصاً ص ۱۱۸)۔

سیالوی صاحب:

کافروں پر قیاس تم کرو۔ اور مجرم ہم بن جائیں؟۔

(۱) آپ نے نبی پاک ﷺ کے پیدائشی نبی ہونے کا انکار کیا اور دلیل پیش کی کہ عالم ارواح میں سب نے بلی کہا چاہے وہ فرعون و شداد و قارون وغیرہ تھے اور مسلمانوں نے بھی۔ مگر یہاں آکر تو کافر منکر ہو گئے۔

ایسے ہی نبی پاک ﷺ وہاں عالم ارواح میں نبی تھے یہاں آکر نبی نہ رہے۔

(العیاذ باللہ) (ملخصاً تحقیقات و مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع)

سیالوی صاحب آپ کی اس تشبیہ کو منحوس آپ کے گھر کے افراد نے بھی کہا ہے دیکھیے (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ) اور اس بات کو مفتی عبدالمجید سعیدی نے بھی محسوس کیا ہے دیکھئے (مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع) تو بتائیے کہ انبیاء اور کافروں کو آپ نے ایک صف میں کھڑا کیا یا ہم نے؟

(۲) مفتی احمد یار نعیمی نے نوبل عرفان میں اور انوار ساطعہ میں رامپوری نے آپ ﷺ کو حاضر و ناظر ثابت کرنے کے لئے شیطان پر قیاس کیا ہے بتائیے شیطان کو اور نبی کو آپ نے ایک صف میں کھڑا کیا یا ہم نے۔

(۳) بلکہ حاضر و ناظر ہونے میں تم نے انوار ساطعہ میں شیطان کو نبی سے بڑھایا یا نہیں۔

اب بھی ہم مجرم؟

(۴) بلکہ آپ کے پیر نصیر الدین نصیر نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ:

اللہ جل جلالہ کے سامنے جب پیشی ہوگی تو مملوک و مخلوق کی حیثیت سے اصنام اور اولیاء برابر ہوں گے۔

آگے لکھتے ہیں:

نبی ﷺ کے مشہد کین کے ساتھ مثلیت مخلوق خدا ہونے میں ہے، وہی مثلیت اصنام و اولیاء وغیرہم میں بھی ہے۔ (اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت ص ۴۸)

اور یہ یاد رہے کہ اس کو غیر معتبر کہنے سے جان نہیں چھوٹے گی کیونکہ عبدالحکیم شرف قادری نے ”نور نور چہرے“ میں اس کو قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا لکھا ہے اور وہ شرف قادری آپ کا ثقہ اور معتبر آدمی ہے۔

سیالوی صاحب: آپ نے خود بھی لکھا ہے کہ

یہ عجیب منطق ہے کہ وہی علم شیطان و ملک الموت میں شرک نہیں اور رسول عالم

ﷺ میں ثابت کرنا شرک ہے۔ حالانکہ صفت ایک ہے اور غیر خدا ہونے میں سب برابر ہیں۔ (حاشیہ کوثر الخیرات ص ۹۵، ۹۶)

اب دیکھئے سیالوی صاحب آپ نے نبی پاک ﷺ کو خود ہی غیر خدا لکھا ہے اور شیطان کے برابر بھی۔ تو جو فتوے الحاد اور زندقہ کے ہمیں دکھا رہے تھے ان سے خود دل بہلائیے اور اپنی آخرت کی فکر کیجیے۔

سیالوی صاحب نے امام المجاہدین شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے ان کی چند عبارات پیش کر کے غلط مطلب دینے کی مذموم کوشش کی ہے۔ (ص ۵۹ تا ۶۲)

سیالوی صاحب:

(۱) سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ عبارات کفریہ تھیں تو ان کے قائل کو کافر کہنا ضروری تھا۔ اور فاضل بریلوی تو کافر کہتے نہیں ہیں۔ فلہذا فاضل بریلوی خود کافر ہوئے۔

(۲) بالفرض ان عبارات کے کفریہ معنی بنتے ہوں تو بقول رضا خان اصول فقہا یہ ہے کہ کسی بات میں ۹۹ پہلو کفر کے ہوں ایک اسلام کا ہو تو اس کو اسلام کہا جائے گا کفر نہیں کہا جائے گا۔ (تمہید ایمان)

اور شاہ صاحبؒ کی عبارات کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

اسماعیل کو اس کی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے کی بنا پر کافر نہیں کہا۔ (مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳)

اور آپ کے مفتی اعظم ہند لکھتے ہیں۔

تاویل بعید ان میں ممکن ہے (جہان مفتی اعظم ص ۷۵۶)

تو جب تاویل ان میں ہو سکتی ہے آپ کے بقول اور یہ بھی آپ کا ہی بیان کیا ہوا اصول ہے کہ ایسی حالت میں تکفیر نہیں ہوگی بلکہ مسلمان کہا جائے گا۔ (اصول تکفیر پیر محمد چشتی)

تو پھر ان عبارات کو گستاخانہ کہنا زیادتی ہے۔

(۳) سیالوی صاحب ایسی ہی بلکہ ان سے بھی بڑھ کر آپ کی عبارات بھی ہیں جو انشاء اللہ عبارات اکابر کے تحقیقی و تنقیدی جائزہ کے جواب میں پیش ہونگی۔

(۴) آپ نے شاہ صاحبؒ کو شہید لکھا ہے (مناظرہ جھنگ ص ۲۳۲) اور آپ کے اکابرین نے بھی مقابیس المجالس کے مقدمہ میں ص ۲۲۷۔ لطمۃ الغیب ص ۲۱۰۔ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص ۲۵۷، الجامعہ کا اتحاد عالم اسلام نمبر ص ۱۱۴۔ ان سب میں شہید لکھا ہوا ہے۔

فتاویٰ مظہریہ میں مرحوم اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ ص ۳۵۰۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بریلوی کی ترتیب و تقدیم سے چھپنے والی کتاب تحفۃ الابرار میں لکھا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل مغفور (ص ۴۴۵)

اگر شاہ کی عبارات کفریہ ہیں تو یہ سب مرحوم و مغفور و شہید لکھنے والے بریلوی علماء کا فرٹھبر لے اور آپ خود بھی اس فتوے سے نہیں بچ سکتے۔

(۵) آپ کے جید عالم مفتی خلیل احمد خان قادری برکاتی لکھتے ہیں علماء دیوبند کے عقائد میں کوئی عقیدہ ایسا ثابت نہیں ہوا جس پر حکم کفر وارد اودیا جاسکے۔

(انکشاف حق ص ۲۳)

سیالوی صاحب نے اکابر دیوبند کی مزید عبارات پیش کی ہیں۔ (ص ۶۲)

سیالوی صاحب ان کا تفصیلی جواب عبارات اکابر کے تحقیقی و تنقیدی جائزہ کے جواب میں آرہا ہے۔ انشاء اللہ۔

سیالوی صاحب نے ص ۷۸ سے ۱۰۰ تک یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین کو اختلاف توحید و رسالت دونوں سے تھا۔

الجواب:

سیالوی صاحب آپ کہلواتے تو شیخ الحدیث اور سمجھ اتنی بھی نہیں کہ کسی کے کلام کو سمجھا جاسکے۔

امام اہل سنتؒ نے اختلاف کی بنیاد لکھی ہے کہ شروع شروع میں رحمت کائنات ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد کفار و مشرکین کی حالت یہ تھی کہ وہ توحید سے انکاری ہوئے۔

اور یہ انکار رفتہ رفتہ آپ ﷺ کی شان اقدس کی مخالفت و مخالفت بنتا گیا۔ ورنہ آپ کی ذات گرامی تو مشہور تھی ہر خوبی کے حوالے سے تو آپ ﷺ جو بقول فیض احمد گولڑوی شرک کی رد کے لئے تشریف لائے (ملخصاً تحقیق الحق) تو یہی بات آپ ﷺ کی ذات والا سے اختلاف کی بنیاد بنی۔

سیالوی صاحب نہ ہی امام اہل سنت کو اس کا انکار ہے کہ مشرکین رسالت آپ ﷺ کے دشمن بن گئے اور نہ ہی اس بات کا اصرار ہے کہ صرف عناد توحید کے مسئلہ پر تھا اور رسالت پر نہ تھا۔

بلکہ بنیاد یہی مسئلہ توحید ہی انکار رسالت کا بنا ہے۔

مشرکین کے انکار رسالت کی وجہ یہی تھی کہ وہ توحید کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ آپ اپنے اوپر نہ بھولے کہ مشرک بھی ہیں اور رسالت پناہ ﷺ سے عشق کا دعویٰ بھی۔ سیالوی صاحب آپ کا نقاب پھر کسی وقت ہم اتار کر امت کو دکھائیں گے کہ جو لوگ نبی پاک ﷺ کی عبدیت سمجھانے کے لئے کتے کی مثال پیش کر دیں جو رحمت کائنات ﷺ کو بتوں کا ذبیحہ کھانے والا سمجھیں۔ جو نبی پاک ﷺ کو سانپ سے تشبیہ دیں وہ عاشق کیسے ہو سکتے ہیں۔

یہ سب باتیں نور العرفان آپ کی معتبر و مستند کتاب میں موجود ہیں۔

القصہ ہم اس سے انکار قطعاً نہیں کرتے کہ مشرکین رسالت پناہ ﷺ کے جانی

دشمن نہیں تھے، اور وجہ دشمنی یہی تھی کہ مسئلہ توحید اور ہماری بات سے مفہوم مخالف کی طرح یہ سمجھنا کہ رسالت سے مشرکین کو عناد نہ تھا۔ حد درجہ بددیانتی ہے اور مفہوم مخالف جو ہم نے پیچھے مراد لیا ہے اگر وہ درست مان لیں تو پھر بھی ہم اجازت نہیں دیتے اپنے کلام میں مفہوم مخالف معتبر ماننے کی۔

لیکن آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے تو پھر ان دونوں مسئلوں جو میں پیچھے میں آپ گستاخ رسول پاک ﷺ ٹھہرے۔

آج تک امت کو دھوکا دینے والے چوراہے پر گستاخ ہونا مان بیٹھے کل تک عشق و محبت کی باتیں کرنے والے گھر لوٹتے ہوئے عشق گم کر کے گمراہی و گستاخی لیے جا رہے ہیں۔ فوا اسفا۔

سیالوی صاحب نے گلشن ص ۸۹ پر صورت بشری کی بحث چھیڑی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ صرف لباس بشری میں تھے۔
الجواب:

سیالوی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ بشریت کو رحمت کائنات ﷺ کے لیے عیب سمجھ رہے ہیں اسی وجہ سے تو آپ لباس بشریت اور صورت بشری کی بات کر رہے ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو بشر نہ ہو وہ لباس بشری اور صورت بشری میں آتا ہے جیسے جبریل علیہ السلام چونکہ بشر نہیں تھے اسی لیے لباس بشری میں آتے تھے تو معلوم ہوا کہ جو بشر ہو وہ لباس بشری اور صورت بشری میں نہیں آتا اور جو لباس بشری اور صورت بشری میں آئے وہ بشر نہیں ہوتا۔

تو سیالوی صاحب آپ لباس بشری میں آپ ﷺ کو مان کر سرکار طیبہ ﷺ کی بشریت کے منکر ہوئے نہ کہ قائل اور یہ آپ کے گھر کے افراد کا کہنا ہے کہ جو آپ ﷺ کی بشریت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ (انوار رضاء، انوار کنز الایمان جمال کرم، ضیائے حرم کا اعلیٰ

(حضرت نمبر)

تو سیالوی صاحب یہ توحید دشمنی کی سزا آپ کو ملی کہ آپ اپنے گھر کے افراد کے ہاتھ لٹ گئے۔

کل میاں حجام جہاں موٹتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہو گئی
سیالوی صاحب حواس باختہ ہو کر لکھتے ہیں کہ

امام اہل سنتؒ نے قول لا الہ الا اللہ کا معنی صرف توحید کیا ہے رسالت نہیں اس پر
کافی سارے اوراق لکھ دیے ہیں دیکھئے (گلشن ص ۱۰۶ تا ص ۱۱۱)
الجواب

علامہ سیالوی صاحب ایک کے اثبات سے دوسرے کے نفی نہیں ہوتی یعنی مفہوم
مخالف مراد نہیں لینا چاہیے، آپ کے اعلیٰ حضرت نے بھی آپ کو سمجھایا ہے مگر آپ کی
سمجھ میں بات نہیں آرہی لگتا ہے کہ آپ کا سارا معاملہ مفہوم مخالف پر ہی چلے گا تو پھر
مجھے بھی اجازت دیں کہ میں پہلے آپ سے آپ کے مفہوم مخالف والی عبارات جو پیچھے
ذکر کر آیا ہوں کے بارے میں پوچھوں۔ ان سے گلو خلاصی کرائیے پھر بات کریں۔

باقی اگر یا یا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا کو توحید کے لئے پیش کرنا
جرم ہے تو پھر آئیے اپنے بزرگوں سے سنئے:

(۱) مولوی عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا پیغام کیا تھا؟ ارشاد فرمایا
الا اللہ کہو کا موب ہو جاؤ
مے۔

یعنی شرک چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو۔ (مقالات شرف قادری

ص ۱۱۴)

ہاں جی اگر امام اہل سنت نے یہی مطلب لے لیا تو وہ مجرم، کیوں؟ یہ تمہارے

اکابر کیوں نہیں۔

(۲) پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

ان پر آشوب حالات میں بغض و عناد کی ان تند آندھیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ اپنے رب کریم کی توحید کی دعوت کو عام کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ہر گھر میں یہ پیغام پہنچا رہا ہے ہر مجمع میں اس کا اعلان فرما رہے ہیں۔ ہر خلوت میں اسی کا ذکر ہے مکہ کے ہر کوچہ و بازار میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا چہ چا کر رہے ہیں۔ یہ ساری کوششیں ایک نقطہ پر مرکوز ہیں کہ جزیرہ عرب لمسے گوشہ گوشہ میں آپ کے خالق قدر کی یکتائی کا ڈنکا بجنے لگے انسانوں کی پیشانیاں معبودان باطل کے آستانوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف اسی حی و قیوم کی بارگاہ بے کس پناہ میں سجدہ ریز ہوں جو ساری کائنات کا سچا اور حقیقی خالق و مالک ہے۔

ہر شخص جس سے ملاقات ہوتی ہے آزاد ہو یا غلام کمزور ہو یا توانا غریب ہو یا امیر، مرد ہو یا عورت سب کو ہی درس دیا جا رہا ہے۔

لا الہ الا اللہ..... لا الہ الا اللہ اس کے علاوہ دنیا کی کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں کفار و مشرکین اذیت رسانی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رہے لیکن ہر جو رستم حضور کے ذوق بندگی اور شوق محبت کو کم کرنے کی بجائے فزوں سے فزوں تر کرتا چلا جاتا ہے اس اذیت رسانی میں حضور کا چچا ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل جس کا نام اردوئی بنت حرب بن امیہ ہے اور جو ابوسفیان کی بہن ہے سب سے پیش پیش ہے۔

امام احمد بن حنبل ربیعہ بن عباد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ذوالحجاز کے میلہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حضور فرما رہے ہیں یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا۔

اے لوگو! کہو کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے یہ کہو گے تو دونوں بہانوں میں سرخرو ہو جاؤ گے۔ (ضیاء النبی ج ۳ ص ۳۰۳)

ہاں سیالوی صاحب پیر صاحب نے اسی جملہ کو توحید کے ضمن میں پیش کیا ہے، اب کیا فتویٰ ہے پیر صاحب پر اگر فتویٰ لگائیں گے تو وہ بھی آپ پر لگے گا کیونکہ آپ نے ان کی عزت و احترام کر کے ان سے تقریظ لی ہے۔

(۳) جید بریلوی عالم قاضی عبدالدائم دائم صاحب لکھتے ہیں:

جان دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر میں یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے عقبی دامن سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کے لئے بڑھ رہا ہے، تو کیا تم یقین کر لو گے، ہاں کیوں نہیں سب نے کہا، ہم نے تم کو بار بار آزمایا ہے اور ہمیشہ سچا پایا ہے۔

جان دو عالم ﷺ نے قریش کی تمام شاخوں کو نام بنام مخاطب کرنے کے بعد ارشاد فرمایا..... میں..... اللہ کے شدید عذاب سے ڈرانے والا ہوں اے قوم قریش! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے خاندان والوں کو اس کے عذاب سے ڈراؤں یاد رکھو جب تک تم لا الہ الا اللہ نہ کہو گے میں تمہارے لئے نہ دنیا کے کسی فائدے کا مالک ہوں نہ آخرت میں تم کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں۔ (سید الوری ص ۱۹۳، ج ۱)

سیالوی صاحب یہاں بھی صرف لا الہ الا اللہ کی بات ہے اب اس پر بھی کوئی فتویٰ لگائیں۔

(۴) کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

غور سے دیکھا جائے تو سارا قرآن دلائل توحید سے بھر پور ہے۔ (مقالات کاظمی ج ۱، ص ۳۲)

اب کیا اس سے مفہوم نکالو گے کہ قرآن پاک میں دلائل رسالت و آخرت اور دیگر عقائد و نظریات نہیں ہیں؟

اگر ہمارے شیخ کی عبارت میں مفہوم مخالف لیتے ہو تو یہاں بھی لو۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین نے ”اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات کے انتظام و انصرام میں عاجز و بے بس

سمجھتے ہوئے اس کے معاونین و مددگار فرض کر رکھے تھے۔ (ملخص گلشن ص ۹۴)
الجواب:

سیالوی صاحب نے بہت بڑا جھوٹ صرف اپنے شرک کو بچانے کے لئے بولا ہے آئیے اس جھوٹ کا فیصلہ انہیں کے گھر سے کریں۔
کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین جو امور عظام میں اللہ تعالیٰ کو متصرف مانتے تھے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض عباد صالحین کو الوہیت عطا فرمادی لہذا وہ تمام مخلوق کے معبود ہونے کے مستحق ہو گئے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو وہ اس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتی جب تک ان عباد صالحین کی عبادت کے ساتھ مضموم نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو انتہائے بلندی میں ہے اس لئے اس کی مخصوص عبادت بے کار ہے۔

(مقالات ج ۱، ص ۳۰)

مشرکین تو یہ سمجھتے تھے کہ خدا نے خود ان کو یہ شان و اعزاز دیا ہے نہ یہ کہ خدا عاجز

ہے۔

سیالوی صاحب

قرآن پاک (مومنون رکوع نمبر ۵ پارہ ۱۸) میں ہے۔

آپ کہیں کہ ہر شے کا مالک کون ہے تو مشرکین کہیں گے اللہ۔

سیالوی صاحب جیسے اس وقت کے مشرک کو قرآن پاک برداشت نہیں تھا آج

بھی حالت ایسی ہی ہے کہ قرآن کے برخلاف آپ عقائد نکال رہے ہیں۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت کی بزعم غلطی نکالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر قل کی

بات کہ ”کیا انہوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے۔“ یہ بات نبوت کے ۱۹ ویں سال پوچھی گئی

اور امام اہل سنت کے طرز ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسفیان نے جو صفائی دی وہ مکی سال

کے متعلق ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے کیوں سوال اعلان نبوت سے ماقبل والی زندگی کے

متعلق ہے۔ (ملخصاً ص ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰)

الجواب:

امام اہل سنت نے آپ ﷺ کی اعلان نبوت سے قبل زندگی پر روشنی ڈالتے ڈالتے آگے آپ کے اعلان نبوت کا ذکر کیا ہے اور پھر کافروں کی تصدیق کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی صداقت کی گواہی۔

اور جب مسئلہ توحید کو بیان کیا تو سب بگڑ گئے۔

سیالوی صاحب اس بات کے ضمن میں ہر قل کا واقعہ اور ابوسفیان کی صفائی کا ذکر ہے جو ایک اونی درجے کا فہم رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے آپ تو بڑے شیخ الحدیث ہیں آپ کی عقل کے کیا کہنے اصل میں توحید دشمنی نے آپ کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ صحیح بات سمجھنے کی اہلیت نہیں۔

اب جب یہ سوال جواب اس تمہید کے بعد ذکر ہوئے تو صاف معلوم ہو رہا ہے کہ سوال و جواب اعلان نبوت سے قبل زندگی کے متعلق ہے۔ نہ کہ مکی زندگی کے متعلق ہے۔

ہم مسلمان بھائیوں سے عرض کریں گے گلدستہ توحید کے ص ۷، ۸، ۹ کو ملاحظہ فرمائیں کسی قاری کا بھی ذہن اس بات پر نہیں جاتا کہ یہ سوال مکی زندگی کے متعلق ہے ہر کسی کو سیاق و سباق سے اس کا مطلب وہی سمجھ آ رہا ہے جو حضرت شیخ نے لیا ہے کہ یہ سوال اعلان نبوت سے ماقبل والی زندگی کے متعلق ہے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کافر تو جھوٹ سے شرم کرتے ہیں مگر تم خدا کے لئے جھوٹ کا امکان مانتے ہو۔ (ملخصاً ص ۹۹)

الجواب:

سیالوی صاحب امکان کذب کا معنی و مفہوم سنئے۔ جیسے علم غیب کا معنی اصطلاحی ہے۔ ہمارے نزدیک بھی امکان کذب کا اصطلاحی معنی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جو فرمایا

ہے اس کے خلاف کرنے پر قادر ہے اگرچہ کریگا نہیں۔

اگر یہ معنی غلط ہیں تو پھر:

کاظمی، سعیدی، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ عبدالقدوس گنگوہی مولوی احمد رضا بریلوی اور دیگر لوگ نہیں بچ سکتے کیوں ان سب کو یہ بات مسلم ہے۔ تفصیل آگے آئے گی۔

اور اگر امکان کذب کا معنی کوئی اور ہیں تو ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں ہیں۔

سیالوی صاحب عنوان دیتے ہیں۔ علامہ صاحب کی بے شعوری

اور نیچے یہ لکھتے..... ذکر ابولہب کا ہو رہا ہے مگر لکھ ابو جہل رہا ہے۔ (ملخص ص ۱۰۶)

الجواب:

سیالوی صاحب ابولہب کے ساتھ متصلاً ہی ابو جہل کی بات چل رہی ہے اور درمیان میں جملہ معترضہ کے طور پر ابولہب کی بات آگئی اور پھر دوبارہ ابو جہل کی بات چل پڑی۔

سیالوی صاحب آپ اتنے بڑے اپنے لئے دعویٰ قبول کرتے ہیں مریدوں کی طرف سے اور جملہ معترضہ کا بھی علم نہیں، اگر آپ نے علم انکو پڑھی ہوتی تو آپ کو یہ اعتراض کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔

اگر پیچھے ابو جہل کی بات نہ ہو رہی ہوتی تو پھر یہ وہی ابو جہل کہنا غلط تھا۔ جبکہ حضرت شیخ نے لکھا ہے یہ وہی ابو جہل ہے (گلدستہ توحید) اب تو معلوم ہو گیا کہ بات پیچھے اس کے متعلق ہو رہی تھی اس لیے یہ لکھا کہ یہ وہی ابو جہل ہے اب آپ نے پچھلی بات کو چھپایا اور اصل بات کو چھپا جانا یہودیانہ فعل ہے اب آپ کو پتہ چلا کہ آپ کیا ہیں؟

سیالوی صاحب لکھتے ہیں..... آیا اہل سنت خواص و عوام میں شرک موجود و متحقق

ہے۔ (ص ۱۱۴)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ کے خواص، (۱) عبدالسمیع رامپوری (۲) فاضل بریلوی مصدق ہونے کی وجہ سے (۳) خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف (۴) مولوی محمد مسعود صاحب اور اکابرین میں سے فخر الاماثل سید احمد کبیر رفاعیؒ کے فتاویٰ کی روشنی میں آپ کے خواص لوگ مشرک بن چکے ہیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

اور عوام کے بارے میں بھی سنئے:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں اہل اسلام بحمد اللہ تعالیٰ ان تمام ضلالت و کفریات اور شرکیہ حرکات سے محفوظ مصون اور منزہ و مبرا ہیں اور بالخصوص اہل سنت و جماعت اور اگر کوئی عامی ان خیالات میں مبتلا ہو تو اس کی وجہ سے علماء اعلام اور خواص کو مورد الزام ٹھہرانے اور مجرم گردانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۲ ص ۱۰۴۔

(۲۷۰)

معلوم ہوا کہ عامی افراد بھی یعنی بریلوی عوام شرک و کفر میں مبتلا ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ ان کے کفر و شرک کی وجہ سے خواص بریلوی کو شرک نہیں کہیں گے۔ بلکہ بریلوی خواص کو اس وجہ سے مشرک کہتے ہیں کہ اس شرک میں جس پر بریلوی عوام لگی ہوئی ہے۔

اس کو بریلوی حضرات جائز کہتے ہیں۔

اور ان کا دفاع کرتے ہیں اور ان کو لوگانے والے وہی تو ہیں۔

آگے سیالوی صاحب نے شیخ دہلویؒ کی عبارت نقل کی ہے کہ:

عوام جاہل اور غافل خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کیے بغیر صاحب قبر کو مستقل طور پر

متصرف سمجھتے ہیں اور صاحب قدرت جانتے ہیں۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۲ ص ۱۰۵)

یہ تو بالاتفاق شرک ہے اور وہ سارے جاہل و غافل و عوام کا نام اب بریلویت

ہے۔ اب ساری بریلویت شرک کے گھاٹ اتر گئی۔ بفضل اللہ ہم نے ان کو نہیں اتارا

بلکہ ان کو ان کے اپنے اکابر نے اتار دیا۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں..... علامہ اقبال مرحوم نے مولوی حسین احمد صاحب مدنی کو جو مشورہ دیا تھا وہ واجب العمل سمجھو۔ (ص ۱۱۹)۔
الجواب:

سیالوی صاحب معاف رکھیے گا کچھ اشعار کی صورت میں بریلویوں کی درگت بھی اقبال مرحوم نے بنائی تھی آپ بھی اس کو صدق دل سے پڑھیے اور صبح شام ورد بنائیں، ہو سکتا آپ کو مفید ہو جائے۔

اور ادھر علامہ مرحوم کو غلط فہمی ہوئی تو حضرت مدنیؒ کو اشعار میں طعن کرنے لگے اور جب حقیقت حال واضح ہوئی تو اس اقبال نے مولانا مدنیؒ نے معذرت کی۔ جب علامہ اقبال کے سامنے صحیح صورتحال رکھی گئی تو انہوں نے واضح اعلان کیا کہ:

”میں اس بات کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھ کو مولانا کے اس اعتراف کے بعد کسی قسم کا کوئی حق ان پر اعتراض کرنے کا نہیں رہتا۔۔۔ یقین دلاتا ہوں کہ مولانا کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔“

(انوار اقبال: ص: ۱۷۰۔ اقبال اکادمی پاکستان کراچی)

مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب ”اقبال کے ممدوح علماء“، ”مکتوبات شیخ الاسلام“۔
سیالوی صاحب جگہ جگہ لکھتے ہیں توحید کے ساتھ رسالت بھی ضروری ہے۔

سیالوی صاحب اس سے کسی کو مفر نہیں ہم رسالت کے قائل الحمد للہ آپ سے زیادہ ہیں ناموس رسالت کے لئے ہماری کتنی جماعتیں کام کر رہی ہیں، ناموس ختم نبوت پر مستقل کئی جماعتیں ہیں اور نام نہاد عشاقان بریلویوں کی ایک جماعت بھی نہیں ملتی جو ختم نبوت پر کام کر رہی ہو۔

سیالوی صاحب نے بحث، آذر کے والد ابرہیم علیہ السلام ہونے نہ ہونے کے متعلق

چھیڑی ہے اور کافی اس پر کلام کیا ہے۔ ہم بھی مختصر عرض کر دیتے ہیں، سعیدی صاحب

لکھتے ہیں:

چونکہ اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لئے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے۔ (شرح مسلم ج ۱، ص ۳۲۸)

معلوم ہوا کہ صحیح ترجمہ بریلویوں کے ہاں چچا ہے تو پھر خان صاحب کا ترجمہ غلط ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی یہاں کچھ تحقیق عرض کر دی جائے، کہ بریلوی کیا ذوق رکھتے ہیں۔ سعیدی صاحب کا اصول پیش نظر رہنا چاہیے۔

اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ یعنی اردو میں چچا کے لیے باپ کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ تو پھر احمد رضا کا ترجمہ جو کہ بقول تمہارے مرادی و تفسیری ترجمہ ہے۔ لفظی نہیں ہے اور اس نے بقائمی ہوش و حواس لکھوایا ہے۔ وہ آذر کو والد ہی سمجھتے ہو گئے۔

(۲) علامہ کاظمی، پروفیسر مسعود کے والد صاحب (آپ خود بھی گلشن ج ۱، ص ۲۹۳)، سید ابوالحسنات قادری اور مفتی محمد حسین نعیمی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کا مصدقہ ترجمہ جو کہ حافظ نذراحمہ نے لکھا ہے۔

سب نے ترجمہ ”اپنے باپ آذر سے کہا“ کیا ہے (تفسیر الحسنات، البیان کاظمی آسان ترجمہ قرآن، تفسیر مظہر القرآن، کنز الایمان)

تو جب سعیدی صاحب کہتے ہیں کہ اردو میں چچا کو باپ نہیں کہتے بلکہ باپ والد کو کہا جاتا ہے تو پھر معلوم ہو گیا کہ ان سب کے نزدیک آذر والد ہے نہ کہ چچا۔

(۳) پروفیسر مسعود کے والد صاحب مفتی مظہر اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام جب سات برس کے ہوئے تو آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا، میرا رب یعنی پالنے والا کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا رب میں، تو پھر پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے۔ انہوں نے کہا تمہارا باپ۔ پھر فرمایا انکار رب کون ہے۔ اس وقت والدہ نے کہا خاموش رہو اور اپنے شوہر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر کو یہ قصہ سنایا (ملخصاً تفسیر مظہر القرآن ج ۱، ص ۳۹۱)

(۴) سید ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں ”ما کان للنبی والذین آمنوا الخ“ کا شان نزول حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ”لاستغفرنک“ تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعا مغفرت کر رہا ہے اور اس کے والدین مشرک تھے تو میں نے اسے منع کیا اور بتایا کہ مشرکوں کے حق میں دعا مغفرت ممنوع ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر کے لئے دعا فرمائی حالانکہ بت تراش اور مشرک تھا۔ میں یہ سن کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں جواب دیا گیا کہ دعائے ابراہیم بامید اسلام تھی۔ جس کا وعدہ آپ سے آذر کر چکا تھا..... اور آپ آذر سے وعدہ فرما چکے تھے۔

اور جب آپ پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بے زاری کا اظہار فرما دیا۔ (تفسیر الحسنات ج ۳، ص ۵۱)

(۵) مفتی محمد خلیل خان برکاتی لکھتے ہیں ابراہیم خلیل اللہ آذر بت پرست سے پیدا ہوئے۔ (سبع سنابل ص ۹۴) اس کتاب کی تصحیح مولوی عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری نے کی ہے۔

اور سبع سنابل فارسی نسخہ کی تصدیق و تعریف عبدالحکیم شرف قادری نے کی ہے اور بلکہ اس کو بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور لکھا ہے۔

(۶) بریلوی مکتبہ فکر کے کتب خانہ ”مکتبہ زواریہ“ سے چھپنے والی کتاب قصص الانبیاء میں ہے۔ یہ نص قرآنی و اذ قال اس لفظ کو وہاں لابیہ الخ۔ بالکل واضح کر دیتی ہے۔ کہ آذر ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے۔ (قصص الانبیاء ص ۵۲)

(۷) شیخ یحییٰ منیری کے مکتوبات کا ترجمہ بریلویوں نے شائع کیا ہے اور بریلوی حضرات کے کتب خانہ سیرت فاؤنڈیشن لاہور سے چھپا ہے اس میں ہے کہ کبھی تو آذر کے بت خانہ سے خلیل پیدا کرتا ہے۔ (مکتوبات دوسری ص ۲۸۱ مکتوب نمبر ۱۶)

(۸) مولوی سید اسد اللہ فاضل جامع نظامیہ رضویہ لاہور لکھتے ہیں۔ ابن جریر فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ اس کا نام آذر ہی تھا ممکن ہے کہ دونوں ہی اس کے نام ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک لقب تھا اور دوسرا علم۔ (قصص الانبیاء ص ۱۵۳ شبیر برادرز)

(۹) اور یہی بات بریلوی مفسر قرآن فیض احمد اویسی نے لکھی ہے۔ دیکھئے قصص الانبیاء مترجم ترجمہ مولوی فیض احمد اویسی۔

(۱۰) اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ”واغفر لابی انہ کان من الضالین“ (الشعراء آیت نمبر ۸۶) ”اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہ ہے۔“

کہ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقت مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بے زار ہو گئے۔ (خزائن العرفان ص ۵۳۶)

یہ دس عدد حوالے بریلوی حضرات کی کتابوں سے عرض کر دیے ہیں۔ آپ دیکھئے کہ ان تمام بریلویوں اور اکابرین امت میں سے ابن کثیر، ابن جریر، شیخ شرف الدین، یحییٰ منیری، میر عبد الواحد بلگرامی اور سبع سنابل کو پسند فرمانے والے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد ﷺ کے متعلق آپ خود سیالوی صاحب تبرا کرتے ہوئے لکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر اور مشرک قرار دے دینا بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۱ ص ۱۵۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حاشا للہ و پناہ بخدا کہ رسول معظم ﷺ کے نور پاک ﷺ ظلمانی اور پلید جگہ میں رکھیں اور قیامت کے میدان میں آپ کے آباء و اجداد کو عذاب دے کر تحقیق و تذلیل کر کے نبی اکرم ﷺ کو رسوائی اور ذلت سے دو چار کریں۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۱ ص ۱۵۳)

کیوں سیالوی صاحب

یہ تبرا آپ نے سرکار طیبہ ﷺ پر نہیں کیا؟ کیوں کہ آپ ﷺ نے میر عبد الواحد بلگرامی کی کتاب کو پسند کیا اور اسی میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام آذربت پرست سے پیدا ہوئے۔

سیالوی صاحب یہ تبرا آپ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما پر بھی کیا ہے کیونکہ آپ کے مسلکی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن، سدی اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آذر ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔ (تبیان القرآن ج ۳ ص ۵۵۳)

اور یہ تبرا اکابرین امت پر بھی ہے۔

اور اپنے مسلکی علماء اور اپنے اکابرین کو بھی سرکار طیبہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرنے والا آپ نے قرار دیا ہے۔ باقی جرم تو آپ کا معاف ہو سکتا ہے مگر سرکار طیبہ ﷺ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی توہین ناقابل معافی جرم ہے۔ یہ ہے توحید دشمنی کی سزا۔

سیالوی صاحب نے جناب ابوطالب کے مشرک ہونے کا دعویٰ بھی غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے (گلشن ص ۱۳۵) اور اس پر کافی اوراق سیاہ کیے ہیں۔

الجواب:

سیالوی صاحب مولوی احمد رضا بریلوی جو آپ کے مسلک کے بانی ہیں اور جن کو آپ معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں۔

انہوں نے پورا رسالہ شرح المطالب فی عدم ایمان ابی طالب لکھا ہے:

ہم ان کے چند اقتباس پیش کر دیتے ہیں تاکہ بات واضح ہو جائے۔
(۱) وہ لکھتے ہیں:

نبی ﷺ نے ابوطالب مشرک کو کفایت سے یاد فرمایا۔ (رسائل رضویہ ج ۲ ص ۴۲۹)

(۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

اس حیثیت سے بھی ابوطالب کا شرک پر مرنا ثابت ہے۔ (ص ۴۳۱)

(۳) آنکہ مشرک بود وہ مشرک تھا۔ (ص ۴۳۵)

(۴) ابوطالب کا کفر پر مرنا قرآن و حدیث سے ثابت۔ (ص ۴۴۴)

(۵) اگر اسلام پر موت ہوتی تو سید عالم ﷺ کو استغفار سے کیوں ممانعت آتی۔ (ص ۴۶۰)

(۶) ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپس لے لینے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے جھونا، ایسے روشن ثبوت سے ثابت ہے جس میں کسی سنی کو مجال دم زدن نہیں۔ (ص ۴۱۱)

(۷) صحیح و کثیر حدیثیں کفر ابی طالب ثابت کر رہی ہیں (ص ۴۴۱)

(۸) کفر ابی طالب کی حدیثیں مشہور ہیں (ص ۴۳۵)

(۹) علماء اہل سنت ابوطالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ انہیں مسلمان جانتے ہیں۔

(ص ۴۵۱)

(۱۰) علماء کا جا بجا کفر ابی طالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابی طالب کا قول مزعوم روا فیض بتانا۔ (ص ۴۵۰)

یہ دس عدد حوالے کفر ابی طالب کی صراحت کر رہے ہیں۔ بلکہ مسلمان کہنے والا قول شیعہ کا ہے۔ سیالوی صاحب اگر آپ شیعہ ہیں تو پھر بخوشی یہ قول کیجئے۔ ہمیں پھر آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے کہ یہ قول کیوں کیا ہے۔

بلکہ فاضل بریلوی نے جناب ابوطالب کو جی رحمۃ اللہ علیہ کہنے پر اتنا سخت رد کرنے کے بعد لکھا ہے کہ کفار کے لئے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

تو جناب آپ تو ان کو صحابی ثابت کر رہے ہیں جبکہ سیالوی صاحب کے مسلک کے بانی کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا کفر کہہ رہے ہیں، سیالوی صاحب ایک اور کفر کا ہار گلے میں ڈالے امید ہے کہ آپ کو گردن کے لئے مفید ہو۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت کی ایک گرفت سے سخت پریشان ہوئے ہیں۔

امام اہل سنت نے نبی پاک ﷺ کے مختار کل ہونے کی نفی عدم ایمان ابی طالب سے ثابت کی ہے۔ جبکہ سیالوی صاحب بری طرح ناکام ہوئے ہیں اس کا جواب دینے سے۔

سیالوی صاحب توجہ فرمائیے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں ایمان ابی طالب کے بارے میں سرکار طیبہ ﷺ کی خواہش کا تذکرہ کرتے ہوئے۔

(۱) اس کی حضور کو سخت خواہش تھی جو کچھ کوشش ممکن تھی سب خرچ فرمادی۔

(رسائل رضویہ ج ۲، ص ۴۵۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

(۲) جب ابو طالب نے حضور کی شدت خواہش دیکھی (ص ۴۵۵)

(۳) مولوی غلام علی اوکاڑوی لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کی انتہائی تمنا اور آرزو کے باوجود انہوں نے آخری دم حالت نزع

میں بھی کلمہ پڑھنے سے انکار کر کے نار کو اختیار کیا۔ (ص ۴۷۸)

سیالوی صاحب خود دیکھیں کہ:

سرکار طیبہ ﷺ کو بہت زیادہ خواہش تھی مگر پھر بھی ایمان ابو طالب کو نہیں ملا تو

کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ اختیار کلی صرف اور صرف خدا جل جلالہ کو ہی ہے۔ فاضل

بریلوی ترجمہ کنزالایمان میں لکھتے ہیں۔

(۱) اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے۔ (یوسف نمبر ۱۰۳)

(۲) بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (الرعد نمبر ۳۱)

(۳) اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ

کرے۔ (کہف نمبر ۴۴)

جبکہ سیالوی صاحب آپ تو رحمت کائنات ﷺ کو مختار کل مان رہے ہیں مخلوق

خدا آپ کی مانے یا فاضل بریلوی کی۔

فما هو جوابکم فہو جوابنا۔

فاضل بریلوی کے والد صاحب نے رحمت کائنات کے لئے خطاب کا ترجمہ ”تو“ کرنا گستاخی و گناہ قرار دیا (اصول ارشاد ص ۲۲۸) جبکہ فاضل بریلوی نے ترجمہ کنزالایمان میں ۱۵ جگہ رحمت کائنات کے لئے ک ضمیر وغیرہ کا ترجمہ تو کیا ہے۔

مثلاً (۱) القارعة نمبر ۱۰، (۲) الہمزہ نمبر ۵ (۳) المنافقون نمبر ۴، (۵) الدھر نمبر

۱۹ (۶) المرسلات نمبر ۱۴ وغیرہ ذلك فما هو جوابکم فہو جوابنا۔

یہ ہم اس لئے کہہ رہے کہ سیالوی صاحب نے حکیم الامت تھانویؒ کا ایک ملفوظ نقل کیا ہے اگر رحمت کائنات باطنی قوت استعمال کر دیتے تو پھر ابو جہل و ابو طالب ایمان لے آتے۔ لیکن سیالوی صاحب کی خدمت میں عرض ہے ہمیں تلاش بسیار کے باوجود یہ حوالہ نہیں ملا آپ کی عادت ہے جھوٹے حوالے دینے کی۔

مثلاً مناظرہ جھنگ کے حاشیے میں جناب نے لکھا ہے کہ دیوبندیوں نے دودھک ضالا کا گمراہ ترجمہ کیا ہے حالانکہ دنیا بریلویت الٹی لٹک سکتی ہے مگر یہ ثابت نہیں کر سکتی۔ اس طرح لگتا ہے کہ آپ نے یہ بھی جھوٹ بولا ہے۔

سیالوی صاحب بری طرح بوکھلا گئے ہیں۔

لکھتے ہیں صرف شرک کی وجہ سے اس کو ناقابل مغفرت قرار دینا منصب نبوت کو غیر اہم ثابت کرنے کے مترادف ہے۔

الجواب:

جب ایک آدمی شرک کرتا ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ رسالت کا بھی تو انکار ہی کر رہا ہے کہ کیونکہ رسول پاک ﷺ کی تعلیم اور دعوت تو توحید ہے اور جو آدمی توحید کو نہیں مناتا تو وہ نبوت کو کہاں مانے گا اس لیے وہ رسالت کا بھی منکر تصور کیا جائے گا۔

سیالوی صاحب ایمان ابی طالب میں راجح و مرجوح کی بات لکھ رہے ہیں کہ یہ

راج و مرجوح کا مسئلہ ہے عند العلماء۔ (ملخصاً ص ۱۳۳)

سیالوی صاحب پیچھے خان صاحب کے حوالے سے گزر چکا کہ سنی کفر ابی طالب کے قائل ہیں اور یہ مسئلہ ایمان ابی طالب والا شیعہ کا ہے آپ اپنی خیر منائیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں چچا پر باپ کا اطلاق ہوتا ہے۔ (ملخصاً ص ۱۳۴)

جناب من پیچھے آپ کے سعیدی صاحب کے حوالے سے جس کتاب پر آپ کی تقریظ بھی موجود ہے گزرا کہ ”اردو محاورہ میں چچا کو باپ نہیں کہتے“۔

تو جب اردو زبان میں فاضل بریلوی اور دیگر نے آذر کو باپ لکھا ہے تو وہاں یہ تاویل نہیں چل سکتی۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

آذر کو چچا ماننا لازمی ہے ص ۱۳۴، باپ کہنا بڑی جسارت و بے باکی ہے۔

(ص ۱۵۴)

الجواب:

جناب والا لازمی ہے یا غیر لازمی یہ فتویٰ تو آپ کے گھر کے جید افراد پر لگے گا جو پیچھے آذر کو باپ مان چکے ہیں چاہے ان پر کفر کا فتویٰ لگائیں یا فسق کا ہمیں دخل کی ضرورت نہیں۔ ہاں جو اکابرین امت اور صحابہ پر تبراً آپ نے کیا ہے وہ مردود ہے تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں ایمان ابو طالب کو موضوع بحث بنالینا اچھی بات نہیں۔

(ص ۱۵۵)

الجواب:

جناب من ہم نے نہیں بنایا اگر بنایا ہے تو فاضل بریلوی نے، جنہوں نے پورا رسالہ عدم ایمان ابی طالب پر لکھا ہے۔

۸۰ علماء کے حوالہ جات دیے ہیں ۱۳۰ کتب پیش کی ہیں، امت کا اجماع نقل کیا

ہے اگر مجرم ہیں تو تمہارے اپنے ہی ہیں۔ بحمد اللہ ہم نے کوئی کتاب خاص اس موضوع پر نہیں لکھی۔ جبکہ فاضل بریلوی نے پورا رسالہ عدم ایمان ابو طالب پر لکھا ہے آپ کے نزدیک وہ مجرم اور ان کے نزدیک آپ شیعہ ہیں۔

تو اگر یہ گستاخی ہے تو جناب کے گھر میں ہی گستاخ ہیں۔

سیالوی صاحب نے ایمان والدین رحمت کائنات ﷺ کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ الخ

(ملخص ص ۱۳۱ تا ۱۵۵)

سیالوی صاحب ہم الحمد للہ قائل ہیں:

ہمارے اکابر نے کہیں بھی ان کے کفر کا قول نہیں کیا۔

باقی فقیہ العصر، قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ نے جو لکھا کہ آپ کے والدین کا

وصال کفر پر ہوا تو پوری علماء کی جمعیت اس بات پر ہے کہ وصال کفر پر ہوا بعد میں آپ

کے دعویٰ نبوت کے بعد ان کو زندہ کر کے ایمان پیش کیا گیا، اگر یہ بات کرنا جرم ہے تو

علماء کرام کی اکثریت و جمعیت اس قول پر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اپنے بڑے عنایت اللہ

سانگلہ ہل کے (مقالات شیر اہل سنت)

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

امام اہل سنت نے کفر ابو طالب ثابت کرنا ہے چاہے اپنا ایمان خطرے میں پڑ

جائے (ملخص ص ۱۵۶)

سیالوی صاحب بحمد اللہ۔

(۱) آپ نے امام اہل سنت کو ایماندار تسلیم کر لیا۔ اور یہ آپ کا حسام الحرمین سے

انکار ہے اور یہ آپ کے کفر کا بین ثبوت آپ کے اصول کی روشنی میں ہوا۔

(۲) اگر یہ بات ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے تو پھر فاضل بریلوی کا ایمان تو

خطرے ہی خطرے میں کہ ایسا رسالہ شرح المطالب فی عدم ایمان ابی طالب جو کفر ابی

طالب پر فاضل بریلوی نے لکھا ہے میں نے نہیں دیکھا۔

بلکہ امت مسلمہ میں شاید کسی نے لکھا ہو تو ان کا ایمان تو سرے سے ہی خطرے میں گھرا ہوا ہوگا۔

پہلے آپ ان کی فکر کریں۔

یہ بھی آپ کے بقول ورنہ ہمارے ہاں فاضل بریلوی کا عدم ایمان ثابت ہے۔ جس سیالوی کو جرات ہے ایمان اعلیٰ حضرت پر بات کرے۔

سیالوی صاحب کا دھوکہ:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں امام اہل سنت نے رئیس المنافقین کی عدم مغفرت صرف شرک کی وجہ سے لکھی ہے۔ (ملخصاً ص ۱۶۲) الجواب:

امام اہل سنت کی عبارت میں قطع برید نہ کریں پھر دیکھیں چونکہ قطع برید کا چسکا عبارات میں فاضل بریلوی کو بھی تھا جس کا اقرار آپ کے گھر کے افراد کو بھی ہے، دیکھئے۔ (انکشاف حق ۱۵۰-۱۵۱)

تو وہی چسکا آپ کو بھی ہے۔

پوری عبارت یہ تھی۔

رئیس المنافقین (جس نے زبانی طور پر کلمہ توحید پڑھ لیا تھا مگر دل میں بدستور کفر و شرک موجود تھا)۔ (مکدستہ توحید ص ۲۱)

کیا سیالوی صاحب صرف شرک کی بات ہے حالانکہ الفاظ یہ ہیں کفر و شرک موجود تھا)۔ (مکدستہ توحید ص ۲۱)

کیا سیالوی صاحب صرف شرک کی بات ہے کفر و شرک کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے صرف شرک نہ تھا بلکہ کفر بھی اس کے اندر تھا۔

یہ آپ کا دھوکہ ہے جو اسی چسکے کا آپ پر فیضان ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت میں منافق مشرک ہی ہوتے تھے۔

سیالوی صاحب ناراض ہیں کہ:

امام اہل سنت نے یہ تاثر دیا ہے کہ رحمت کائنات کی دعائیں المساکین کو نہ بچا سکی حالانکہ آپ کو علم تھا کہ اس کی بخشش نہیں ہونی۔ (ملخصاً ص ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹)۔

سیالوی صاحب:

بے شک علم تھا مگر پھر بھی دعا فرمائی رحمت کائنات ﷺ نے اور آپ یہ بتائیں کہ کیا اس دعا کے بعد اس کی بخشش ہوئی ہرگز نہ ہوئی تو پھر امام اہل سنت کے اوپر برسنے کی ضرورت نہیں۔

بے شک آپ کو علم تھا کہ اس کی بخشش نہ ہوگی بے شک آپ کو اس کے خاندان کے لوگوں کو قریب کرنا تھا۔ مگر مانگی تو سہی۔

جب مانگی اور قبول نہ ہوئی تو امام اہل سنت کا موقف اور استدلال درست ہے تو پھر جھگڑا کیوں، کتنی جگہ آپ بریلویوں نے بھی لکھا کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، دیکھیے خزائن العرفان۔ تو کیا وہ بھی قابل عتاب ہیں یا صرف مظلوم دیوبندی ہی قابل عتاب ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

سرزنش عتاب اور تنبیہ کے الفاظ رحمت کائنات کے لئے استعمال کرنا، بے ادبی گستاخی ہے۔ (ملخصاً ص ۱۷۱)

الجواب:

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

(۱) شجر ممنوعہ سے ان کا کھانا ان کی زلت تھی جو بطور نسیان ان سے سرزد ہوئی جس پر فوری ان کا مواخذہ اس طرح ہوا کہ ان کے جسم سے جنت کا لباس اتر گیا اور وہ ایک دوسرے کے سامنے عریاں ہو گئے، بس یہی صورت مواخذہ تھی، جیسے بعض مفسرین نے لفظ عتاب سے بھی تعبیر فرمایا ہے۔ الخ (اتبیان مع البیان ص ۱۵۱)

لوحی سیالوی صاحب :

ایک مولوی تو آپ کا کھڈے لائن لگ گیا۔

گستاخ و بے ادب ثابت ہو گیا۔

(۲) کاظمی صاحب لکھتے ہیں رہا عتاب تو فی الجملہ وہ رسولوں کی طرف متوجہ ہوا صحیحین کی متفق علیہ حدیث ہے۔ عتب اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عتاب فرمایا، بلکہ سورۃ عبس و توئی کی تفسیر میں یہ حدیث وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی آمد پر فرمایا مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی جس سے ظاہر ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی طرف بھی عتاب متوجہ ہوا۔ (ص ۳۲)

(۳) آپ کے علامہ اور موید غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں :

عتاب تو فی الجملہ رسولوں کی طرف بھی متوجہ ہوا حسین کی متفق علیہ حدیث ہے عتب اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عتاب فرمایا (صحیح بخاری ج ۱، ص ۲۳، صحیح مسلم ج ۲، ص ۲۶۹)۔

بلکہ سورہ عبس و توئی کی تفسیر میں یہ حدیث وارد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی آمد پر فرمایا مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی جس کی وجہ سے مجھ پر عتاب ہوا اسے خوش آمدید (تفسیر کبیر ج ۸، ص ۴۷۰، روح المعانی ج ۳۰ ص ۳۹، ابن جریر ج ۳۰ ص ۲۸، ۲۹، ارشاد الساری ج ۱ ص ۴۱۱ جس سے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کی طرف بھی عتاب متوجہ ہوا۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۲۱۵)

اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو ہم مزید حوالہ جات نقل کرتے کہ عتاب وغیرہ الفاظ بریلویوں نے لکھے ہیں۔

فلہذا یہ سارا ٹولہ اشرف سیالوی کے فتویٰ کی رو سے گستاخ و بے ادب ٹھہرا۔

اور ان کا تائید کرنے والا ہونیکی وجہ سے خود بھی اس فتوے سے محروم نہ رہا۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ :

کہ امام اہل سنتؒ نے رحمت کائنات کی دعاؤں کی اہمیت گھٹائی ہے۔ العیاذ باللہ

(ملخص ص ۱۷۳)

سیالوی صاحب اگر یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، یہ بات آپ کی دعاؤں کی اہمیت گھٹانا ہے تو پھر سنئے کہ آپ کے گھر کے بانی بھی نہیں بچتے۔ وہ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اے علی میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵، ص ۶۸۶)

مراد آبادی نے لکھا کہ آپ:

نے تین دعائیں مانگی دو قبول ہوئیں ایک رد کردی گئی (خزائن)

کیا یہ دونوں رحمت کائنات ﷺ کی دعاؤں کی اہمیت گھٹا رہے ہیں۔

اگر آپ کی بات ٹھیک ہے تو پھر ان پر آپ کا فتویٰ کام آگیا اور اگر جھوٹ ہے تو

پھر۔

خدا کی لعنت جھوٹوں پر۔

سیالوی صاحب نے آگے ایک حدیث نقل کی ہے:

ابن کثیر سے جس کا خلاصہ یہی ہے جو سیالوی نے بھی لکھا کہ اہل اسلام پر شرک

کے فتوے لگانے والے خود مشرک ہیں۔ (ص ۱۸۶)

سیالوی صاحب غصہ تھو کیئے۔

قطع نظر اس کے کہ یہ روایت کیسی ہے۔

اور قطع نظر اس کے کہ ابن کثیر کو آپ کی جماعت کے ذمہ دار افراد و حبابی کہتے

ہیں احسن البیان، مقیاس نور وغیرہ میں ان کو وحابی قرار دیا گیا ہے بلکہ اویسی نے ان کو

گمراہ قرار دیا ہے دیکھئے قصص الانبیاء مترجم بترجمہ اویسی۔

ہم کہتے ہیں کہ:

شرک کے فتوے:

تم نے ہی تو لگائے ہیں پیچھے آپ ملاحظہ فرمائے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔
اگر تحقیق سے واقعہ شرک ثابت ہو اور پھر اس کو مشرک کہنا اس حدیث کی زد میں
ہے تو پھر تو تم خود بھی ہو اور جو جواب تمہارا وہی ہمارا۔ اور اگر یہ بات اس سے مستثنیٰ
ہے تو پھر۔

ہم اس کی زد میں نہیں آتے

جو چاہے آپ حسن کرشمہ ساز کرے۔

تفصیل اس حدیث کے مقدمہ میں گزر چکی ہے۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ:

کہ آپ بتوں والی آیات انبیاء و اولیا پر فٹ کرتے ہیں۔ الخ (ملخصاً ص ۱۹۶ تا ۲۰۰)
سیالوی صاحب آپ کے گھر کے افراد کافروں والی آیات ہم پر فٹ کرتے ہیں۔
کیا آپ نے ان کی بھی خبر لی۔

حضرت شیخ جیلانی لکھتے ہیں:

اس کے قبضے میں بادشاہوں کی پیشانی ہے اس کے ہاتھ میں لوگوں کے وہ دل
ہیں جو بدن کا بادشاہ ہے اور اس میں متصرف ہے۔ مخلوق کا مال اسی کا ہے۔ مخلوق خدا کی
طرف سے امین وکیل ہے اور تجھے دینے میں ان کے ہاتھ کی جنبش دینے سے ہے اسی
طرح مخلوق کا تجھے دینے سے باز رہنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ
سے رزق طلب کرو۔ اور فرمایا الخ۔ (فتوح الغیب مقالولہ نمبر ۲۰)

شیخ نے پہلے بات سمجھائی کے مخلوق چونکہ خدا کے قبضہ و قدرت میں ہے اور اس
کے ہاتھ میں کچھ نہیں چاہے بادشاہوں یا کوئی اور تو بجائے اس سے مانگنے کے خدا سے
مانگو۔

اور آگے دلیل دیتے ہوئے۔

دو آیات پیش کی ہیں۔

(۱) واسئلواللہ من فضلہ

(۲) ان الذین تدعون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا

فابتغوا۔

یہ دوسری آیت تو آپ کے نزدیک بتوں کے متعلق نازل ہوئی اب آپ شیخ جیلانی کے متعلق کیا کہیں گے ہمت کر کے فتویٰ لگا دیں۔

(۲) پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب لکھتے ہیں:-

بتوں کی عبادت کے رواج کی اصل بھی مذہبی قائدین اور روحانی بزرگوں کی بے جا تعظیم و ان سے منسوب غلط عقیدت مندی ہے۔ لہذا اگر بتوں کی عبادت اور مشرکین اصنام کی مذمت میں آئی ہوئی آیات، زمانہ حال کے ان نام نہاد مومنین و موحدین پرفٹ کی جانیں جن کی زبان پر لا الہ الا اللہ ہے مگر قسمی نفع و نقصان عزت و ذلت اور تنگی و آسانی اللہ کی بجائے اپنے پیروں فقیروں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کی رضا و ناراضگی کے سبب سمجھتے ہیں تو یہ کوئی قیاس مع الفارق یا زیادتی نہیں بلکہ مزاج قرآنی کی عین تشریح و توضیح ہے۔ (اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت ص ۹۲)

سیالوی صاحب اگر ایسی آیات انبیاء اولیاء پرفٹ کرنا جرم ہے تو بریلویوں پرفٹ کرنا درست کیوں ہے کیونکہ وہ تمہارے نزدیک واحد مسلمان ہیں اور باقی دنیا اسلام سے خالی ہے؟ تو تمہارے پیر جناب بریلویوں پرفٹ کر رہے ہیں۔

اگر یہ درست ہے تو پھر ہمیں اجازت دو کہ ہم بھی تم پر ہی فٹ کریں۔

پیر صاحب کو غیر معتبر نہ سمجھا جائے۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری نے ان کو قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا لکھا ہے۔

مفتی حنیف قریشی کے مناظرہ گستاخ کون میں ص ۴۳ پر ہے چراغ گوڑہ حضرت قبلہ پیر سید نصیر الدین شاہ صاحب گوڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر الطاف حسین سعید لکھتا ہے سلسلہ عالیہ کی متعدد روحانی و علمی شخصیت حضرت صاحب زاوہ پیر سید نصیر الدین گوڑوی دامت برکاتہم العالیہ (افضیت غوث اعظم ص ۴)

پیر نصیر الدین گوڑوی نے ایک کتاب لکھی ہے طریق الفلاح اور یہ ان کی آخری تالیف ہے اور ان کی زندگی میں چھپ کر نہ آ سکی ان کی پوری کوشش تھی کہ چھپ جائے جیسا کہ ان کے بیٹے غلام نظام الدین جامی صاحب موجودہ سجادہ نشین نے لکھا ہے۔

اس کتاب پر مندرجہ ذیل اکابر بریلویہ کی تقریریں ہیں۔

(۱) بریلوی علامہ عرفان مشہدی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت سید نصیر الدین نصیر مدظلہ اصول و فروع میں اپنے جد بزرگوار اعلیٰ حضرت گوڑوی قدس سرہ العزیز کے متبع ہیں۔ اور آگے پیر نصیر الدین کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فخر ملت وارث غوث جلی (طریق الفلاح، تقریظ محمد عرفان مشہدی)

(۲) مفتی فیب الرحمان صاحب لکھتے ہیں ہماری تمام بری بڑی خانقاہوں اور مزارات اولیاء کرام کے موجودہ سجادگان اور خلفاء باستثناء چند دینی تعلیم تو دور کی بات ہے دینی وضع سے بھی عاری ہے۔

ایسے ماحول میں حضرت علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گوڑوی زید مجدہم کی شخصیت بسا غنیمت ہے۔

اور آگے لکھتے ہیں: متشرع و متدین بھی ہے اور صاحب علم بھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں کئی نعمتوں اور محاسن سے نوازا ہے۔ (طریق الفلاح، تقریظ مفتی فیب الرحمان صاحب)

(۳) مفتی غلام مصطفیٰ رضوی مفتی انوار العلوم ملتان لکھتے ہیں:

اس نازک اور حساس موضوع پر برصغیر کے معروف روحانی خانوادے کے چشم و

چراغ نامور اہل قلم حضرت صاحبزادہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی نے..... الخ

(طریق الفلاح، تقریظ مفتی غلام مصطفیٰ صاحب)

اب دیکھئے کیا ایسا آدمی صرف آپ کے کہنے سے غیر معتبر ہو سکتا ہے ہاں سیالوی صاحب اگر ایسے آدمی کو غیر معتبر کہو گے تو خود غیر معتبر بن جاؤ گے۔

(۴) مولانا احمد الدین بگٹی جن کو صاحبزادہ اقبال فاروقی نے تذکرہ علماء اہل

سنت و جماعت لاہور میں۔

اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

اگر یہ اعتراض ہے کہ یہ آیات تو اصنام کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں تم نے ان کی ان اصنام اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء مثلاً عیسیٰ اور عزیز علیہما السلام اور ملائکہ اور اولیاء کرام کے بارہ میں کیسے تعظیم کر دی۔

الجواب:

اصول فقہ میں یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ سبب کی خصوصیت کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ اعتبار الفاظ کی عمومیت کا ہوا کرتا ہے تو الفاظ عام ہیں جو ان سب کو شامل ہیں۔ (دلیل البشر کین ص ۱۰۶)

سیالوی صاحب یہ تو آپ کے اپنے افراد کی بات تھی۔

بیہی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

یعنی اللہ کے سوا جس کسی سے بھی تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں انہیں یہ قدرت کہاں ہے کہ کسی کی حاجت پوری کریں اور اگر کوئی یہ کہے کہ (آیت) کفار کے حق میں آئی ہے جو بتوں کو پکارا کرتے تھے تو اس کا جواب یہ دیا جائے گا کہ لفظ عام ہے اور لفظ کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ مخصوص شان نزول کا۔ (ارشاد الطالبین ص ۵۵)

انشاء اللہ اگر بات آگے بڑھی تو ہم اس پر مزید دلائل دیں گے۔ ان شاء اللہ

سیالوی صاحب کی کھبراہٹ:

امام اہل سنت کے سامنے سیالوی طفل بکتب کی حیثیت سے بھی کم حیثیت رکھتا ہے، سیالوی صاحب:

اتنا عاجز آچکا ہے کہ وہ بجائے کوئی معقول جواب دینے کے اپنے اکابر کو ہی کوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

دیکھئے امام اہل سنت پر یہ الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے من دون اللہ میں انبیاء و اولیاء کو داخل مانا ہے۔ (ملخص ص ۲۰۱ تا ۲۰۳)

الجواب:

حالانکہ امام اہل سنت نے آیات پیش کی ہیں جن میں صراحۃً سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔

سیالوی صاحب بات کو کھینچ مان کر بتوں تک لے جاتے ہیں آپ اپنے گھر کی تو خبر لیتے آئے۔

میں سیر کروادیتا ہوں۔

(۱) مولوی نعیم الدین مراد آبادی سورہ العمران کی آیت نمبر ۷۹ حاشیہ نمبر ۱۵۰ میں تحت لکھتے ہیں:

نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابورافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم ﷺ سے کہا یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں۔ الخ (خزائن العرفان)

اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ نبی پاک ﷺ غیر اللہ اور من دون اللہ میں

داخل ہیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی کیونکہ یہ آیت ہے من دون اللہ کے متعلق یہ شامل کرنے والا نعیم الدین مراد آبادی ہے۔

(۲) اف حسب الذین کفرو ان يتخذوا عبادی من دونی اولیاء

(کہف ۱۰۲ خزائن العرفان حاشیہ نمبر ۲۱۳)

عبادی من دونی سے مراد حضرت عیسیٰ و عزیز اور ملائکہ کو کہا گیا ہے۔

(۳) وما کان هذا القرآن ان یفتری من دون الله . الخ (یونس ۳۷)

حاشیہ نمبر ۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سید عالم ﷺ نے خود بنالیا ہے اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع کیا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت ترد ہو سکے اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہیں۔ یقیناً وہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ (خزائن العرفان)۔

معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں من دون اللہ سے مراد نبی پاک ﷺ ہیں۔

(۴) متقیاس حنفیت ص ۱۰۸ بحث من دون اللہ میں ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے۔

قل ادعو الذین زعمتم (انهم الهة) من دونه، الآية.

یہاں من دونہ سے مراد ملائکہ و عیسیٰ و عزیز علیہم السلام ہیں۔

واذ قال الله يا عيسى ابن مريم انت قلت للناس اتخذوني وامی

الہین من دون الله (المائدہ نمبر ۱۱۶)

کا ترجمہ رضوی دیکھو کہ سیدنا عیسیٰ اور ان کی ماں ﷺ وہ من دون اللہ میں داخل

مان رہا ہے۔

”جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا

کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا۔“ (ترجمہ کنز الایمان)

(۶) خود اشرف سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ۔

جب آپ ﷺ نے وفد نجران کے عیسائیوں اور احبار یہود کو اسلام قبول کرنے

اور حلقہ غلامی میں داخل ہونے کے لئے فرمایا تو انہوں نے کہا:

اترید یا محمد ان نعبدک کما یعبد النصارى عیسیٰ بن مریم۔

اے محمد ﷺ کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ ہم تمہاری عبادت کریں جیسے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا (معاذ اللہ) ان نعبد غیر اللہ۔ مابذک بعثنی وما بذک امرنی۔ (تفسیر منشور جلد ۲ ص ۴۶)

پناہ بخدا کہ ہم خود غیر اللہ کی عبادت کریں یا کسی کو غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ اس کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور نہ ایسے کام کا حکم دیا ہے۔ اور قبل ازیں تعظیم اور عبادت میں باہمی فرق بیان ہو چکا ہے لہذا اس آیت میں بھی غیر اللہ کی عبادت پر رد و قدح اور اعتراض و انکار بیان ہے۔“ (گلشن توحید و رسالت ص ۲۳۸)۔

سیالوی صاحب آپ بھی یہاں نبی پاک ﷺ کو غیر اللہ میں داخل مان رہے ہیں جو فتویٰ ماقبل میں گزر چکا ہے آپ بھی اس کی زد میں ہیں اور آپ بھی یہاں من دون اللہ کے اندر نبی پاک ﷺ کو داخل مان رہے ہیں کیونکہ یہ شان نزول جس آیت کا ہے اس میں بات ہی من دون اللہ کی ہو رہی ہے تو دوسرا آپ کا فتویٰ بھی آپ کی ٹیڑھی گردن پر۔

سیالوی صاحب سے کوئی معقول بات بن نہیں رہی، بونگیاں مار رہے ہیں۔

لکھتے ہیں: جو لوگ غائب خدا۔ الخ (گلشن ج ۷ ص ۲۰۶)

سیالوی صاحب نے خدا تعالیٰ کو غائب مانا ہے اور جو غائب ہو وہ حاضر نہیں ہوتا،

جبکہ ان کے گھر کے چند حضرات لکھتے ہیں:

(۱) نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

اگر خدا کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتا تو محض جاہل ہے۔ (سرور القلوب ص ۲۱۶)

لو سیالوی جی یہ ایک اور تحفہ قبول فرمائیں۔

(۲) میاں شیر محمد شر قپوری فرماتے ہیں:

جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ (کمالات شیر ربانی و احوال و تعلیمات شبیہ شیر ربانی ص ۱۷۸)

• سیالوی صاحب دماغ صاف ہوا۔

یہ صلہ آپ کو مسئلہ توحید میں مخالفت اور رخنہ ڈالنے کا ملا ہے۔

سیالوی صاحب سب سے بڑھ کر کہ آپ نے نبی پاک ﷺ کی صراحتاً مخالفت کی ہے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

انکم لا تدعون اصما ولا غائباً

یعنی تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے۔

یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ ﷺ نے ایک جماعت کو سنا کہ زور زور سے خدا کو پکار رہے تھے تفصیل کے لیے دیکھئے کتب احادیث

ہم ان سیالوی اینڈ کمپنی پر حیران ہیں کہ جس ذات کو حاضر سمجھنا تھا اس کو تو غائب بنا دیا اور جس ذات کو غائب سمجھنا تھا اس کو حاضر بنا لیا۔

نبی پاک ﷺ نے اپنے لیے غائب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مابور کے قتل کیلئے بھیجا ان پر زنا کی تہمت کافروں کی طرف سے لگائی گئی تھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس پہنچے تو ڈر کے مارے وہ گر گئے اور ان کا ستر کھل گیا تو اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نظر ان کے ستر پر پڑی تو ان کو نامرد پایا اور قتل نہ کیا اور سارا واقعہ سرکار طیبہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا

الشاهد یری ما لا یری الغائب

موجود آدمی جو دیکھتا وہ غائب نہیں دیکھتا۔

یعنی یہاں سرکار طیبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کے لیے غائب کا لفظ استعمال کیا۔

اب رضا خانی حضرات کی سینہ زوری دیکھئے کہ نبی پاک ﷺ تو خدا کے لیے غائب کا لفظ پسند نہ فرمائیں اور اپنے لیے غائب کا لفظ پسند فرمائیں مگر اس ٹولے کا حال

یہ ہے کہ ان کو یہ بات پسند نہ آئے۔

تو پھر معلوم ہوا کہ یہ رضا خانی حضرات سرکار طیبہ علیہ السلام کے ماننے والے معلوم نہیں ہوتے۔

سیالوی دھوکہ

سیالوی صاحب نے امام اہل سنتؒ کی عبارت قطع و برید سے پیش کر کے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ امام اہل سنت نے غلط لکھا ہے۔

وہ کہتے ہیں علامہ سرفراز کو مشرکین اتنے عقلمند کیسے معلوم ہو رہے ہیں کہ علامہ صاحب لکھتے ہیں کسی انسان سے یہ بات صادر نہیں ہو سکتی کہ محض اینٹ روڑے کو معبود بنائے۔ جو کچھ ہوا پیغمبروں بزرگوں کے نام پر ہوا آگے اس پر گرفت کر کے لکھتے ہیں: گائے کی پوجا ہوتی ہے وہ کیا تھی؟

پھڑے کی پوجا ہوتی ہے وہ کیا تھا؟ (گلشن ج ۱ ص ۲۰۸)

قارئین کرام آپ پوری عبارت دیکھیں امام اہل سنتؒ لکھتے ہیں، دنیا میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں گزری جس نے محض لکڑی پتھر اور اینٹ کسی بے جان مورت کو خدایا الہ بنایا ہو بلکہ بت تصویر اور مجسمہ جب بھی بتایا گیا کسی جاندار مخلوق بلکہ بزرگ اور پیغمبروں اور نیک بندوں کے نام اور شکل پر ہی بنایا گیا۔ (گلدستہ توحید ص ۵۱)

(۱) سیالوی صاحب یہ لفظ نظر نہیں آئے کہ کسی جاندار مخلوق کیا اس میں گائے اور پھڑا نہیں آئیگا۔

(۲) بات مورتیاں بنانے کی ہو رہی ہے، گائے اور پھڑے کی مورتی نہیں بنائی جاتی اگر بنائی جاتی ہے تو پیش کریں؟

سیالوی صاحب مست ہو کر لکھتے ہیں:

کسی کی مورتی بنا کر اس پر اس کا نام اطلاق کر کے پوجنا قطعاً اس ذات کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ (ص ۲۱۹)

الجواب:

(۱) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

جن انبیاء کی پوجا کی گئی ہے جیسے عیسیٰ و عزیز علیہم السلام انہیں اس آیت سے کوئی تعلق نہیں۔ (نور العرفان ص ۳۹۷)

(۲) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

پس انہوں نے زعم کیا کہ واجب سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو امور جزئیہ کی تدبیر میں مستقل کر دیا اور اپنے لئے صرف تدبیر کلی محفوظ رکھی جیسا کہ سلطان وقت اپنے بعض خواص کو امور جزئیہ کی تدبیر مستقلاً تفویض کر دیتا ہے اس لئے انہوں نے عبادت اوثان کو موجب تقرب زعم کیا، ان کے ناموں پر جانور ذبح کرتے ان کے ناموں کے ساتھ حلف اٹھاتے۔ امور ضرور یہ ہیں ان سے استعانت جائز رکھتے۔ اس زعم پر کہ اس کو ایسی قدرت حاصل ہے جو کن فیکون سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور پتیل وغیرہ کی مورتیاں اس لئے بناتے کہ یہ مورتیاں ان کی ارواح کی طرف توجہ کے لئے برزخ (وسیلہ) میں پھر جاہل مشرکین نے (اندھا دھند تھلید سے) خبط عظیم میں پڑ کر ان مورتیوں کو مستقل معبود مان لیا۔ (تحقیق الحق ص ۱۵)

سیالوی صاحب دیکھئے کہ پیر صاحب نے بات واضح کر دی کہ:

نیک بندوں کے نام پر بت بنائے جاتے تھے، تاکہ ان کی توجہ حاصل کی جائے اور جاہل مشرکین ان مورتیوں کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے اور ان میں سمجھ دار تو اصل نیک لوگوں کی طرف ہی توجہ رکھتے تھے۔

(۳) کاظمی سے تقریباً یہی بات پیچھے عرض کی جا چکی ہے۔

(۴) فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ الانبیاء خلیل کبریا ابراہیم علی ابنہ الکریم و علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کہ ہمارے حضرات اقدس ﷺ کے بعد تمام جہاں سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی اور حضرت

اسماعیل ذبح اللہ حضرت بتوں مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں۔ (رسائل رضویہ ج ۱، ص ۴۱۹)

سیالوی صاحب اگر ان بتوں اور تصویر میں اصل شخصیت کو مد نظر اور نہیں پوچھا جاتا تھا تو پھر صرف انہی کی شکل و صورتوں پر کیوں بت تراشے گئے اور شکلوں پر کیوں نہ تراشے گئے۔

وجہ اس کی یہی ہے کہ ان تصاویر کی اصل شخصیتوں کو وہ سب کچھ سمجھتے تھے اور بقول پیر مہر علی شاہ صاحب یہ صرف ان کی توجہ کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے تھے اور ہاں بے شک جاہل قسم کے بریلوی ان تصویروں کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے۔
فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں:

(۵) بت ایک صورت حیوانیہ مضامات خلق اللہ میں بنائی جاتی ہے تاکہ ذوالصورۃ کے لیے مראה ملاحظہ ہو۔ (رسائل رضویہ ج ۱، ص ۱۵۹)

فاضل بریلوی نے تو فیصلہ کر دیا کہ یہ بت یا تصویر ذوالصور یعنی اس شخصیت کے لئے آئینہ کا کام دیتے ہیں، یعنی مشرکین ان کو آئینے کے طور پر استعمال کرتے ہیں یعنی سامنے تو صورت و بت ہیں، مگر مراد و مقصود ذوالصورۃ یعنی اصل شخصیات ہیں۔

(۶) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

وہ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم سے پہلے صالحین گزرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کا قرب حاصل کیا پس اللہ تعالیٰ نے انہیں خدائی دی اور وہ تمام مخلوق کے لئے مستحق عبادت ٹھہرے جیسے کہ کوئی شہنشاہ کہ اس کا غلام اس کی خدمت کرتا ہے اور اچھی طرح خدمت کرتا ہے پس بادشاہ اسے بادشاہی خلعت عطا فرماتا ہے اور اس کی طرف کسی شہر کی تدبیر سونپ دیتا ہے، پس اس شہر کی باشندے اس کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ اس اطاعت کا مستحق ہو جاتا ہے، نیز مشرکین کا مذہب تھا کہ..... یہ صالحین اب بھی سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور اپنی عبادت کرنے والوں کی شفاعت کرتے

ہیں اور ان کے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں پھر ان صالحین کے ناموں کے مطابق پتھروں کو کھرا کر دیا اور ان صالحین کی طرف توجہ کرتے وقت ان کو قبلہ بنایا..... (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۴)

سیالوی صاحب پیر صاحب نے فیصلہ فرما دیا کہ :-

(۱) اصل شخصیات کو پوجا جاتا تھا اور ان بتوں کو قبلہ سمجھا جاتا تھا۔

(۲) وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ صالحین ان کی فریادیں سنتے ہیں جہاں سے بھی وہ ان کو

پکاریں۔

(۳) ان کو ہر جگہ سے دیکھتے بھی ہیں۔

(۴) ان کو خدائی طاقتیں اور اختیار خدا نے ہی سونپے ہیں۔

اپنی ٹیڑھی گردن سیالوی صاحب اس آئینے میں دیکھیے کہ آپ ان ابتدائی مشرکین کے ساتھ ملتے جلتے ہیں یا نہیں؟

سیالوی صاحب کا بے بنیاد الزام کے علامہ سرفراز، فاروق اعظم کے گستاخ تھے معاذ اللہ

وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے رحلت کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے جو خطبہ دیا اس میں ائمہوں نے لوگوں کو آپ ﷺ کی موت کے متعلق بتایا۔ جبکہ علامہ صاحب نے یہ تاثر دیا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے یہ سمجھا کہ لوگ موت کا انکار کر کے خدا کی صفت ازلی قیوم میں شرک نہ کرنے لگ جائیں اور موت کا انکار سیدنا عمرؓ نے کیا فلہذا یہ خیال علامہ سرفراز کا سیدنا عمرؓ کی گستاخی ہے۔ (ملخصاً ص ۲۲۵ تا ۲۲۸)

الجواب:

سیالوی صاحب توحید دشمنی کی وجہ سے آپ کو الٹا نظر آتا ہے، امام اہل سنت نے خطبہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی تشریح کی ہے وہ کوئی اپنی طرف سے نہیں کی، بلکہ بالکل سیدنا ابوبکرؓ کے خطبہ کی ترجمانی ہے۔ کیونکہ سیدنا ابوبکرؓ نے اپنے خطبے میں خدا ذوالجلال

کے حی و قیوم ہونے اور رحمت کائنات کے معبود نہ ہونے کی بات کی، اس کی وجہ یہی تھی کہ کہیں آگے چل کر کوئی مشرک ذہن کا رحمت کائنات منظم کی ذات کو بھی ویسے ہی اور قیوم نہ سمجھ لے۔

سیالوی صاحب صحابہ کی بات نہیں قرآن و سنت سے رضا خانی مشرکوں کو دھوکہ لگ گیا ہے اور وہ شرک کے ثابت کرنے کے لیے قرآن و سنت سے غلط استدلال کرتے ہیں تو صحابہ کرام کی بات تو پھر بھی صحابہ کی تھی کہ آپ فوت نہیں ہوئے۔ آگے انسانیت کے ادوار میں لوگ دھوکا کھا سکتے تھے اور ضرور کھاتے اس لئے سیدنا صدیق اکبرؓ نے یہ صاف سمجھا دیا کہ صرف زندہ رہنے والی اور جس کو موت نہ آئے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

اس سے سیدنا عمرؓ کی گستاخی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

البتہ گستاخی ہم بتاتے ہیں کس نے کی۔

۱) آپ کی جماعت کے بڑے ذمہ دار عالم قاضی عبدالدائم دائم لکھتے یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے کہ سیدنا عمرؓ نے غلو سے کام لیا۔ (ملخصاً سید الوری ج ۲)

صحابی اور وہ بھی خلیفہ راشد کے لئے غلو کا لفظ استعمال کرنا بڑی جسارت ہے۔

۲) سیالوی صاحب آپ نے حدیث بھی پیش کی ہے مجھے تم پر شرک کا خوف نہیں، اور دوسری بات یہ کہ تم نے گستاخی کی ہے تو پھر سنئے ان دونوں کا جواب۔

آپ کی بریلویت کی ریڑھ کی ہڈی جو مالی مشکلات میں آپ کے لئے معاون

ہے۔

وہ لکھتا ہے سیدنا عمرؓ نے بیعت رضوان کا درخت اس لئے کٹوا دیا کہ امت میں

شرک نہ پھیل سکے۔ (اسلامی عقائد)

اس کتاب پر نورانی، محمود رضوی، عبدالقیوم ہزاروی، عبدالستار نیازی، شرف

قادری صاحب کی تقارین و مقدمے ثبت ہیں۔ سیالوی صاحب کیا سیدنا عمرؓ کے دور میں

اکثریت صحابہ کی نہیں تھی اگر زیادہ تابعی ہی ہوں مگر پھر بھی رضوان والے درخت کے نیچے تو کوئی تو صحابی بھی ہوگا مگر کٹوا اس لئے دیا تاکہ امت میں شرک نہ پھیلے۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے ان چھ عدد بزرگوں نے صحابہ و تابعین کی توہین نہیں کی آپ کے اصول کی روشنی میں؟

اور اگر آپ بھی یہی کہیں کہ آگے چل کر شرک کا راستہ کھل سکتا تھا تو ہماری طرف سے بھی جواب قبول فرمائیں۔

اور دوسرا جواب بھی ہو گیا کہ اگر شرک نہیں آ سکتا تو پھر آپ کے اکابر نے کیوں لکھا؟ کہ درخت اس لیے کٹوایا گیا کہ اس امت میں شرک نہ آ سکے۔

اس حدیث سے امت مسلمہ کو دھوکہ مت دیا جائے، کہ اس امت میں شرک آ ہی نہیں سکتا لہذا جو مرضی کرو۔ وہ شرک نہیں ہوگا۔

سیالوی صاحب یہ بجا ہے کہ اس امت کا پورا کا پورا طبقہ یعنی ساری کی ساری امت شرک میں مبتلا نہ ہوگی بلکہ کچھ افراد شرک کر سکتے ہیں بلکہ مشرک ہوئے ہیں۔ ہکھذا فی فتح الباری، وعمدة القاری، نووی علی المسلم۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

اور آپ کے اکابر کے حوالہ سے پیچھے گزر چکا ہے کہ انہوں نے بریلویوں پر شرک کے فتوے لگائے ہیں۔

اگر آ ہی نہیں سکتا تو فتوے کیوں۔

آپ بھی جو پیچھے گزر چکا اس میں مان آئے ہو کہ عوام و جاہل لوگ شرک کرتے ہیں۔ اگر آ ہی نہیں سکتا تو یہ کیوں مشرک ٹھہرے۔

لگے ہاتھوں سیالوی صاحب کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں:
ان کی پوجا کی یہی صورت تھی کہ ان کے نام پر حیاکل اور مخصوص مجسمے بنا کر ان کی پوجا کرتے اور سمجھتے کہ بس ان ملائکہ کی عبادت ہوگی۔ (گلشن ص ۲۵۳)

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہوگئی

سیالوی صاحب ابھی تک یہی مانتے چلے آرہے تھے کہ مشرکین صرف ان
مورتیوں کو پوجتے تھے، اب بے لفظوں تسلیم کر گئے کہ عبادت تو ان شخصیات کی ہوتی تھی
مگر وہ ظاہر ان مورتیوں کی کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ان اصل شخصیات کی ہوگئی ہے۔

سیالوی صاحب:

امام اہل سنت کے دلائل سے کافی پریشان نظر آتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ

امام اہل سنت نے ماشاء اللہ و شمت۔ کے جملہ کے بارے میں شرک لکھ دیا ہے
حالانکہ یہ شرک نہیں۔ (ملخصاً ص ۲۳۶)

الجواب:

سیالوی صاحب امام اہل سنت نے نبی پاک ﷺ کے فرمان مبارک کو صحیح سمجھا
ہے اور اس کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ سرکار گرامی کا ارشاد گرامی ”اجعلتنی للہ ندا“ کیا
تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔ چونکہ رحمت کائنات نے پوری امت کو دین سمجھانا تھا اس
لئے سمجھا دیا کہ یہ بات خدا کے ساتھ شرک ہے باقی صحابی کی ذات کے بارے میں کیا
فیصلہ ہے۔

تو سیالوی صاحب لکھتے ہیں:-

کہنے والا صحابی رسول تھا اور وہ یقیناً مقام الوہیت اور مقام نبوت کے فرق کو سمجھتا
تھا۔ (گلشن ۲۳۶)

اور وہ فرق باقی انسانیت کی سمجھ سے ماوراء تھا اور وہ فرق نہ کرنے کی وجہ سے
مشرک ہو جاتے اس لئے اس کو شرک قرار دیا۔

اب آئیے آپ کو جو دکھ ورنج ہے کہ اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

اس کی وجہ محدثین سے سنئے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

لما فيه من التسوية بين الله وبين عباده۔ الخ

(مرقاۃ ج ۸، ص ۵۳۲)

کیونکہ اس بات میں اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان برابری ہے۔

فلہذا یہ شرک ہے۔

سیالوی صاحب آپ نے جو آیات پیش کی ہیں وہاں خدا اور رسول کے درمیان

برابری لازم نہیں ہوئی۔

۱) اغنی ہم اللہ رسولہ من فضلہ۔

ساری دنیا انسانیت کا یہی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ فضل و انعام فرمانے والا ہے اور

رحمت کائنات غنائم و غیر دے کر احسان فرمانے والے ہیں دیکھیے (جلالین)

تو برابری نہیں سمجھ آتی۔

۲) اسی طرح ”فسیری اللہ عملکم و رسولہ“ الخ۔

اس سے بھی انسانیت جانتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا اور ہے اور رحمت کائنات کا

دیکھنا اور ہے۔

آپ تو انسان ہونکی وجہ سے ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں اور خدا کو تو دنیا حاضر

و ناظر سمجھتی ہے فلہذا شرک ہونکی کوئی بات نہیں یہاں چونکہ برابری سمجھ نہیں آتی ہے۔

اس لئے شرک نہیں ہے۔

مثلاً کوئی کہے اللہ اور رسول چاہے گا تو نظام کائنات چلے گا۔ یا اللہ و رسول کے

چاہنے سے دن رات کا نظام چل رہا ہے۔

تو عرف میں بھی ان جملوں میں اللہ و رسول کی مشیت میں برابری نظر آتی ہے،

اس لئے ماشاء اللہ و شمت کہنا شرک ہوا۔

باقی اس کو شرک کہنا صرف امام اہل سنت کے قول سے نہیں بلکہ اس کے متعلق ملا علی قاری لکھتے ہیں اگر کہا ماشاء اللہ و شامحمد لکان شرکا جلیا۔ (مرقاۃ ج ۸، ص ۵۳۳)

یعنی اگر کہا جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں وہی ہوگا تو یہ شرک جلی ہے۔

سیالوی صاحب اب تو اپنی خیر منائیے اور شرک کو اسلام نہ کہیں۔

(۳) باقی اللہ و رسولہ اعلم کہنا، اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دین کی سب باتیں اللہ نے اپنے رسول پاک ﷺ کو بتادی ہیں۔

اس میں بھی برابری سمجھ نہیں آتی۔ کیونکہ تم نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ خدا کے علم کے سامنے نبی پاک کے علم کی قطرہ کی بھی حیثیت نہیں۔ (تحفظ عقائد اہل سنت)

(۴) ماشاء اللہ ثم شاء فلان

کے جواز ہونے کی وجہ یہی ہے کہ اصل مشیت تو اللہ تعالیٰ کی ہی چلتی ہے اور پھر ہر آدمی کچھ نہ کچھ اس میں رائے تو رکھتا ہے۔ بقول ملا علی قاری اس میں برابری کا شائبہ تک نہیں۔ جب برابری کا شائبہ تک نہیں تو شرک کیسے، اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔

جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہو چکا اس آدمی کے چاہنے سے پہلے جیسا کہ ملا علی قاری نے لکھا۔

ماشاء اللہ کان قبل ثم شاء فلان

اب تو کسی صورت میں برابری کا تصور ہی نہیں۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی ناراض ہے کہ

امام اہل سنت نے لکھا ہے کہ فرشتوں کی بھی مشرکین عبادت کرتے تھے حالانکہ فرشتے قیامت کے دن اس سے انکار کریں گے کہ ہماری عبادت نہیں کی گئی تو امام اہل سنت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۲۵۳)

سیالوی صاحب:

شرک نے آپ کی رہی سہی عقل بھی چھین لی ہے۔

(۱) آپ خود اپنی اسی کتاب گلشن ج ۱ ص ۲۶۲ پر لکھ رہے ہیں کہ جنات و ملائکہ کی عبادت کی گئی۔

اب بتائے کہ جھوٹے آپ ہوئے یا امام اہل سنت؟

(۲) فرشتوں کی بات کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے کہنے سے اور ہماری رضا مندی

سے ہماری عبادت نہیں کی گئی بلکہ ان کو شیطان نے اکسا کر ہماری عبادت پر لگایا۔ تو یہ شیطان کی ہی عبادت ہوئی نہ کہ ہماری۔

اس لئے کہ احادیث میں آیا ہے کہ أنیس ان یعبده المصلون الحدیث

شیطان نا امید ہو چکا ہے۔

کہ اس کی عبادت کی جائے جزیرہ عرب میں کما قال۔ محدثین نے یہ معنی بھی کر

ہے کہ پوجا تو بتوں کو جاتا ہے مگر یہ نسبت شیطان کی طرف اس لئے ہے کہ شیطان ہی کے کہنے سے ہو رہی ہے۔ فلہذا یہ شیطان کی پرستش ہوئی۔

(۳) یا بت تو انہوں نے ملائکہ کے نام پر گھڑے اور یہی سمجھتے رہے کہ ہم

فرشتوں کی عبادت کر رہے مگر ان بتوں میں شیطانوں نے قبضہ جما لیا تھا اس لئے درحقیقت شیطانوں کی عبادت ہوتی رہی جیسا کہ آپ نے لکھا ہے (گلشن ج ۱ ص ۳۵۰) اور وہ سمجھتے یہ رہے کہ ہم فرشتوں کو پوج رہے ہیں۔

سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت پر اعتراض کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ یا احمد

یا محمد وغیرہ کہنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ جبکہ ان کے اکابر یا رسول اللہ، یا محمد وغیرہما کہنا جائز رکھتے ہیں۔ (گلشن ص ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷)

الجواب:

سیالوی صاحب اتنا بوکھلا چکے ہیں بات جبرئیل و میکائیل علیہ السلام وغیرہ فرشتوں کی ہو رہی اور بات انبیاء علیہم السلام کی شروع کر دیتے ہیں۔

سیالوی صاحب رحمت کائنات ﷺ کو ندا کے جملے سے یاد کرنا یا یا رسول اللہ کہنا عندنا شرائط کے ساتھ جائز و درست ہے۔

ان شرائط کے بغیر درست نہیں سمجھتے۔

اور آپ کے رامپوری وغیرہ حضرات کو بھی یہ شرائط قبول ہیں اور حاضر و ناظر سمجھ کر کہنے کی صورت کو وہ بھی شرک مان چکا ہے۔

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور دیگر فتاویٰ بھی یا رسول اللہ کہنے کے متعلق پیچھے گزر چکے ہیں، وہیں دیکھ لیں۔

سیالوی صاحب نے یا جبرئیل یا میکائیل وغیرہ الفاظ سے مدد و نصرت کو مانگنا ثابت کرنا تھا وہ ان سے نہ ہوگا۔ سیالوی صاحب۔

اپنی علمیت کا بھانڈا پھوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

بات کس کی اور جواب کس کا۔

واہ امام اہل سنت آپ کی عظمت کو سلام:

امام اہل سنت کی کتاب سے سیالوی بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور لگتا ہے کہ توحید کے پاس آگئے ہیں اور اپنی شکست مان چکے ہیں۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں اتنا ہی کہہ دو اور مان لو کہ خود تکلیف دور نہیں کر سکتے لیکن اللہ سے تکلیف دور کر دیتے ہیں، خود مشکلیں حل نہیں کرتے لیکن کر دیتے ہیں، پھر

بھی نزاع و اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔ (گلشن توحید و سنت ج ۱ ص ۲۵۹)

واہ سیالوی واہ آخر علماء دیوبند کے نظریات کو تسلیم کرنا ہی پڑا۔

سیالوی صاحب یہ بات تو علماء دیوبندی تسلیم کرتے ہیں۔

اب آپ اپنی بات کو تسلیم کریں کہ:
نزاع و اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نہ عبارات شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ میں کفر و گستاخی ہے اور نہ ہی عبارات اکابرین دیوبند میں بس یہی ایک مسئلہ جو ہم مانتے ہیں اختلاف کو ختم کر سکتا ہے۔

سیالوی صاحب مسئلہ تو ہم پہلے سے تسلیم کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہم سے اختلاف عقائد و نظریات کے حوالے سے نہیں بلکہ شکمی اور ضد کوھٹ دھری کی وجہ سے ہے۔

علماء دیوبند کی صفائی مناظر بریلوی کے قلم سے ثابت ہوگی اور آپ نے جو مناظرہ جھنگ کیا وہ بھی عوام کو دھوکہ دیا کہ سمجھتے تو ان کو حق پر ہیں مگر مخالفت کرنا ان کو کافر و گستاخ کہنا اپنا شکمی و بطنی فرض سمجھتے ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ سیالوی صاحب جیسا بریلوی علامہ جہالت کی وادیوں میں سرگرداں ہے اور ہم سے پوچھتا ہے کہ تم استعانت کو شرک سمجھتے ہو جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود حکم فرما رہے ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۲۶۵ تا ۲۶۷)

سیالوی صاحب شاید آپ نے سمجھا کہ ہم جس استعانت کو شرک کہتے ہیں وہ صرف ظاہری ہے اور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری استعانت کا جواز بتا رہے ہیں۔

بات ایسی نہیں ہم تو جس استعانت سے منع کرتے ہیں وہ ظاہری نہیں ہوتی یعنی اسباب کے دائرہ کار میں جو ہوتی ہے چاہے وہ دعا کے طور پر ہو یا کسی اور سبب کے تحت ہو وہ جائز ہے اور جو اسباب کے دائرہ سے باہر کی ہے وہ غیر خدا سے استعانت شرک ہے، مثلاً ایک آدمی پیر صاحب سے کہتا ہے کہ میں آپ سے بیٹا لے کر ہی رہوں گا۔ تو کیا پیر صاحب نے بیٹوں کی مشین لگا رکھی ہے۔ یہ استعانت اسباب کے تحت نہیں بلکہ اسباب سے باہر کی ہے۔

اگر وہ یہ کہے میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بیٹا دے تو یہ درست ہے کیونکہ استعانت ظاہری ہے جو اسباب کے تحت ہے یعنی وہ دعا کر سکتا ہے اور اس کے اختیار میں ہے باقی دینا نہ دینا یہ اس کے اختیار میں نہیں۔

اور یہ خداوند قدوس کا ہی اختیار ہے جس کو چاہے بیٹے دے جسکو چاہے نہ دے، انبیاء اولیاء اسی در سے بیٹے مانگتے رہے۔ معلوم ہو گیا کہ صرف دینا اس کا کام ہے باقی سب مانگنے والے ہیں اس کے در کے۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے جس کی اجازت فرمائی اس کو ہم بھی مانتے ہیں وہ صرف ظاہری ہے اور وہ استعانت جو شرک ہے اکابرین بھی کہہ چکے اس کی سرکار کیوں اجازت فرمائیں گے۔ آپ ﷺ تو شرک سے روکنے آئے تھے نہ کہ شرک کی تعلیم دینے۔

رحمت کائنات نے جو اعمیونی یا عباد اللہ کہنے کی اجازت دی۔ اول تو اس کی سند ہی درست نہیں۔

ثانیاً اس سے ظاہری استعانت مراد ہے کہ جیسا کہ سمجھ دار آدمی جانتا ہے کہ جنگلات میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے صرف اسی لئے موجود ہیں کہ وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتائیں اور انہیں اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس میں جو تعاون وہ کر سکتے ہیں کریں۔

یہ استعانت اسباب ظاہری یعنی اسباب کے اندر ہے اس سے آپ وہ استعانت قیاس نہ کریں جو اسباب کے دائرہ سے باہر ہو۔

سیالوی صاحب اگر یہ استعانت ظاہری اسباب والی نہ ہوئی اور غائبانہ ہوتی تو صحابہ کرام کو صرف جنگل میں یہ کہنے کی اجازت کیوں ہوتی وہ ہر جگہ سے اس قسم کے الفاظ ادا کر سکتے تھے حالانکہ اس کا صرف جنگل میں وہ بھی جب سواری وغیرہ گم ہو جائے یا راستہ نہ ملے تو یہ کہنے کو روا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ندا غائبانہ نہیں کیونکہ ملائکہ یا مسلمان جن وہاں موجود ہیں جن کی ڈیوٹی ہی یہی ہے۔

سیالوی صاحب ایک سوال:

آپ کے ممدوح مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے جاء الحق میں یا اعدیونی عباد اللہ کی تشریح کرتے ہوئے ملا علی قاری کی عبارت نقل کر کے غلط ترجمہ کیا۔

عبارت یہ ہے:

المراد بهم الملائکہ او المسلمون من الجن اور جال الغیب المسمون بابدال۔

جس کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ عباد اللہ سے مراد ملائکہ ہیں یا مسلمان جن یا رجال غیب جو ابدال ہیں۔

لیکن مفتی احمد یار نعیمی نے اپنے مسلک کو ثابت کرنے کے لئے تحریف کی وہ لکھتے ہیں:-

یعنی بندوں سے تو فرشتے یا مسلمان یا جن یا رجال غیب یعنی ابدال مراد ہیں۔

(جاء الحق ص ۱۹۸)

اس خیانت کی دو وجہیں ہیں:

(۱) فرشتے یا مسلمان یا جن کا ایک مطلب تو یہ ہے وہاں مسلمان لوگ بھی موجود ہوتے ہیں تو ان سے استعانت کر لینی چاہیے تاکہ ہم یہ مسئلہ ثابت کریں کہ وہاں اولیاء سے مدد مانگنی جائز ہے تو یہاں کیوں نہیں۔

(۲) مفتی صاحب مسلمان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے لکھ رہے ہیں یا جن یعنی جن بے شک مسلمان ہوں یا کافر ہی کیوں نہ ہو ان سے استعانت درست ہے تو کفار و شیاطین سے استعانت کے مفتی صاحب اور ان کے مسلکی لوگ قائل نظر آتے ہیں۔ اس خیانت کا کوئی جواب سیالوی صاحب دیں گے، باقی رہی۔

رجال غیب سے کیا مراد ہے۔

ملا علی قاری خود لکھتے ہیں۔

وان رجال الغیب هم الجن، لان الانس لا یکون دائما

محتجبا عن ابصار الانس وانما يحتجبا احيانا۔ فمن ظن
انهم من الانس فمن غلطه و جهله و سب الضلال فيهم

(شرح فقہ اکبر ص ۱۵۱)

قاری صاحب فرماتے ہیں:

رجال غیب جن ہوتے ہیں کیونکہ انسان ہمیشہ انسانوں کے نظروں سے چھپ
نہیں سکتا ہاں کبھی کبھی انسان کی نظر سے چھپ بھی سکتا ہے، پس جو آدمی یہ گمان کرے
کہ وہ رجال غیب انسان ہیں یہ اس کی غلطی ہے اور اس کی جہالت ہے اور یہ بات اس
کی گمراہی کی وجہ سے ہے۔

تو سیالوی صاحب:

آپ تو رجال غیب سے مراد مسلمان اولیاء کرام انسان مراد لیں اور آپ کی طرف
سے رجال غیب کے موضوع پر کتاب بھی لکھی جاتی رہے تو سنئے آپ پر قاری صاحب
کے تین فتوے ہیں۔

(۱) غلطی سے، (۲) جہالت سے، (۳) گمراہی ہے۔

اب اپنے مسلک کی خیر منائیے امام اہل سنت پر رد کرنیکی ضرورت نہیں۔

ایک بات سیالوی صاحب سے:

سیالوی صاحب آپ نے یہ جو کہا ہے۔

من دون اللہ کا ترجمہ ورے اور نیچے والا ہوتا ہے یہ نامناسب ترجمہ ہے۔

کیونکہ عملی طور پر انہوں نے اپنے معبودات کو اللہ تعالیٰ سے اوپر ہی جانا۔

(ملخص گلشن ص ۲۷۴)

سیالوی صاحب اگر مشرکین کے جہلاء کی بات کریں تو آپ کے جہلاء کا بھی یہی

حال ہے کہ وہ اپنے پیروں فقیروں کو خدا سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔

دیکھیے:

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

بعض غالی اور ان پڑھ عوام اللہ سے دعا مانگنے کی بجائے ہر معاملہ میں غیر اللہ کی دھائی دیتے ہیں انہی کو پکارتے ہیں اور انہی کی نذر مانتے ہیں۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۲۰۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

(۲) بعض غیر معتدل مقرر اور شاعر رسول اللہ ﷺ کے کمالات کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ (ج ۱، ص ۲۹۳)

(۳) پنجاب کونسل لاہور کے چیئرمین صاحب مائیک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے اگر نبی کریم ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا نہ زمین ہوتی نہ آسمان نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتا یہاں تک کہ خدا بھی نہ ہوتا (معاذ اللہ استغفر اللہ)۔

(مقالات شرف قادری ص ۲۹۹)

(۴) پھر کہنے لگا اللہ تعالیٰ بھی حضور کا محتاج ہے۔ (ص ۲۵۰)

(۵) آپ کے ایک فاضل درود پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہنے لگے یہ

وہ عبادت ہے جس میں خالق و مخلوق دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ص ۲۵۳)

کیا آپ نے خدا سے نبی کو بڑھایا نہیں ہے؟

اور اگر سمجھ رکھنے والوں کی بات ہے تو وہ صرف اور صرف ان معبودان باطلہ کو قبلہ اور توجہ سمجھتے تھے اصل نگاہ ان کی ارواح طیبات اور عباد صالحین پر ہوا کرتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہماری بات سن رہے ہیں۔

باقی ترجمہ درست ہے غلط نہیں آپ بیمار ہیں اور بیمار آدمی کو شرینی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ آپ شرک کے مریض ہیں توحید جس لفظ سے بھی نیکی آپ کو وہ غلط اور گستاخ نظر آتی ہے۔

سیالوی صاحب کا تجاہل عارفانہ:

سیالوی صاحب اس پر ناراض ہیں کہ امام اہل سنت نے خدا کے علاوہ کسی کو کارساز بنانے پر شرک کا فتویٰ دیا ہے۔

حالانکہ کتنی آیات میں مسلمانوں کو مسلمانوں کا مددگار فرشتوں کو رحمت کائنات کا مددگار وغیرہ کہا گیا ہے۔ (ملخصاً گلشن ص ۲۷۶ تا ۲۸۲)

الجواب:

سیالوی صاحب بچوں والی باتیں آپ کرتے ہیں:

جہاں تک امام اہل سنت کی پیش کردہ آیات کا تعلق ہے اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مشرکین خدا ذوالجلال کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو ہی کارساز سمجھتے ہیں۔

جیسے آپ کے بریلوی کہتے ہیں خدا حافظ سی ناصر سی لیکن

ہمیں کافی ہے بس تیرا سہارا یا رسول اللہ۔ (مقالات شرف قادری)

یا وہ کہتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث (حدائق بخشش) یہ خدا تعالیٰ کو سب کچھ

سمجھنے کے باوجود:

خدا کو چھوڑ کر غیر خدا سے سب کچھ جو اسباب کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

سب طلب کرتے ہیں، یا خدا کو بھی کارساز سمجھ کر اور بندوں کو بھی پھر ہر جگہ سے

ان بندوں کو پکارتے ہیں اب بتائیے کہ اس قسم کی استعانت کو کون اسلام کہے۔

باقی آیات جو آپ نے پیش کی ہیں:

کیا قرآن پاک کی سمجھ صرف آپ کو آئی۔

کسی ایک مفسر نے اس مسئلہ سے استعانت بغیر اللہ ثابت نہیں کی۔

یہاں سے زیادہ زیادہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد و نصرت جو عام طور پر ہر

مسلمان دوسرے سے کرنیکی کوشش کرتا رہتا اور بس باقی وہ کام جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں وہ نہ کوئی ان آیات سے سمجھتا ہے اور نہ ہی سمجھنے کی ضرورت ہے فرشتوں کے مددگار ہونے کا کیا یہی مطلب ہے کہ آپ اپنی ضروریات و مشکلات زندگی میں ان کو پکارتے رہیں کیا اس آیت مبارکہ سے کسی معتبر مفسر نے یہ سمجھا ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو حکم دیتے ہیں اور وہ آکر مدد کر جاتے ہیں۔ سیالوی صاحب استعانت ظاہری کہ صرف دعا وغیرہ اسباب کے اندر اندر ہوا سکو کون غلط کہتا ہے۔

اور اسباب سے باہر ہو جیسے اولاد دینا بارش دینا رزق دینا شفا دینا، دکھ اور مصیبتیں ٹالنا کیا یہ فرشتوں سے کسی مفسر نے مانگنا جائز رکھا ہے اگر جائز رکھا تو پیش کر دیں ورنہ ان آیات کا غلط مطلب نہ لیں ورنہ خداوند قدوس کے ہاں ذلیل و خوار ہونا پڑیگا۔

سیالوی صاحب بریلویوں کی زد میں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص جب تک لوگوں کو میٹنی کی طرح حقیر نہ سمجھے تو وہ ایماندار نہیں ہو سکتا۔ (گلشن ص ۲۸۰)

سیالوی صاحب اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس سے انبیاء و رسول کو مراد لینا غلط ہے۔ (ص ۴)

سیالوی صاحب ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ شاہ اسماعیل شہد کی عبادت ہر بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان)

میں کہیں انبیاء و رسل و اولیاء کا ذکر ہے؟ تو مراد انبیاء و اولیاء نہیں لینے چاہئیں۔ اگر نہیں تو پھر تم نے بھی اپنی کتب میں کتنی دفعہ اس کو پیش کیا ہے۔

اگر آپ کہو کہ ہر چھوٹا یا بڑا ان کی وجہ سے انبیاء و اولیاء داخل ہیں تو میں کہتا ہوں کہ حدیث شریف میں لفظ الخلق ہے اور الف لام جنسی یا استغراقی مانا جائے تو معنی وہی بنے گا کہ تمام مخلوق۔ اور لفظ تمام مخلوق میں انبیاء شامل ہیں بقول آپ کے معتمد عالم پیر

محمد چشتی کے دیکھے اصول تکفیر۔

اب فیصلہ آپ کیجئے یا تو شاہ اسماعیل شہیدؒ بھی بری ہیں آپ کے الزامات سے۔
یا آپ بھی مجرم ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کر دے

سیالوی صاحب کی شکست:

سیالوی صاحب نے ایک عبارت عربی نقل کی ہے۔

اور جس کو بڑا تیر سمجھ کر چھوڑ رہے ہیں دیکھیے:

اما من اتخذ مسجد افی جوار صالح او صلی فی مقبرۃ

وقصد بہ الا ستظہار بروحہ او وصول اثر من آثار عبادتہ

الیہ لا التعظیم لہ والتوجہ نحو فلا حرج علیہ۔ (ص ۲۸۱)

یعنی اگر کسی نے مسجد کسی نیک آدمی کے قرب میں بنائی یا کسی مقبرہ میں نماز پڑھی
اور نیت اور مقصد یہ تھا کہ اس نیک آدمی کی طرف نازل شدہ برکات اور اس کی عبادات
کا اثر بھی اور اس کی روحانیت کا فیضان مجھے پہنچتا رہے تو کوئی حرج نہیں مگر یہ نیت نہ ہو
کہ میری اس نماز سے اس کی تعظیم ہو یا اس کی طرف توجہ رکھ کر نماز پڑھے۔ یعنی
یہ آخری دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

واہ سیالوی صاحب مناظرہ جھنگ نامی کتاب میں تو آپ نے یہی ثابت کرنے
کی کوشش کی ہے کہ نماز میں انبیاء و اولیا کی تعظیم کرنی چاہیے اور قرآن و حدیث کے
دلائل دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہاں اپنے کیے پر خود ہی پانی پھیر رہے ہیں آپ
کی وہ بات غلط ہے یا یہ

اور یہی ہوگا کہ آپ کی وہی بات ہی غلط ہوگی کیونکہ اب آپ کا علم پہلے کی یہ
نسبت زیادہ ہوگا۔

یہ تعظیم اگر نمازی کرے تو کیا یہ شرک کی طرف نہیں لے جائیگی؟ ورنہ منع کرنے

کی کیا وجہ ہو سکتی ہے گویا آپ نے خود ہی اپنے مناظرہ جھنگ کا رد کر دیا۔
سیالوی صاحب کا بہتان:

سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ امام اہل سنتؒ نے حقیقت کو ترک کر دیا اگلی نسلوں کا حال تو بتایا مگر پچھلی نسلوں کا حال نہیں بتایا کہ وہ ان معبودوں کو ہی مشکل کشا اور اپنی بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ (ملخصاً ۳۲۹، ۳۳۰)

اور سیالوی صاحب نے ۲۸۳ سے ۳۵۶ تک یہی بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مشرکین بتوں کو ہی پوجتے تھے ان کو عباد صالحین کی توجہ کا ذریعہ نہیں بناتے تھے۔
الخ

الجواب:

سیالوی صاحب چونکہ امام اہل سنتؒ نے ذی ہوش اور سمجھ دار آدمیوں کی بات کی اور آپ کے پیر مہر علی شاہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے... جاہل و غافل عوام نے ان کو ہی پوجنا شروع کر دیا تھا۔

اب تو آپ کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ پیر صاحب نے فیصلہ ہی کر دیا کہ عباد صالحین کو پوجنے کے لئے انہوں نے ان مورتیوں کو قبلہ بنایا ہوا تھا۔ اور جاہل لوگوں نے ان کی پرستش شروع کر دی امام اہل سنتؒ پر اعتراض کی ضرورت نہیں۔ پیر صاحب کو پکڑیں۔

دوسری بات پر تفصیل سے ہم پیچھے کلام کر آئے ہیں۔

ضرورت تو نہیں مگر ہو سکتا کہ:

اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اور ہو سکتا ہے کسی کی سمجھ میں آجائے۔

کچھ عرض کیے دیتے ہیں:

سیالوی صاحب کو بالکل انکار ہے کہ مشرکین نے عباد صالحین کو بالکل نہیں پوجا۔

آئیے سیالوی صاحب آپ کے قلم سے ہی آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱) سیالوی صاحب لکھتے ہیں: چند مخصوص ناموں والے اصنام اور مجسموں کی پرستش چونکہ مقبولان بارگاہ خداوند تعالیٰ کے نام پر شروع کی گئی۔ (گلشن ج ۱، ص ۳۱۲)

مان لیا کہ ان کے نام پر شروع ہوئی کہ پوجتے تو وہ ان صالحین کو تھے مگر سامنے اجسام و اصنام ہوتے تھے۔

(۲) لکھتے ہیں شاہ ولی اللہ کے حوالہ سے کہ:

وہ لوگ پتھر اور پتیل وغیرہ سے مورتیاں بناتے تھے جنہیں ان ارواح کی طرف توجہ کے لئے قبلہ بناتے تھے۔ (گلشن ۳۳۲)

(۳) پھر شاہ صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

انہوں نے اس نخی شخص کے متعلق جو حایوں کو ستو پلایا کرتا تھا، یہ نظریہ اور عقیدہ اپنا لیا تھا کہ یہ منصب الوہیت پر مقرر کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اس سے مشکلات میں استعانت و استمداد شروع کر لی۔ (گلشن ۳۳۷)

(۴) پھر شاہ صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

مشرکین اس نظریہ کے قائل ہو گئے کہ ہم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پس اس کے مقرب بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو الوہیت دیدی لہذا وہ عبادت کے مستحق بن گئے۔

انہوں نے کہا یہ لوگ سنتے اور دیکھتے ہیں اور اپنے عبادت گزاروں کی شفاعت کرتے ہیں اور ان کے معاملات سدھارتے اور مشکلات حل کرتے ہیں اور نصرت و امداد دیتے ہیں:

پس ان کے ناموں پر پتھر گھڑ لیے اور ان اصنام و تماثیل کو ان کی طرف توجہ کے لئے قبلہ بنا لیا۔ (گلشن ۳۳۹)

(۴) علامہ ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہوں نے ایسے اصنام کی طرف قصد و ارادہ کیا جن کو ملائکہ مقربین کی صورتوں پر بنا رکھا تھا اپنے زعم اور خیال فاسد کے مطابق اس صورت و تماثل اور اصنام کی عبادت شروع کی اور اس کو ملائکہ مقربین کی عبادت قرار دیے۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۴۲)

اب بھی آپ کہتے ہیں کہ ملائکہ کی پرستش نہیں کی گئی۔

آگے لکھا ہے:

(۶) ان مشرکین نے یہ اصنام اور اوٹان اپنے انبیاء اور اکابرین کی صورتوں پر تیار کیے اور یہ اعتقاد فاسد جمایا کہ جب وہ ان مورتیوں اور مجسموں کی عبادت کے ساتھ مشغول ہوں گے تو وہ انبیاء اور اکابرین ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت کریں گے۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۴۲)

یہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے:

(۷) سید شریف جرجانی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

انہوں نے ان صورت و تماثل کو اختیار کیا کہ وہ انبیاء اور زاہد لوگوں کو تصاویر ہیں یا ملائکہ مقربین یا ستاروں کی اور ان اصنام و اوٹان کی عبادت کے طور پر تعظیم و تکریم میں مشغول ہو گئے حقیقی الہ کی طرف رسائی کے لیے۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۴۳)

سیالوی صاحب یہ ۷ عدد آپ کے ہی حوالے ہیں

جو کہ بتا رہے ہیں کہ کفار و مشرکین انبیاء و اولیاء کی نیت سے ہی بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ان بتوں کو توجہ اور قبلہ سمجھتے تھے۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی صاحب نے شاہ عبدالعزیز کی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے:

قوم نوح علیہ السلام کے لوگ شرک میں مبتلا ہوئے تصویر سازی سے تاکہ ان کو دیکھ دیکھ کر نماز میں دل لگے (پھر امام اہل سنت پر طعن کی کوشش) آپ جو صورت بتاتے ہیں

شاہ عبدالعزیزؒ اس کے منکر ہیں۔ یعنی کہ بتوں کو قبلہ اور توجہ کا ذریعہ و وسیلہ سمجھنا شاہ صاحب اس کے منکر ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۴۴)

سیالوی صاحب خدا سے ہدایت مانگئے۔

شاہ صاحب قوم نوح علیہ السلام کے مشرکین کی بات کر رہے ہیں اور امام اہل سنت مشرکین مکہ کے شرک کی بات کر رہے ہیں قوم نوح علیہ السلام کے لوگوں نے صلحاء کے فوٹو بنائے پھر ان کو عبادت کی جگہ میں رکھتے تاکہ انہیں دیکھ دیکھ خدا کی عبادت میں خوب دل لگے۔

پچھلے لوگوں نے انہی کی عبادت شروع کر دی جب کہ مشرکین مکہ کا شرک۔
پچھے آپ کے گھر کے جیدا افراد اور آپ کی تحریروں سے واضح کیا جا چکا ہے کہ وہ عباد صالحین کو الوہیت عطا ہونا مانتے تھے، پھر ان کی توجہات کا ذریعہ اور وسیلہ بتوں کو سمجھتے تھے سیالوی صاحب اگر اب بھی آپ کو بات سمجھ نہیں آئی تو پھر آپ کی جہالت کی انتہا ہے۔

کہیں کی بات کہیں جوڑ کر اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ شرک کی نحوست اور توحید دشمنی کا اثر ہے۔

اور سیالوی صاحب آپ خود ہی تو لکھ رہے ہیں کہ قوم نوح علیہ السلام بزرگوں کے فوٹو اور تصویریں نماز میں سامنے رکھتے تھے تاکہ ان بزرگ ہستیوں کی طرف توجہ رہے اور نماز میں دل لگا رہے۔

سیالوی صاحب یہی بات تو صراط مستقیم میں بیان کی گئی کہ معظم شخصیات کی طرف نماز میں پوری توجہ کرنا اور اسی میں مستغرق ہو جانا برا ہے۔

کیونکہ یہی چیز آگے چل کر شرک میں ڈال دیتی ہے لیکن وہ آپ کے نزدیک غلط ہے اور یہ شاہ عبدالعزیزؒ کی بات درست کیوں ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صراط مستقیم کی عبارت ہے تو ٹھیک اور آپ کو اور آپ کے اعلیٰ

حضرت کو اس لیے نہیں بھاتی کہ شرک کے جراثیم آپ میں موجود ہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ صراط مستقیم میں یکسوئی سے نماز پڑھنے کی ترغیب ہے اور رضا خانیت کے بانی کا حال تو یہ ہے کہ نماز میں نفس کی حرکت کی وجہ سے انگر کھے کا بند ٹوٹ جاتا ہے۔
(انوار رضا)

اور جو یوں کہے کہ نماز میں احتلام ہو جائے اور سلام پھیرنے تک منی نہ نکلے تو نماز ہو جائے گی۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲)

اور جو یوں کہے کہ عورت کی فرج داخل پر نظر پڑ جائے اور شہوت بھی پیدا ہو جائے تو نماز و وضو میں خلل نہیں آئے گا (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۷ قدیم) تو ایسے آدمی کو یکسوئی سے نماز پڑھنے والی بات کیسے اچھی لگے گی اسی وجہ سے فاضل بریلوی شاہ اسماعیل رحمہ اللہ کے دشمن ہیں ورنہ صراط مستقیم کی اس عبارت پر فاضل بریلوی سے پہلے کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا حالانکہ ہندوستان میں ان سے بڑے بڑے صاحب علم گزرے ہیں مگر کسی نے بھی اس عبارت کو توہین و گستاخی نہیں کہا۔ دیکھئے شاہ شہید رحمہ اللہ کی ۱۲۳۶ھ میں شہادت ہے اور الکوکۃ الشہابیہ ۱۳۱۲ھ میں لکھی گئی جس میں فاضل بریلوی نے اس صراط مستقیم پر اعتراض کیا ہے۔

درمیان کے ۶۶ سال کے اندر کوئی عالم، محقق، محدث، مفسر سنی پیدا نہیں ہوا۔ کیا ان لوگوں میں سے عشق و محبت نہیں تھا۔ کیا ان کو یہ عبارت محسوس ہوئی نہیں اور کسی کو بھی یہ عبارت توہین نہ لگی۔ (یہ الزامی جواب ہے) القصہ اعتراض کی وجہ ہم پیچھے نقل کر آئیں ہیں۔

سیالوی صاحب یہ کہتے ہیں:

بتوں اور مجسموں میں شیطانوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ فلہذا وہ لوگ شیطانوں کو پوجتے تھے نہ کہ انبیاء و اولیاء کو۔ الخ۔ (گلشن ج ۱ ملخصاً ص ۳۴۹-۳۵۰)
سیالوی صاحب کچھ بت ایسے بھی ہوں گے کیونکہ ۳۶۰ جو تھے تو ایسے بھی ضرور

ہونگے۔

مگر انبیاء کرام کی تصاویر بھی تو نقش تھیں۔

کیا ان میں بھی شیطان ہے۔ اور فرشتوں کے لئے بھی تو انہوں نے بت بنا رکھے تھے، معلوم ہوتا ہے۔

وہ بھی تھا جو آپ کہہ رہے ہو اور وہ بھی ہوتا تھا جو ہم کہہ رہے ہیں۔

اور وہ بھی ہوتا تھا جو دوسرے اکابر نے لکھا ہے کہ جاہل لوگ انہی بتوں کو پوجتے تھے۔

بہر حال آپ کی گلو خلاصی نہیں ہوتی۔

مصنوی شیخ الحدیث سیالوی:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت کو مصنوعی شیخ القرآن لکھا ہے الحمد للہ ہم نے تو پوری طرح شیخ علیہ الرحمۃ کا دفاع کیا ہے اور تحقیق و تدقیق کی ترازو میں تو مصنوعی نظر نہیں آتے آپ ضرور نظر آتے ہیں آئیے دیکھئے۔

آپ نے لکھا ہے:

حضرت خالد بن ولید کا واقعہ ہم اس کو صحیح پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کو عزی کی تباہی کے لئے آپ علیہ السلام نے روانہ فرمایا۔

ایک دفعہ ہو کر واپس تشریف لائے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ بھیجا۔ پھر جا کر دیکھا کہ:

ایک عورت برہنہ ہے جو بال کھولے ہوئے اور سر پر خاک ڈال رہی ہے تو آپ یعنی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔

مگر سیالوی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ:

آپ ﷺ نے تلوار اس میں چھو کر اس کو قتل کر ڈالا۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۵۰)

دنیا کی کسی کتاب میں دکھا دیں کہ عزی کو قتل رحمت کائنات ﷺ نے کیا ہو۔

بلکہ قتل تو اسے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کیا۔

تو مصنوعی شیخ القرآن امام اہل سنت ہوئے یا مصنوعی شیخ الحدیث آپ ہوئے؟
سیالوی صاحب بت پرستی سے ایک قدم پیچھے بقول اعلیٰ حضرت بریلوی
سیالوی صاحب کہتے ہیں:

تصاویر کا رکھنا اور ان سے انس اور ذوق و شوق اور سکون و قرار حاصل کرنا کفر
و شرک بلکہ حرام و مکروہ بھی نہیں۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۳۶)
یہ ضمناً ہم عرض کرتے ہیں کہ سیالوی صاحب کفر کے پھندے میں بری طرح
پھنس گئے۔

ملاحظہ فرمائیے:

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا اسے بوسہ دینا سر پر رکھنا
آنکھوں سے لگانا اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا اس کے لائے جانے پر قیام کرنا
اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجا لانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجتماعاً
اشد حرام و سخت کبیرہ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔
(رسائل رضویہ ج ۱، ص ۴۶۶)

سیالوی صاحب جب آپ کی مان کر بریلوی جاہل گھر میں بزرگوں کی تصویر
رکھے گا تا کہ ذوق و شوق اور سکون و قرار حاصل ہو تو پھر سکون و قرار کے لئے یہ سب کچھ
کرے گا اور شرک اور بت پرستی سے، آپ کے فاضل بریلوی ایک قدم اس کو پیچھے کھڑا
کر رہے ہیں۔

سیالوی صاحب آپ تو لوگوں کو تباہ و برباد کر کے شرک اور بت پرستی کا راستہ دکھا
رہے ہیں۔ (العباد باللہ)

آپ کے گھر کے جید عالم مولوی تظہیر احمد رضوی لکھتے ہیں آج کل بزرگان دین

کی جھوٹی اور خیالی تصویریں گھروں، دکانوں میں رکھنے کا رواج بھی ہو گیا ہے یہاں تک کہ بعض لوگ اپنے پیروں یا دوسرے بزرگوں کی تصویریں فریم میں لگا کر گھروں میں ہی رکھتے ہیں اور ان پر مالائیں ڈالتے ہیں اگر بتیاں سلگاتے ہیں بعض جاہل ان کے سامنے مشرکوں بت پرستوں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ امور سخت ترین حرام بلکہ کفر انجام ہیں اور یہ ہاتھ باندھ کر تصویر کے سامنے کھڑا ہونا ان پر پھول اور مالائیں ڈالنا یہ کافروں کا کام ہے۔ (عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص ۲۷)

(۳) مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب لکھتے ہیں: از روئے اسلام کسی غوث و قطب و رسول و نبی کی تصویر بنانا، رکھنا بھی ناجائز و گناہ ہے تصویر کی وجہ سے ایک طرف بت پرستی کو تقویت پہنچتی ہے دوسری طرف بے حیائی و فحاشی پھیلتی ہے اور علاوہ ازیں قدرت خداوندی کے مقابلہ کی صورت پائی جاتی ہے جو سخت عذاب و غضب الہی کا موجب ہوتی ہے۔ (دعوت عمل ص ۱۰۹)

سیالوی صاحب کی کم علمی:

سیالوی صاحب کفار مشرکین کے متعلق یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ خدا کو نہیں مانتے ہے۔

پھر آگے یہ تاثر دیتے ہیں وہ خدا کا شریک بتوں کو مانتے تھے اور اگر خدا کو مانتے ہوتے تو خدا کو گالیاں تو نہ دیتے۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۵۷ تا ۳۶۳)

الجواب:

سیالوی صاحب:

(۱) مشرکین خدا کو مانتے تھے اس کے متعلق قرآن پاک کی کافی ساری آیات شاہد و گواہ ہیں جیسا کہ امام اہل سنتؒ نے گلدستہ توحید کے باب نمبر ۷ میں کافی ساری آیات اکٹھی کر دی ہیں۔

سیالوی صاحب قرآن کو بھی تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ مانتے

تھے اور آپ کہتے ہیں وہ نہیں مانتے۔

(۲) سیالوی صاحب آپ کے بزرگوں کی تائیدات گزر چکی ہیں کہ وہ مشرکین خدا کو مانتے تھے وہ فقط عباد صالحین کے لیے جزوی الوہیت مانتے تھے۔

(۳) کیا آپ رسول پاک ﷺ کو نہیں مانتے اگر نہیں تو پھر بتائیں اور اگر مانتے ہیں تو پھر جو نظریہ آپ نے تحقیقات میں اپنایا ہے اس کو آپ کے مقرر کردہ ثالث نے غیر اسلامی قرار دیا دیکھیے (اہم شرعی فیصلہ از پیر محمد چشتی)

آپ کہتے ہیں ہم مانتے ہیں مگر جو گستاخانہ جملے رحمت کائنات کے متعلق آپ نے لکھے ہیں وہ قابل بیان نہیں۔

(۱) رحمت کائنات ﷺ اور ابو جہل، موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کو بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۷)

(۲) رحمت کائنات ﷺ کی عبدیت سمجھاتے ہوئے کتے کی مثال لانا (تفسیر نور العرفان) کیا یہ آپ علیہ السلام کی شان ہے یا گستاخی؟ اس کے باوجود آپ عشق و محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دل و جان سے سرکار طیبہ ﷺ کی محبت تسلیم کرتے ہیں۔

ایسی ہی اگر مشرکین نے خدا تعالیٰ کے لئے نازیبا الفاظ کہے یا کہتے تھے تو وہ بھی باوجود ماننے کے تھے۔ یعنی مانتے بھی تھے اور گالیاں بھی دیتے تھے۔

(۴) دیکھئے فاضل بریلوی نے وہابیوں کا خدا، دیوبندیوں کا خدا کہہ کر خدا تعالیٰ کو گالیاں دی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۹۱)

تو یہ مشرکین ہی سے طریقہ سیکھا کہ وہ بھی خدا کو گالیاں دیتے ہوئے ہی کہتے تھے کہ مسلمانوں کا خدا ایسا ہے اور تم بھی ایسا ہی کہتے ہو کہ دیوبندیوں کا خدا ایسا ہے ایسا ہے واہ مشرکین کے پیر و کارو۔

اپنی روش بالکل آپ نے نہیں بدلی۔ گالی بھی دی ہے تو مشرکین کے طرز پر۔

تو جس طرح فاضل بریلوی نے خدا کو گالیاں دی اسی طرح مشرکین بھی دیتے تھے۔

باقی رہی شریک ماننے کی بات تو اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں وہ شریک مانتے تھے اس کی صورت یہی تھی جو مذکور ہوئی پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے گزر چکی ہے۔ سیالوی صاحب ہمارے ساتھ آپ کے بزرگوں کی تائید ہے فلہذا آپ اپنے مسلک کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔

سیالوی صاحب نے:

امام اہل سنت رحمہ اللہ کے دلائل پر اعتراضات کیے ہیں امام اہل سنت رحمہ اللہ نے ثابت کیا تھا کہ مشرکین نمازیں پڑھتے تھے اس پر سیالوی صاحب نے اعتراض کرتے ہوئے کفار و مشرکین کے نماز نہ پڑھنے پر کئی دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ کفار و مشرکین کو نمازی کہنا یا ماننا صریح ترین غلطی اور قرآن کا انکار ہے۔ ترتیب وار ان کے جوابات ملاحظہ فرمائیے

وما کان صلا تہم عند البیت الامکاء و تصدیہ۔ الایۃ

مفہوم ہے اس کا یہ کہ کافروں کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجانا اور تالیانہ

بجانا تھا۔

معلوم ہوا کہ ان کی نماز یہی تھی۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۶۷)

الجواب:

آپ کے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے دو احتمال ذکر کیے ہیں کہ وہ سیٹیاں وغیرہ بجاتے تھے دو وجہ سے:

(۱) اس کو عبادت کہنے کی وجہ سے۔

(۲) سید عالم رضی اللہ عنہ کی نماز کو خراب کرنے کے لئے۔

سیالوی صاحب آپ کے مسلم بزرگ آیت کی تفسیر میں دو احتمال لکھے ہیں۔

اور آپ خود ہی اصول لکھ رہے ہو۔ (گلشن ج ۱ ص ۳۷۵) پر کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

جب اور احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

تو پھر یہ آیت آپ کا مستدل نہیں بن سکتی۔

دلیل نمبر (۲) ولم نک من المصلین۔ الخ

یعنی ہم نمازی نہیں تھے۔

معلوم ہوا کہ مشرکین نماز نہ پڑھتے تھے۔

الجواب:

روح المعانی والے نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مسلمان مراد ہوں۔ یا کفار جو اس کی فرضیت کا اعتقاد نہ رکھتے تھے یعنی یہاں پڑھنے کی بات نہیں بلکہ مطلب ہے کہ ہم نماز کی فرضیت کے معتقد نہیں تھے۔ اور آپ تو پڑھنے کی نفی ثابت کر رہے ہیں جبکہ مفسرین کچھ اور بتا رہے ہیں۔

دلیل نمبر (۳) ولا انتم عابدون ما عبد۔

اور تم عبادت نہیں کرنے والے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

..... سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین خدا کی عبادت نہیں کرتے تھے سیالوی صاحب جس طرح حج و زکوٰۃ قربانی اور دیگر باتوں میں وہ عمل تو کرتے تھے مگر وہ اس میں اپنی طرز سے کرتے تھے نہ ہی اسلامی طریقے پر۔

بعینہ اسی طرح عبادت خدا یعنی نماز تو وہ پڑھتے تھے مگر اس ترتیب و طریقہ سے نہیں پڑھتے تھے جو اسلام کی شرط کے ساتھ تھی اور اسی عبادت پر اسلام ان کو لانا چاہتا تھا کہ اسلام لانے کے بعد اس طرح عبادت کرو۔ اگر نہیں تو یہ خدا کی عبادت نہیں تمہاری خواہشات کی عبادت ہے۔

سیالوی صاحب کہتے ہیں اگر وہ کرتے ہوتے تو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ ایک

سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں اور ایک سال ہم کریں گے آپ کے خدا کی۔ الخ
الجواب:

سیالوی صاحب اگر وہ نہ کرتے ہوئے تو اتنی جلدی تیار کیوں ہو جاتے کہ ہم تمہارے خدا کی عبادت کریں گے۔

سیالوی صاحب مقصد یہ تھا کہ جیسے ہم مشرک عبادت کرتے ہیں خدا کی بھی اور ان بتوں کی بھی۔

اسی طرح آپ کرنے لگ جائیں۔

تو پھر ہم بھی ایک سال خالص تمہارے کہنے کے مطابق صرف اللہ جل جلالہ کی عبادت کریں گے۔

جناب آپ خود لکھتے ہیں

لَا تَقْتَدُونَ بِأَوَامِرِ اللَّهِ وَشَرْعِهِ فِي عِبَادَتِهِ بَلْ اخْتَرْتُمْ شَيْئًا مِنْ تَلْقَاءِ أَنْفُسِكُمْ. (گلشن ج ۱ ص ۳۸۸)

تم اللہ کے احکام اور اس کی شریعت اس کی عبادت میں پیروی نہیں کرتے بلکہ تم نے اس میں اپنی طرف سے طریقے جاری کر لئے ہیں یعنی عبادت تو خدا کی ہے مگر طریقہ اس میں اپنی طرف سے۔

آپ کو اگر یقین نہیں آتا تو پھر سنئے:

پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین عرب ملت حنفیہ اور اس کے شعائر (رسومات شرعیہ) کے اتباع کے مدعی تھے یعنی حج بیت اللہ کرنا اور بیت اللہ کو نماز میں قبلہ بنانا۔ الخ (تحقیق الحق ص ۱۴)

شاہ صاحب تو آپ کے بزرگ ہیں اب تو ان کی مان لیجئے، امید ہے سیالوی صاحب آپ تسلیم کرنے میں عار محسوس نہیں کریں گے وگرنہ شاہ صاحب مشرکین کے لئے

نماز ثابت کر کے آپ کے بقول:

مشرکین کا نمازی ہونا ثابت کرنا اس نص قرآنی کی صریح نفی اور کھلا انکار ہے جو عام مسلمان کے لئے بھی زیبا نہیں ہے چہ جائیکہ علماء کے لئے۔ (گلشن ج ۳۶۸۱)

سیالوی صاحب اب آیات کا انکار بھی پیر مہر علی شاہ صاحب کر رہے ہیں لہذا فتویٰ بے شک مزید کس کے لگائیں۔

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت کی دلیلوں کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ ایک دلیل امام سنت کی یہ تھی کہ فویل للمصلین کہ یہ سورت نکی ہے اور مکے میں مشرکین ہی تھے یا خالص پکے مسلمان تو خالص مسلمان تو نماز میں کوتاہی نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ یہ مشرکین کے لئے ہلاکت بیان ہو رہی ہے کہ وہ سستی اور غفلت برتتے ہیں۔

سیالوی صاحب اس پر اعتراض کرتے ہیں۔

ریا کاری کی مشرکین کو کیا ضرورت نہیں کیونکہ آگے آیت کریمہ میں ہے کہ وہ دکھاوا کرتے تھے نمازوں میں اور مشرک تو مکہ میں غالب تھے انہیں دکھاوے کی ضرورت کیا تھی۔

الجواب:

سیالوی صاحب کے لئے عرض ہے کہ مشرکین نماز تو پڑھتے تھے مگر ریا کاری کے لیے اپنی عوام کو بتانے کے لئے ہم بڑے نیک لوگ ہیں تاکہ ہماری وجاہت اور بزرگی مہکتی رہے۔ سیالوی صاحب تمہارے لوگ بھی تو مشرک ہیں مگر نماز بھی پڑھتے ہیں اور دکھاوا بھی۔ آج تم لوگ مشرکین مکہ کی پوری مشابہت پر ہو۔

اور سیالوی صاحب فاضل بریلوی کے نزدیک تو شیطان بھی نماز پڑھتا ہے۔ (ملفوظات) آپ کے اصول کے مطابق آپ کے نزدیک کائنات کا سب سے بڑا کافر نماز پڑھتا ہے تو مشرکین مکہ بھی پڑھتے ہونگے۔ کیونکہ وہ تو شیطان سے کم ہیں۔

(۲) سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد

منافقین ہیں (ص ۳۷۲)

جناب عالی مفسرین و صحابہ کرام وغیرہ جب کسی بات کے متعلق یہ فرمائیں کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے یہ آیت یہاں بھی فٹ ہو رہی ہے، اگر صحابہ کرام و مفسرین اس سے منافقین مدینہ مراد لیں تو کوئی حرج نہیں نہ ہمیں انکار ہے۔ اصل تو مشرکین مراد ہیں اور منافقین بھی چونکہ مشرکین ہی تھے وہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس بات کی تفصیل کے لیے کہ نازل ہوئی وغیرہ الفاظ کا مطلب کیا ہے الفوز الکبیر مطالعہ فرمائیں۔

(۳) سیالوی صاحب لکھتے ہیں بے شک یہ سورت مکی ہے مگر یہ کب لازم آتا ہے

اس کے احکام عملی طور پر مدینہ میں وقوع پذیر نہ ہوئے ہوں۔ یعنی اس سورت پر عمل

مدینہ شریف میں ہوا

الجواب:

جناب یہ آپ کی طفل تسلی ہے ورنہ آپ نے کسی مفسر کا حوالہ دیا ہوتا کہ یہ سورت

اتری تو مکہ میں اور اس پر عمل مدینہ طیبہ میں ہو۔

آئیے آپ کو امام رازی کے دروازے پر لے چلتے ہیں وہ اس سورت کے نزول

کے بارے میں کئی قول لکھتے ہیں:

(۱) مثلاً یہ ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۲) عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوں۔ الخ (تفسیر کبیر ج ۱۱)

آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ نازل تو مکہ میں ہوئی اور عملی وقوع مدینہ میں ہوا۔

جب مفسرین نے صراحتاً اشخاص کے نام لکھ دیے ہیں کہ ان کے بارے میں

نازل ہوئی تو پھر آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ کہیں کہ نازل تو یہاں ہوئی اور عمل ان

پر مدینہ میں ہوا۔

امام اہل سنتؒ نے ایام جاہلیت میں نماز پڑھنے پر دلیل دی کہ سیدنا ابوذرؓ نماز پڑھتے تھے۔

اس پر سیالوی صاحب بگڑ گئے کہ:

آپ ان کو مشرک ثابت کر رہے ہیں اور آپ نے تحریف کی ہے پورا حوالہ نقل نہیں کیا وغیرہ۔

الجواب:

سیالوی صاحب امام اہل سنتؒ نے:

پوری بحث میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ سیدنا ابوذرؓ غفاری مشرک تھے یا شرک کرتے تھے بلکہ انہوں نے تو دور جاہلیت کی بات کی ہے سیالوی صاحب یہی بات شاہ ولی اللہؒ نے لکھی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے حجۃ اللہ البالغہ

آپ کیا شاہ ولی اللہؒ پر یہ فتویٰ لگائیں گے کہ انھوں نے سیدنا ابوذرؓ رضی اللہ عنہ جیسے موحّد کو شرک کرنے والا لکھا کیا ان کو بھی دیانت کا خون کرنے والا کہیں گے؟۔

بڑے افسوس کی بات ہے آپ کی علیت پر، باقی سیالوی صاحب آپ کا یہ کہنا کہ جزوی طور پر لوگ پڑھتے ہوئے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۷۳)

سیالوی صاحب ہم کب کہہ رہے ہیں کہ تمام مشرکین نماز پڑھتے تھے کئی حضرات پڑھتے تھے اور کئی حضرات بالکل نہیں پڑھتے تھے اور ہمارا مقصد یہ بات ثابت کرنا ہے کہ:

باوجود یہ کہ نماز تھے مگر شرک پھر بھی وہ لوگ کرتے تھے۔

سیالوی صاحب شرک تو تب ہی ہوگا کہ وہ خدا کی واحدیت والوہیت میں غیر کو شریک بناتے ہوں اور اگر وہ خدا کی عبادت کرتے ہی نہ تھے تو وہ مشرک تو نہ ہوئے وہ کافر ہی ہوئے۔

باقی آپ کا یہ کہنا کہ ڈنڈی ماری ہے سیدنا ابوذرؓ کو مشرک ثابت کرنے کے لئے۔

جناب ہم نے سیدنا ابو ذر کو مشرک ثابت تو کیا نہیں تھا البتہ آپ کو ضرورت ہوگی صحابہ دشمنی کے لئے جیسے فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی نے صحابہ کے خلاف جو تبرا کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں کافر تک صحابہ کو کہا ہے۔ (ملفوظات)

سیالوی صاحب جس کتاب کی آپ نے تعریف کی ہے اس میں ہے ابو ذر اسلام سے پہلے کافر تھے۔ (تمہید ابو شکور سالی ص ۶۲)

اس کتاب کا ترجمہ کرنے والے ابو البرکات قادری ہیں اور نظر ثانی وغیرہ کرنے والے بریلوی یہ ہیں مولوی مہر العین جماعتی، مولوی علامہ نصیر الدین چشتی، مولوی حمید الدین حمیدی، مولوی شاہد اقبال اور شرف قادری اب ان سب کے متعلق کیا خیال ہے۔ (۳) امام اہل سنت نے:

دلیل دی ہے کہ یہ کافروں کی نماز کا وقت ہے۔

تو اس پر سیالوی صاحب برہم ہوئے کہ نماز نہ تھی۔ الخ (ملخصاً ص ۳۷۵)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ نے تاویلیں کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ رحمت کائنات ﷺ نے خود ہی فرمایا ہے کہ یہ مشرکین کی نماز کا وقت ہے اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے بقول نمازوں میں بیت اللہ کو قبلہ بناتے تھے، اب آپ کی تاویلات نہیں چل سکتیں باقی آپ نے جو یہ کہا ہے کہ اس سے مراد مشرک نہیں بلکہ منافقوں کا طریقہ ہے کہ وہ منافق آخری وقت غروب و طلوع کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۷۵)

سیالوی صاحب منافق تو بہت دفعہ جماعت سے مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے تو کیا آپ جماعت کے وقت نماز بھی نہیں پڑھیں گے اگر علت منافقوں کی نماز کا وقت بنائیں تو پھر تو بالکل اس کو یعنی نماز کو ترک ہی کر دو گے۔ اور یہاں کفار کے ساتھ مشابہت کی بات ہو رہی ہے۔ اور کفار کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اس نماز کو ترک کرنا ہو سکتا ہے نہ کہ منافقوں کی مشابہت کی وجہ سے۔

دلیل چہارم پر اعتراض کا جواب:

شاعر کے قول پر اعتراض یہ کیا ہے کہ دیندار مشرک کیسے ہو سکتا ہے؟ یعنی شاعر جو کہہ رہا ہے کہ سوار یوں نے رات کے آخری حصہ کو پالیا جب کہ عابد دیندار اپنی نماز ادا کر چکا حالانکہ اس وقت تو مشرک تھے دیندار نہ تھے۔
الجواب:

سیالوی صاحب ہم نے زمانہ جاہلیت میں نمازیں وغیرہ پڑھنا ثابت کیا ہے اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو بات کریں۔

سیالوی صاحب آپ کو شرک کی سمجھ ہی نہیں شرک تو بنتا ہی تب ہے جب وہ خدا کی عبادت بھی کریں اور اپنے بتوں کی پرستش بھی کریں۔

ورنہ خدا تعالیٰ کی عبادت بالکل ہی نہ ہو تو مشرک کیسے ہوئے۔ سیالوی صاحب شاعر کے نزدیک دین داری اور عبادت جس کا نام ہے وہ اس وقت کرتے تھے۔ یعنی اس وقت لوگ جاگ کر خدا کو یاد کرتے تھے۔

بہر حال یہ ایک اہل حقیقت ہے کہ لوگ تہجد کے وقت میں خدا تعالیٰ سے اس کی حمد و ثنا کے لئے بیدار ہوتے تھے۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

سیالوی صاحب نے امام اہل سنت پر یہ اعتراض کیا ہے انھوں نے کہ شاہ ولی اللہ کی تحریر کے آخری حصہ کو حذف کر دیا۔

تاکہ اصلیت ظاہر نہ ہو۔ اور آخری حصہ میں ہے کہ انہوں نے نماز ذکر وغیرہ کو

چھوڑ دیا تھا۔

الجواب:

(۱) سیالوی صاحب عبارت کا آخری حصہ حذف نہیں کیا بلکہ پورے باب کا آخری ورق پورا ہی نقل نہیں کیا۔ سیالوی صاحب آپ نے بھی کئی عبارات شروع کی نقل نہیں کیں اور آخر کی نقل کر دی ہیں تو پھر آپ بھی خائن و فریبی سمجھے جائیں گے؟ آپ اپنے اکابر کی تو سنئے:

آپ کے گھر کا رئیس التحریر لقب پانے والا ارشد القادری لکھتا ہے کہ جو لوگ تصنیف و تالیف کا تجربہ رکھتے ہیں وہ مصنفین کے اس دستور سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ کسی دعوے کے ثبوت میں جس کسی کتاب کی عبارت بطور حوالہ نقل کی جاتی ہے تو کتاب کا اتنا ہی حصہ نقل کیا جاتا ہے جتنے کی ضرورت ہوتی ہے پوری کتاب کوئی بھی نقل نہیں کرتا۔ (زیر وزبر ص ۳۰۷)

(۲) سیالوی صاحب یہ شاہ ولی اللہ کی کتاب ہے اور شاہ صاحب کے بارے میں انہی کی سینے جن کو آپ نے کتاب کے شروع میں ہونہار فرزند ان ارجمند سمجھا ہے۔ (ص ۲۱)

انہوں نے شاہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے۔

معتبر شخص نہیں۔ (تنقیدات علی مطبوعات)۔

کہیں لکھتے ہیں کبھی یہ سنیوں کو خوش کرتے ہیں، کہیں وہابیوں کو کہیں شیعوں کو۔ اور آپ کے مسلک کے جنید زمان مولوی عمر اچھروی نے شاہ صاحب کو وہابی، خدا تعالیٰ کی توہین اور گستاخی کرنے والا لکھا ہے، جب ایک شخصیت کو آپ معتبر ہی نہیں سمجھتے تو ان کے حوالے پیش کرتے ہوئے شرم کریں۔

(۳) سیالوی صاحب جس الفوز الکبیر کا آپ نے حوالہ دیا اسی میں اگلے صفحے پر ہی لکھا ہے کہ مشرکین نے مورتیوں کو عباد صالحین کی توجہ کے لئے ذریعہ وسیلہ سمجھا ہوا تھا، تو ایک صفحہ معتبر اور اگلا غیر معتبر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(۴) سیالوی صاحب ہم نے تمام مشرکین کی بات نہیں کی ہم نے تو یہی کہا ہے، مشرکین میں کئی حضرات نمازیں پڑھتے تھے اور کئی حضرات بالکل نہیں پڑھتے تھے تو شاہ صاحب چونکہ ہمارے ہیں اس لئے ہماری بات ان کے خلاف نہیں۔ جب انہوں نے دونوں باتیں لکھیں ہیں تو تاویل کر کے دونوں میں تطبیق دیں گے اور تطبیق کی یہی صورت ہے جو ہم نے عرض کر دی۔

بلکہ امام اہل سنت نے تو گلدستہ توحید کے ص ۷۷ پر لکھا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعی دوسری اقوام کی طرح ان مشرکین عرب کو بھی انسانی کمزوریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن یہ خرابیاں ان کی شرک کا سبب اور علت نہیں ہو سکتی۔

سیالوی صاحب آپ ہمیں بار بار طعنہ دے رہے ہیں۔

دیوبندی بتوں اور مشرکین کے مداح ہیں بحمد اللہ ہم مداح نہیں بلکہ ہم اصل شرک بتانا چاہتے ہیں کہ کس طرح پیدا ہوتا ہے اور آپ شرک کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں آپ کو شرک کی حفاظت اور اس کی مدد سرائی مبارک ہمیں توحید و سنت کی حفاظت مبارک۔

آپ سے بڑا جھوٹا شاید احمد رضا خان بھی نہ ہو گا جو یہ لکھ رہے ہیں کہ علامہ سرفراز نے مشرکین کی خوبیاں گنوائیں اور ان کا قباحت اور برائی سے پاک صاف ہونا ہی بیان کیا۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۸۴)

اور آپ نے خیانت کرنے میں فاضل بریلوی کو بھی مات دیدی، وہ اس طرح کہ گلدستہ توحید کی عبارت نقل کی اور ادھوری نہ کہ پوری دیکھیئے نقل کرتے ہیں۔

بعض لوگ مشرکین عرب کے جزوی نقائص اور عیوب بیان کر کے ان کو شرک کے لئے کافی سمجھتے ہیں لیکن یہ خرابیاں ان کے شرک کا سبب اور علت نہیں ہو سکتیں۔ الخ۔

جبکہ درمیان میں خط سے کشیدہ عبارت سیالوی صاحب لقوے کا علاج سمجھ کر

ہڑپ کر گئے اور وہ یہ تھی کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعی دوسری اقوام کی طرح ان مشرکین عرب کو بھی نقصان کمزوریوں سے دوچار ہونا پڑا۔ الخ (گلدستہ توحید ص ۷۷)

سیالوی صاحب آخر آپ فاضل بریلوی کے پیروکار ہیں آپ نے بھی تو اسی کی طرح خیانت کرنی ہے، ان کو جیسے قطع و برید کا چسکا پڑا ہوا تھا، شاید آج کل ان کی جانشینی کی بدولت آپ کو بھی چسکا ہے۔

میں دوسرا چسکا نہیں کہہ رہا جو آپ کے گھر کے جید عالم انور مدنی ڈاکٹر محمود ساقی، مولوی ذوالفقار نے پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں میں لکھا ہے۔

سیالوی صاحب نے ص ۳۶۲ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ علامہ سرفراز نے نبی کریم ﷺ کو نور ماننے والوں کو مشرکین کی فہرست میں شامل کیا ہے کیونکہ یہ بھی ان کا اعتراض کہ بریلوی آپ علیہ السلام کو ازلی نور سے مانتے ہیں اور بشریت کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم تو آپ علیہ السلام کے نور کو مخلوق مانتے ہیں لہذا یہ امام اہل سنت کا جھوٹ ہے۔ الخ (ملخصاً گلشن ص ۳۶۲)

الجواب:

منافقوں کی طرح آپ کے بھی دو نظریے ہیں اپنے لوگوں میں اور باہر والوں کے لئے اور آپ نور مخلوق نہیں مانتے کیونکہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے کہ:

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی (حدائق بخشش حصہ اول ص ۶۲)۔

کیوں جی سیالوی صاحب آپ کے اعلیٰ حضرت نے نبی پاک علیہ السلام

نور ازلی کا ٹکڑا مانا ہے یا نہ۔

اور بقول کاظمی کہ خدا کے نور کا ٹکڑا یا حصہ کہنا خالص کفر و شرک ہے۔ (مقالات

کاظمی ج ۱ ص ۵۵، ۵۶)

اور مفتی احمد یار صاحب نعیمی صاحب نے بھی تقریباً اسی کے قریب قریب لکھا ہے

(رسالہ نور)

اور اس کو شرک قرار دیا ہے ہو سکتا ہے آپ نور ازیلی کا انکار کریں مگر فاضل بریلوی پر فتویٰ کفر و شرک ضرور لگائیں۔

باقی آپ بشریت کے بھی منکر ہے ہیں۔

(۱) مراد آبادی خزائن العرفان ص ۵

پر لکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کے بشر لکھنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

(۲) نعیمی صاحب لکھتے ان کو بشر ماننا ایمان نہیں (تفسیر نعیمی ج ۱، ص ۱۰۰)

(۳) خواجہ قمر الدین نے بھی لکھا ہے بشریت کی ابتدا آدم سے ہوتی ہے جو آدم

سے پہلے ہو اس کو بشر ماننا یا کہنا کیسے درست ہوگا۔ (انوار قمریہ ص ۹۴)

(۴) یہی بات تحفظ عقائد اہل سنت ص ۶۷۵ پر موجود ہے۔

(۵) مقیاس نور میں بھی صاف حضور ﷺ کی بشریت کا انکار ہے اور یہاں تک لکھ

دیا گیا کہ حضرت آمنہ نور اللہ کی حاملہ تھی۔

تو سیالوی صاحب:

امام اہل سنت کی بات درست ہے آپ نور کو بھی ازلی و ذاتی مانتے ہو اور بشریت

کے بھی منکر ہو۔

سیالوی صاحب:

آپ کو ایک غصہ بار بار آرہا ہے کہ یہ رسالت کی بات نہیں کر رہے۔

جناب من!

امام اہل سنت کے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ اس قوم میں اصل خرابی اور مین جرم

شرک کا تھا آپ شرک کو بچا کر بات رسالت پر لا رہے ہیں کہ وہ رسالت کے منکر تھے

ہمیں سیالوی صاحب اس سے انکار نہیں۔

رسالت کے انکار کی وجہ توحید سے انکار ہی ہے اگر توحید کو ماننا ہوتا تو وہ رسالت

کو بھی قبول کر لیتے۔

کیونکہ انبیاء کو بھیجا ہی شرک کی تردید کے لئے گیا ہے۔

ہم بالکل رسالت کے منکر نہیں اور نہ ہی سرکار طیبہ ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو مسلمان نہیں سمجھتے ہیں ہمارے نزدیک آپ ﷺ کی سواریوں میں ایک سواری دراز گوش کے پیشاب کی توہین بھی قبیح ہے۔

اگر آپ کو ہماری چند عبارتوں پر اشکال ہے تو ہمیں آپ کی سینکڑوں پر اشکال

ہے۔

اگر ہم پر یہ اعتراض کہ تم نے نبی کو اپنا بھائی کہا ہے۔

ہم کہتے ہیں تم نے نبی پاک ﷺ کو ابو جہل کا بھائی کہا ہے۔ (تفسیر نعیمی ۷۰۰)

اگر ہم پر یہ اشکال کہ تم نے نبی پاک ﷺ کے خیال اور گدھے بیل کے خیال کا

موازنہ کیا ہے تو تم نے اصحاب کہف کے کتے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ (نور العرفان)

سیالوی صاحب اگر ایک انگلی کسی کی طرف اٹھائیں تین اپنی طرف اٹھتی ہیں۔

آپ نے شیخ سعدی کا شعر (گلشن ج ۱ ص ۳۹۰) پر نقل کیا ہے کہ

خلاف پیغمبر کے راہ گزیدار لے۔

جو بھی پیغمبر دو عالم ﷺ کے مخالف چلے گا وہ منزل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ لکھا ہے۔

جبکہ آپ کی تمام بدعات و رسومات اور شرکیہ افعال کیا پیغمبر ﷺ سے ثابت ہیں۔

اگر نہیں اور ہر گز نہیں تو پھر آپ یقیناً اس شعر کی زد میں ہیں اور اپنی آخرت کی فکر کیجئے۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت کی بات پر غصہ ہو کر لکھتے ہیں کہ شرک صرف بتوں

کی عبادت کا نام ہے اور آگے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے لکھا ہے انہوں نے بتوں

کو توڑا اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ تو محض قبلہ ہیں تو پھر کچھ اور کرتے۔ (ملخصاً ص ۳۹۱ تا ۳۹۶)

الجواب:

سیالوی صاحب پیچھے باحوالہ بحث ہو چکی ہے کہ پہلے کی بت پرستی کی نوعیت اور

تھی اور مشرکین مکہ کی بت پرستی کی نوعیت اور تھی یہ تو شاہ ولی اللہ کی کتب اور آپ کے

اکابر پیر مہر علی شاہ اور کاظمی صاحب وغیرہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ مشرکین عباد صالحین کی پرستش کے لئے مورتیاں بناتے اور ان کو محض توجہ کا ذریعہ اور قبلہ قرار دیتے تھے اور جاہلین صرف انہی بتوں کو معبود سمجھتے تھے۔ بار بار اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔

سیالوی صاحب:

اس پر نالاں ہیں کہ امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ مشرکین ذاتی اختیارات اپنے معبودان باطلہ میں تسلیم نہیں کرتے تھے۔

اور اس کا جواب یہ دیتے ہوئے سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مشرکین بت پرست اپنے بتوں کو واجب الوجود سمجھتے تھے اور بت پرست دو مستقل خدا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۳۹۶ سے ۴۰۰ تک)

الجواب:

سیالوی صاحب بات مشرکین مکہ کے معبودوں کی ہو رہی ہے جو عطائی طور پر الوہیت تسلیم کرتے تھے۔

اور اگر کوئی اس کو مستقل یا ذاتی بھی کہے تو اس کا مطلب پوجنے والوں کے نزدیک یہی ہے خدا نے ان بتوں یعنی عباد صالحین کو کچھ الوہیت عطا فرما کر مستقل ان کو بنا دیا ہے۔

جیسے کوئی سیالوی صاحب آپ کو شرک کی خدمت کرنے کی بنا پر ایک لاکھ روپے دے تو سیالوی صاحب اس ایک لاکھ روپے میں ذاتی طور سے مختار ہیں جو چاہیں جدھر چاہیں استعمال کریں ایسے ہی بت پرست مشرکین مکہ خدا تعالیٰ سے الوہیت کا کچھ حصہ اپنے عباد صالحین کو ملنا مانتے تھے یعنی دے کر ان کو ہمارا معبود بنا دیا ہے۔

ان بزرگوں اور فقہاء و مجتہدین نے صحیح لکھا ہے کہ مشرکین عطائی مان کر اس کو خدا کی طرح مستقل بھی مان لیتے تھے اور یہ لوگ بعض تھے اور امام اہل سنت کی بات بھی صحیح

ہے کیونکہ ہماری نظر سے دیکھا جائے تو ذاتی نہ ہوئے اختیارات بلکہ عطائی ہوئے۔

سیالوی صاحب آپ بات کو ہندوؤں وغیرہ کی طرف لے جا رہے ہیں یہ دو مستقل خدا مانتے ہیں۔

سیالوی صاحب اگر کہیں ایسا بھی ہے تو ہماری بات بھی غلط نہیں کیونکہ مشرکین کی کئی قسمیں ہیں۔

آپ ایک قسم کو لے کر سب قسم پر قیاس کر رہے ہیں جب کہ ہر جگہ بات جدا ہے۔ دیکھئے کہ سید جرجانی کی بات کہ بت پرست دو واجب الوجود الہوں کے قائل نہیں اور نہ وہ اوٹان کو صفات الوہیت سے متصف مانتے ہیں، اگرچہ وہ ان پر الہیہ کا اطلاق کرتے ہیں بلکہ انھوں نے تو حضرات انبیاء کرام یا نیک بندوں یا فرشتوں یا ستاروں کی تصویریں اور فوٹو بنا کر عبادت کے طور پر ان کی تعظیم کرنا شروع کر دی تاکہ وہ اس طریقہ سے الہ حقیقی تک رسائی حاصل کر سکیں۔ (شرح مواقف ص ۵۸۰)

سیالوی بمقابلہ کاظمی

سیالوی صاحب لکھتے ہیں مشرکین قیامت کے دن اپنے معبودوں کو خدا کے برابر مان لیں گے۔ (ملخصاً ص ۴۰۰)

الجواب:

سیالوی صاحب ہم اپنی طرف سے آپ کی جہالت واضح نہیں کرتے بلکہ آپ بڑی شخصیت ہیں تو آپ کی طبیعت آپ کے گھر سے ہی صاف کرنی چاہیے، آئندہ آپ سوچ سمجھ کر لکھیے گا ہم نے بریلوی کتب کا مطالعہ خوب کر رکھا ہے۔

شاید اتنا آپ نے بھی نہ کیا ہوگا۔

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

امام رازی اور دیگر علماء نے فرمایا کہ آج تک ایسا کوئی مشرک نہیں پایا گیا جو اللہ

کی ذات و صفات میں کسی کو اس کے برابر سمجھتا ہو۔ (التیان ص ۷۹)

بلکہ کاظمی صاحب نے لکھا ہے کہ مملوک و مخلوق خدا سمجھنے کے باوجود انہیں مستقل بالذات سمجھتے تھے۔ (ملخصاً ص ۷۵) وہی ہمارے والی بات ہوئی کہ وہ ان کو ذاتی اختیارات کے حامل مانتے تھے حالانکہ حقیقت میں اختیارات خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہی ہوئے کیونکہ اسی کی طرف سے ہی تو ملنا مانتے تھے۔ جب ان عباد صالحین کو مخلوق سمجھتے تھے تو اختیارات بھی تو خدا ہی کی طرف سے ان کو ملنا مانتے تھے اور جب اختیارات بقول مشرکین ان کو مل گئے پھر وہ مستقل بالذات ہو گئے۔

سیالوی صاحب نے پھر وہی بحث چھیڑ دی ہے:

کہ امام اہل سنت کفار کی آپ ﷺ سے دشمنی نہیں مانتے قرآن سے بھی نہیں مانتے باقی خصائل سے بھی نہیں مانتے وغیرہ (ملخصاً ص ۳۰۱ تا ۳۱۲)

سیالوی صاحب آپ تو مانتے ہیں تو پھر یہ کیوں لکھ دیا مشرکین کے متعلق کہ جو نبی نبی مکرم ﷺ کی زبان حقیقت ترجمانی سے لا الہ الا اللہ کا اعلان سنا تو انکار کرتے ہوئے کہا:

اجعل الالهة الها واحد ان هذا الاشی عجاب

کیا انہوں نے سب مدبرین و منتظمین کی نفی کر کے صرف ایک مدبر اور متصرف بنا لیا تو یہ بہت ہی تعجب انگیز اور حیرت خیز امر ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

انہیں تعجب لاحق ہوا اور حیرت دامن گیر ہوئی تو صرف اس لئے کہ اتنی بڑی کائنات میں صرف ایک ذات مدبر و تصرف کیسے کر سکتی ہے اس لئے الوہیت کا صرف ایک ذات میں انحصار کا انکار کر دیا۔ (گلشن ج ۱، ص ۳۱۸-۳۱۹)

کیا ہم بھی یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مشرکین کو آپ ﷺ سے صرف یہی مخالف تھی باقی آپ ﷺ سے آخرت سے قبر و حشر سے جنت و دوزخ وحی و قرآن سے دشمنی نہ

تھی۔

جو جواب آپ کا وہی ہمارا تصور فرمائیں اور اگر آپ یہی کہیں کہ یہ تو میں ان کا بنیادی اختلاف بتا رہا تھا تو ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں اس کی وجہ سے باقی ساری باتوں میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اصل اختلاف مسئلہ توحید کی وجہ سے تھا۔

سیالوی صاحب کی شکست فاش:

سیالوی صاحب اب تک یہی نظریہ دیتے آئے کہ مشرکین خدا کی عبادت نہیں کرتے تھے مگر اب آکر اپنے اس نظریہ کو خود ہی توڑ دیا اور اپنی ہار مان چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کی دیدہ دلیری دیکھیے کہ وہ اپنی زبانی خدا سے عذاب مانگ رہے ہیں۔

اے اللہ اگر یہ برحق رسول ہیں تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسایا درد ناک عذاب ہم پر لا۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۱۲)

سیالوی صاحب اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) کفار و مشرکین خدا تعالیٰ کو مانتے تھے۔

(۲) وہ خدا تعالیٰ سے مانگتے بھی تھے دعا وغیرہ۔

(۳) چونکہ خدا سے مانگنا بھی عبادت ہے جیسا کہ آگے آئیگا تو وہ خدا کی عبادت بھی کرتے تھے۔

تو سیالوی صاحب جو آپ نے ساری کتاب میں دلائل دیے کہ مشرکین نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ ہی خدا کی عبادت کرتے تھے وہ سب آپ کی اس بات سے ختم ہو گئے اور آپ کو بد فہمی یا جہالت ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ معلوم نہ ہوا کہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا ہوں۔

سیالوی صاحب کا بہتان:

سیالوی صاحب بہتان لگاتے ہیں کہ چونکہ تم خود گستاخ رسول ہو اس لئے ان کو

گستاخ رسول نہیں مانتے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۴)

سیالوی صاحب نہ ہم نے ان کو گستاخ رسول ماننے سے انکار کیا ہے اور نہ ہم معاذ اللہ گستاخ ہیں۔

ہم نے تو صرف اتنی بات کی ہے کہ اصل مسئلہ توحید کا ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ باوجود صادق و امین ہونے کے وہ مشرکین آپ ﷺ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ ﷺ کو مکہ سے نکالنے لگے۔

باقی ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ گستاخ کون ہے۔

سیالوی صاحب آپ کو گستاخ رسول آپ کے گھر کے لوگوں نے بھی بنا ڈالا ہے، آپ کتابیں دیکھیں، تجلیات علمی، مصطفیٰ ﷺ کی نبوت ہر آن ہر لحظہ، اہم شرعی فیصلہ، پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، تحقیقات کا ابتدائیہ، وغیرہ بہت سی کتب میں آپ کو گستاخ رسول کہا گیا ہے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

جو گھر کے آدمیوں کی گواہی ہوتی ہے وہ جھٹلائی نہیں جاسکتی، جب گھر والے ہی آپ کو گستاخ رسول، بے ایمان، سمجھتے ہیں تو آپ مسلمان عاشق رسول کیسے۔ اب آپ کے چند نمونے آپ کو دکھلا دوں۔

شیعہ نے انبیاء علیہم السلام کو ناکام لکھا ہے اور آپ نے بھی وہی ناکام کے الفاظ انبیاء کے لئے استعمال کیے ہیں۔ (۱) مفتی اقتدار نعیمی نے سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے۔

صرف ایک دفعہ لغزش کھائی اور ایک ہی دفعہ ناکام ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۶، ص ۹۲۵)

(۲) مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں چونکہ فرق آگیا تھا کلام رب کی رویت کی اور عمل یعنی نظر پہاڑ کی طرف تو اس بنا پر اپنے مقصد سے ناکام رہ گئے۔ (مقیاس حقیقت ص ۲۷۴)

(۳) مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔ (انوار شریعت ج ۲، ص ۵۵)

(۴) مفتی احمد یار نعیمی اس بات پر کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے کتنی تکلیف دی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی دانست میں ذلیل کر کے سولی بھی دے دی۔ (تفسیر نعیمی ج ۳، ص ۲۵۲)

(۵) آپ بریلویوں نے لکھا ہے:

ذات حضور ﷺ میں انہیں یکجا کیا گیا۔

حق نے کل انبیاء کو جو بخشیش برائیاں

(انوار رضا کا اشاعت خاص بیان رفتگان ۲۰۰۴ ص ۴۰)

(۶) الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں:

جب سگان مدینہ کو دیکھے جوز کر ہاتھ تو ان کے آگے اشک بار آنکھ ان پر جما کر تو

سلام کہنا۔ (مغیلان مدینہ ص ۱۹۴)

سیالوی صاحب سلام خدا کا نام نہیں یہ اس کی توہین نہیں؟

(۷) آپ کے ابوالحسنات قادری صاحب، رسول پاک ﷺ کے لئے لکھتے ہیں:

تیرمات نے اسے فنا کیا۔ (اوراق غم ص ۱۲۸-۱۲۹)

(۸) فاضل بریلوی نے نبی پاک ﷺ کا نام مبارک ایسے لکھا ہے..... سچے راہی

محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص ۱۱۱)

(۹) آپ کے مسلک کی معتبر کتاب میں آپ ﷺ کو بہروپیا لکھا گیا ہے۔

زمانے میں بہروپیا بن کے آیا (اسرار المشاق ص ۲۷)

(۱۰) فاضل بریلوی رحمت کائنات کے لئے ذلت کا لفظ استعمال کیا ہے۔

عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام۔ (حدائق بخشش ص ۱۴۰)

(۱۱) حضور پر نور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال افضال کے ان

(غوث پاک) میں متجلی ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۱۰۶)

ختم نبوت والی صفت اور دیگر آپ کے صفات لاثانیہ کا کیا بنے گا؟

اب آپ بتائے گستاخ کون؟

سیالوی صاحب کی غلط بحثیں:

سیالوی صاحب مشرکین کو تحفظ دینے کے لئے:

کبھی شام کے مشرکوں کی بات کرتے ہیں کبھی قوم نوح کے مشرکین کی بات

کرتے ہیں۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۱۹)

سیالوی صاحب:

عرض خدمت ہے کہ بے شک یہ سب قسمیں شرک کی مختلف جگہ ہونگی مگر ہمارا

استدلال مشرکین مکہ سے ہے کہ ان کا شرک وہ آپ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

لہذا آپ اسی وجہ سے ان کی طرف بات کو آنے ہی نہیں دیتے تاکہ چوری پکڑی

نہ جائے، سیالوی صاحب ہم بفضل خدا و بمنہ ایسی تاک کی نگاہ رکھتے ہیں کہ ہم آپ کو

شرک کے دبیز پردوں میں چھپنے نہیں دینگے اور وہاں بھی آپ کا سراغ ضرور لگائیں گے۔

سیالوی صاحب کی جہالت یا دجل و فریب

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

الہہ کا وہ معنی جس میں مشرکین کو بڑا اختلاف تھا، قرآن کریم اور حدیث شریف

کی رو سے بیان کیا جاتا ہے۔ (مگلدستہ ص ۱۰۲)

اور آگے اس کو بیان کیا ہے:

وہ معنی یہ ہے!

مجبور اور بے کس کی پکار سننا اور اس کی مدد کرتا اور اس کی تکلیف دور کرنا الہہ کا کام ہے گویا فریاد رس اور تکلیف دور کرنے والا الہہ ہوتا ہے۔ (ص ۱۰۳)

سیالوی صاحب جہالت یا دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ امام اہل سنت اور کوئی معنی تسلیم نہیں کرتے، حالانکہ امام اہل سنت نے تو یہ لکھا ہے کہ وہ معنی بتاتا ہوں جس سے مشرکین کو بڑا اختلاف ہے کیا اس کا یہ معنی ہے کہ الہہ کا اور معنی ہی کوئی نہیں یا معنی تو ہے مگر مشرکین کو اختلاف نہیں۔ یہ سمجھ آپ کی ہو سکتی ہے ورنہ کوئی تنبیہ اور فہم سلیم رکھنے والا ہی نہیں سمجھتا۔

سیالوی صاحب نے کئی معنی بتا کر آگے کئی صفحات اسی بات پر لگا دیئے۔

سیالوی صاحب آخر میں لکھتے ہیں:

لا الہ الا اللہ کے معانی موثر، متصرف، خالق، موجد، صفات کمال اوصاف جمال کا متصف حقیقی مخلوق کی جہیں نیاز کا حقدار اور سجود تذل و انکسار کا مستحق موجود حقیقی۔ آگے لکھتے ہیں ان تمام معانی میں عطائی کمالات کی ہر گز نفی نہیں ہوئی۔ جیسے کہ عطائی وجود کی نفی نہیں بلکہ الہہ حقیقی میں ان کمالات کا تحقق بتقاضائے ذات ہوگا اور دوسروں میں اہل کی عطا اور وجود و نوال سے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۳۶)

سیالوی صاحب کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:-

(۱) سجدے کا مستحق ذاتی طور پر تو خدا ہے اور عطائی طور پر مخلوقات بھی ہو سکتی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے درباروں پر سجدے و طواف کی آپ نے اجازت دے رکھی ہے۔ مشرکین خالق و مدبر تو صرف اللہ کو سمجھتے تھے آپ تو ان سے بھی آگے گزر گئے مخلوق کو بھی مدبر و خالق مانتے ہیں۔

(۲) سیالوی صاحب جیسے آپ عطائی طور پر اختیارات اولیاء کرام کے تسلیم کرتے ہیں ویسے ہی مشرکین اپنے معبود جو عباد صالحین تھے ان کے لئے اختیارات عطائی تسلیم کرتے تھے۔

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

(۳) سیالوی صاحب اس صورت سے آپ کہیں ان کی طرف میں نہ جاگریں..... خیال کیجئے گا لگتا ہے کہ گرے ہوئے تو ہیں اب باہر نکلنے کی کوشش فرمائیں۔

سیالوی صاحب سنجے:

پیر مہر علی شاہ صاحب کہتے ہیں:

مشرکین کہتے تھے کہ جس طرح بادشاہ اپنے خادموں کو کسی خدمت کے بدلے میں کوئی ملک یا شہر دے دیتے ہیں اور اس ملک یا شہر کی تدبیر اسی کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ خادم اس ملک اور شہر کا مستقل بادشاہ اور متصرف ہوتا ہے۔ الخ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۳)

تو عطائی کمالات وہ بھی عباد صالحین کو مانتے تھے بقول پیر مہر علی شاہ اور آپ بھی مانتے ہیں اس بات میں آپ کا اشتراک ہے۔ وہ بھی کہتے تھے کہ نبی و رسول انسان نہیں ہو سکتا آپ بھی یہی کہتے ہیں۔

وہ بھی عباد صالحین کو حاضر و ناظر سمجھتے تھے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اور آپ بھی سمجھتے ہیں۔

سیالوی صاحب کی بدحواسی:

امام اہل سنت کے دلائل سے بریلوی صاحب کو جان چھڑانی مشکل ہو رہی ہے اور وہ مجبور و لاچار ہو کر ادھر ادھر کی مارنے لگ جاتے ہیں۔

پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ تم نے پکارنے میں تخصیص کی ہے کہ دور سے مافوق الاسباب پکار منع ہے جبکہ آیات میں مطلق ہے اور مطلق کو مقید کرنا درست نہیں ہے اور تم نے مطلق کو مقید کر دیا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۴۵)

الجواب:

سیالوی صاحب فیصلہ آپ پر ہی رہا کہ آپ دور و نزدیک سے اولیاء انبیاء کو

پکارتے ہیں اور اگر کوئی ان کو مستقل اختیارات کا مالک جانے تو آپ بھی اس کو شرک کہتے ہیں، جیسے کہ آپ کی جاہل عوام کا خیال ہے اور آپ بھی ان کو شرک سمجھتے ہو۔ سوال یہ ہے کہ اس شرک پر آپ بھی یہی آیات پڑھیں گے اس کے علاوہ اس شرک پر کون سی آیت پڑھیں گے؟ اور پھر اس میں آپ جو جائز صورت نکال رہے ہیں، ان کو نکال کے بھی دکھائیں مگر شرط یہ ہے کہ مطلق کو مطلق رہنا چاہیے مقید نہیں ہونا چاہیے۔

فما ہو جوابکم فہو جوابنا۔

(۲) سیالوی صاحب تفسیر قرآن، قرآن سے کرنا ہی بہتر ہے۔

قرآن پاک میں کئی جگہ ماتحت الاسباب اشیاء کی استعانت کا ذکر ہے:

اعینونی بقوة اور تعاونوا علی البر والتقویٰ، وغیرہا۔

اور تحت الاسباب وہ کام ہوتے ہیں جو انسانوں کی طاقت اور قدرت میں ہوتے ہیں، مثلاً، دعا کرنا، دوا دینا، کپڑے دینا، روٹی دینا، پیسے دینا وغیرہ ان چیزوں کو مانگنا کسی سے یہ استعانت تحت الاسباب ہے اور قرآن پاک سے آپ جتنے دلائل بھی دیتے ہو وہ سب تحت الاسباب استعانت کے متعلق ہوتے ہیں۔ (تفصیل آگے آئیگی)

تو یہ مطلق کو مقید ہم نے نہیں کیا بلکہ قرآن مقدس نے ہی کیا ہے اب ہمارے ساتھ جھگڑنے کی ضرورت نہیں قرآن سے پوچھیے۔

(۲) سیالوی صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ امام اہل سنت کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے اگر کسی زندہ کو پکاریں تو جائز ہے چاہے دور سے ہو، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر نزدیک سے کسی کو پکارا جائے اور مافوق الاسباب کاموں پر مدد مانگی جائے تو جائز ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۴۶)

سیالوی صاحب شاید لقوہ کی وجہ سے عقل پر بھی کچھ اثر پڑ گیا وہ اس طرح کہ:

امام اہل سنت کی تحریر میں دو قیدیں ہیں:

(۱) سلسلہ اسباب سے مافوق استعانت نہ ہو۔

(۲) حاضر و ناظر جان کر نہ ہو، (گلدستہ ملخصاً ص ۱۱۱)

سیالوی صاحب پہلی بات کا جواب دوسری قید سے آگیا کہ کسی زندہ کو چاہے وہ دور ہی کیوں نہ ہو پکارنا بھی جائز نہیں اس لئے یہ پکارنا کہ حاضر و ناظر جان کر ہوگا۔ اور دوسرے اعتراض کا جواب پہلی قید سے آگیا کہ نزدیک والے کسی کو پکارنا جو مافوق الاسباب ہو وہ بھی درست نہیں اس لئے کہ امام اہل سنت کی تحریر میں مافوق الاسباب استعانت نہ ہو کی قید موجود ہے۔

سیالوی اشکال نمبر ۳:

کوئی اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم کو شافی سمجھ لے اور اللہ تعالیٰ کے شافی ہونے سے صرف نظر کرے یا دوائی اور سبب ہی کو مستقل موثر سمجھ لے تو اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے اگر فتویٰ شرک ہے تو تحت الاسباب، فوق الاسباب کا اختلاف لغو ہوا۔ وگرنہ خدائی اختیارات میں تخصیص و تحدید لازم آئی۔ (ملخصاً ص ۴۴۶-۴۴۷)

سیالوی صاحب:

جب اس نے سبب کو ہی سب کچھ سمجھ لیا تو پھر تحت الاسباب تو رہا ہی نہیں یہ فوق الاسباب ہو گیا، کیونکہ دوا یا حکیم کو موثر بالذات سمجھ لینا تحت الاسباب نہیں اس لیے کہ یہ دوائی اور ڈاکٹر کے اختیار میں نہیں ہے اس لیے فوق الاسباب ہو گا لغو نہیں ہوا بلکہ آپ کی سمجھ کا فتور ہے یہ فوق الاسباب استعانت ہوئی عندنا شرک ہے۔

سیالوی صاحب قلت فہم کا شکار:

سیالوی صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ:

امام اہل سنت نے شرک کا انحصار غیر اللہ کی پکار کو سمجھ لیا ہے حالانکہ کوئی آدمی پکارے نہیں بلکہ جو غیر اللہ کو مستحق عبادت، یا واجب الوجود، وغیرہا مانے وہ بھی مشرک ہے تو امام اہل سنت ان کو مشرک نہیں سمجھتے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۳۹)

الجواب:

امام اہل سنت لکھتے ہیں

ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا شرک یہ بتلایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے

نیچے مخلوق کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ (گلدستہ ص ۱۰۵)

اس عبارت کی آخری سطر یہ ہے کہ یہی انکا شرک تھا۔ (گلدستہ ص ۱۰۶)

مگر سیالوی صاحب آپ ص ۱۰۵ والی عبارت نقل کر دیتے جو ہم نے نقل کی تو

بات آپ کو سمجھ آ جاتی کہ یہی بات جو ان کے اندر پائی جاتی ہے سلسلہ اسباب و مسببات

سے بالاتر ہو کہ غیر اللہ کو مصیبت میں پکارنا اسی کو قرآن پاک کی ان آیات مندرجہ ذیل

میں شرک کہا گیا ہے۔

سیالوی صاحب امام اہل سنت نے تو ان آیات میں جو شرک بتایا گیا ہے اسی

طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس سے ان کے اور شرکیہ عقائد و نظریات کا انکار نہیں ہوتا۔

(۲) سیالوی صاحب آپ کو مفہوم مخالف مراد لینے کی بڑی خواہش ہے اگر آپ

یہاں مراد لینا چاہتے ہیں تو پیچھے ہم نے دو عبارات آپ کی ذکر کی ہیں ان میں بھی مفہوم

مخالف مراد لے کر اپنے اوپر فتویٰ لگائیں۔

(۳) بات اختلافی شرک کی ہو رہی ہے متفق علیہ شرک کی بات نہیں ہو رہی، کسی

کو واجب الوجود خدا کے ساتھ ماننا یا مستحق عبادت سمجھنا بھی شرک ہے مگر اتفاقی اور

یہاں اختلافی شرک کو امام اہل سنت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو آپ مانتے ہیں اس

پر زور لگانے کی کیا ضرورت۔

(۴) حضرت شیخ کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے، مشرکین سلسلہ اسباب

و مسببات سے بالاتر ہو کر غیر اللہ کو مصیبت میں پکارتے تھے اور یہی ان کا شرک تھا۔

(ص ۱۰۶ گلدستہ)

اس میں غیر خدا کو واجب الوجود اور مستحق عبادت وغیرہ سمجھنا بھی سمجھ آ رہا ہے وہ

اس طرح

(۱) پکارنا عبادت ہے جیسا کہ احادیث میں اور وہ غیر اللہ کو پکارتے تھے، تو معلوم ہو گیا کہ وہ غیر اللہ کو مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔

(۲) واجب الوجود سمجھنا بھی اسی سے نکل رہا ہے کہ بت پرست ان شخصیات عباد صالحین کو الوہیت ملنا خدا سے مانتے تھے، اور پھر ملنے کے بعد ان کو خدا کا شریک مانتے تھے اور آپ کے بقول تو عملی طور پر خدا سے بڑھ کر سمجھتے تھے کما مر تو اسی عبادت سے واجب الوجود سمجھنا، اور مستحق عبادت سمجھنا بھی آ رہا ہے تو حضرت شیخ کیسے اس بات کے منکر ٹھہرے سیالوی صاحب بات سمجھنے کی ہے اور سمجھ اور بریلویت دو الگ چیزیں ہیں۔

سیالوی صاحب کا جھوٹ:

سیالوی صاحب کہتے ہیں امام اہل سنت آیات کا ترجمہ شیخ الہند سے نقل کرتے ہیں حالانکہ ان آیات کا ترجمہ شیخ الہند کا نہیں ہے حالانکہ ظاہر شیخ الہند کا کیا ہے اپنے مقصد کے لئے عبارت اکابر کی بدل دی جاتی ہے یہ عجیب سینہ زوری اور تحکم ہے۔

(ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۴۱)

الجواب:

سیالوی صاحب:

آپ جھوٹ بولنے میں اپنی مثال نہیں رکھتے حضرت شیخ امام اہل سنت نے کہاں لکھا ہے کہ وہ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ان آیات کے تحت نقل کر رہے ہیں یہ سیالوی کا جھوٹ اور فریب ہے۔

یہ دھاندلی اور سینہ زوری آپ کی ہے، پر سے پرندہ بتا دیتے ہیں، غالباً فاضل بریلوی کو جو چسکا تھا وہ آپ میں منتقل ہو گیا ہے، ورنہ آپ ثابت کریں کہ ان آیات کے ترجمہ کو نقل کرتے ہوئے شیخ امام اہل سنت نے فرمایا ہے کہ یہ ترجمہ شیخ الہند کا ہے۔

سیالوی صاحب آپ کا اعتراض دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ نام تو امام المناظرین

اشرف العلماء علامہ وغیرہا مگر حالت افسوس ناک ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ما تحت الاسباب اور فوق الاسباب کی بحث:

سیالوی صاحب آپ جیسے آدمی سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ حضرت شیخ امام اہل سنت و جماعت کی اس تحقیق کو خلط کا مبحث نام دیں گے، سیالوی صاحب نے اسباب کی بحث اس طرح کی ہے۔

عادات میں ہوگی یا نہ اگر عادت میں ہوں تو تحت الاسباب نہ ہوں تو فوق

الاسباب۔

سیالوی صاحب ہم سے سنجے:

ما تحت الاسباب وہ کام ہیں جو عام طور پر آدمی کی طاقت اور قدرت میں ہوتے

ہیں جیسے دعا کرنا، دوا دینا، کپڑے روٹی، پیسے دینا وغیرہ اور ما فوق الاسباب:

وہ کام جو آدمی کی طاقت و قدرت میں نہیں ہوتے، مثلاً بیٹا دینا، بارش دینا،

مصیبت و تنگی وغیرہ کو ٹالنا، شفا دینا، وغیرہ امور تو پہلی قسم کے کام مخلوق سے چاہے جاسکتے

ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ان کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجھ کہ نہ چاہے۔

اور دوسرے قسم کے کام مخلوق سے طلب نہیں کیے جاسکتے۔

سیالوی صاحب نے معجزات کو بھی فوق الاسباب میں داخل کیا ہے دیکھئے۔

(گلشن ج ۱ ص ۴۴۷-۴۴۸) سیالوی صاحب معجزات میں ہمارا نظریہ یہی ہے کہ اس

میں طاقت و قدرت اور فعل خداوند تعالیٰ کا ہوتا ہے اور وجود استعمال نبی کا ہوتا ہے۔

نبی پاک ﷺ کا ہاتھ مبارک پانی میں رکھنا تحت الاسباب میں سے ہے اور اس

سے پانی کے چشمے جاری کر دینا فوق الاسباب میں سے ہے ہیں جو خداوند تعالیٰ کا کام

و فعل ہے۔

اسی طرح دیگر معجزات میں انبیاء علیہم السلام کے وجود مبارک کا استعمال ہونا تو

تحت الاسباب میں سے ہے اور ان سے معجزات کا ظہور ہونا فوق الاسباب سے ہے جو یقیناً خداوند قدوس کا فعل ہے۔

سیالوی صاحب کا کھوکھلا اعتراض:

اگر مشرکین صرف بتوں کو قبلہ اور توجہ سمجھتے تھے تو ان بتوں کو آگ میں ڈالنے کا فائدہ کیا ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۵۰)

الجواب:

اگرچہ یہ بت قبلہ اور توجہ کا ذریعہ ہی مشرک سمجھتے تھے مگر ظاہراً مانگنا تو انہی سے تھا اگرچہ حقیقتہً وہ ان عباد صالحین سے مانگ رہے ہوتے تھے نیت اور مراد بھی یہی ہوتی تھی کہ اصل مانگ تو انہی عباد صالحین سے رہے ہیں اور ظاہراً معلوم ہوتا تھا کہ ان سے مانگ رہے ہیں، اور وہ لوگ جو جاہل تھے وہ سب کچھ انہی بتوں کو سمجھتے تھے تو اس دوسرے طبقے کو معلوم ہو جائے کہ ان بتوں کو جہنم میں ڈالا جا رہا ہے تو یہ بت جب خود جہنم میں جا رہے ہیں ہمیں کیسے جہنم سے بچائیں گے۔

اور پہلے فریق کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ نیک لوگ اپنی تصویروں کو جہنم سے نہیں بچا سکتے تو ہمیں کیسے بچائیں گے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

چونکہ آپ کی سمجھ موٹی ہے اس لیے آپ کو بات سمجھ نہیں آ رہی۔

سیالوی صاحب کا دجل یا فریب یا دونوں

سیالوی صاحب کا حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے کلام سے غلط مطلب لینا۔

وہ اس طرح کہ شاہ صاحب کا کلام ہم پورا نقل کر کے پھر بحث کرتے ہیں۔

لیکن اس سے پہلے برہمن کے قول کو جو سیالوی نے اپنی تائید میں پیش کیا اس پر مختصر تبصرہ ضروری سمجھتے ہیں۔

برہمن نے شاہ صاحب سے کہا اگر تم اہل قبور سے دعا کے لئے کہتے ہو تاکہ

عند اللہ تماری شفاعت کریں تو ہم بھی اپنے معبودات سے یہی استدعا کرتے ہیں۔
(گلشن ص ۲۵۲)

سیالوی صاحب اب تک تو آپ کو تسلیم نہ تھا کہ مشرک خدا کو مانتے ہیں مگر آپ کو تسلیم کرنا پڑا۔

اب آئیے شاہ صاحبؒ کے کلام کی طرف جو ہم آپ ہی سے نقل کرتے ہیں:
شاہ صاحب نے فرمایا:

مدد و اعانت کی خواستگاری دو طرح پر ہے اول مخلوق سے مدد مانگنا، جیسے کہ امیر اور بادشاہ سے نوکر اور گدا اپنے مشکل اور اہم معاملات میں مدد طلب کرتے ہیں (یہی تو ماتحت الاسباب ہے)

اور عوام الناس اولیاء سے دعا طلب کرتے ہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں ہمارا فلاں مطلوب و مقصود طلب کریں استعانت کی یہ قسم شریعت مطہرہ میں زندہ اور فوت شدہ ہر دو سے جائز ہے۔

دوم: دوسرا قسم استعانت کا یہ ہے کہ مستقل طور پر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تعلق رکھتی ہے مثلاً فرزند دینا بارش عطا کرنا، امراض دور کرنا اور درازی عمر وغیرہ عطا کرنا (اس کی مافوق الاسباب کہتے ہیں جن کے سیالوی صاحب منکر ہیں) بغیر اس کے دعا و سوال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب کرنا نیت اور ارادہ میں (یعنی یہ نیت نہیں کہ یہ بزرگ خدا سے دعا کرے) اس کو مخلوق سے طلب کریں تو استعانت کا یہ قسم حرام مطلق کفر ہے، اگر اہل اسلام میں سے کوئی شخص اپنے مذہب کے اولیاء سے زندہ ہوں یا فوت شدہ اس طرح کی استمداد و استعانت کرنا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے اور زمرہ اہل اسلام سے خارج ہو جائے گا بخلاف بہت پرستوں کے وہ قسم مدد و اعانت کا اپنے معبودات باطلہ سے طلب کرتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہو۔ (گلشن ۲۵۳-۲۵۴)

شاہ صاحب کی بات سے معلوم ہوا:

کہ بت پرست مافوق الاسباب کام بتوں سے چاہتے ہیں اور ہم مافوق الاسباب کام اگر اولیاء سے چاہیں تو یہ حرام و کفر ہوگا۔

سیالوی صاحب آپ کا تو علاج شاہ صاحب نے کر دیا۔

آپ کی ساری جماعت کا زور اسی پر ہے کہ مافوق الاسباب افعال اور کام اولیاء انبیاء سے طلب کیے جاسکتے ہیں۔

سیالوی صاحب دعا کی غرض سے زندہ یا فوت شدہ بزرگوں کے پاس جانا اور دعا چاہنا عندنا بھی برا نہیں لہذا شاہ صاحب کے ماننے والے ہم ہوئے نہ کہ تم اور تم شاہ صاحب کے فتوے کی زد میں آکر کفر سے جا ملے اور اسلام سے خارج ہو۔

سیالوی اندیشہ اور اس کا جواب:

سیالوی صاحب فرماتے ہیں شاہ صاحب نے دور و نزدیک کی قید تو نہیں لگائی لہذا دور و نزدیک سے انبیاء اولیاء سے استعانت دعا چاہنا کوئی حرج نہیں الخ۔ (ملخصاً ص ۴۵۴)

الجواب:

سیالوی صاحب اگر شاہ صاحب انبیاء اور اولیاء کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجھیں تب تو آپ یہ بات کرنے کا حق رکھتے ہو جب وہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہی نہ سمجھیں تب آپ کا ان پر اتھام و الزام ہے سنیئے:

شاہ صاحب لکھتے ہیں عقائد باطلہ میں افراط تفریط کا ذکر کر کے کہ:

رتبہ ائمہ و اولیاء برابر رتبہ انبیاء مرسلین گردانند و انبیاء و مرسلین لوازم الوہیت از علم غیب و شنیدن فریاد ہر کس در ہر جا و قدرت بر جمیع مقدرات ثابت کند یعنی اماموں اور ولیوں کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے برابر جاننا اور حضرات خواب انبیاء علیہم السلام کے لئے لوازم الوہیت جیسے علم غیب اور ہر ایک کی فریاد کو ہر جگہ سے سننا (جس کا دوسرا نام ماضی و ناظر و فریاد رس ماننا ہے) اور تمام مقدرات پر قدرت ثابت کرنا ہے۔

(تفسیر عزیزی ج پارہ ۱، ص ۵۲)

جب شاہ صاحب ہی علم غیب ماننا اور ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا غیر اللہ کو شرک قرار دے رہے ہیں تو پھر سیالوی صاحب کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ کہے کہ یہاں شاہ صاحب کی عبارت سے دور سے بھی اولیاء کرام و انبیاء عظام کو وسیلہ اور توسل کے لیے پکارنا جائز ہے کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری مشکلات کو حل کرے۔

سیالوی صاحب ایک مصنف کی تمام عبارات کو دیکھنے سے بات معلوم ہوتی ہے کہ مصنف کا نقطہ نظر کیا ہے۔

سیالوی صاحب نے آگے ۴۵۵ سے ۴۷۱ تک مختلف واقعات سے استمداد و استعانت کو ثابت کرنے کے لئے بزرگوں کا سہارا لیا ہے۔

سیالوی صاحب اگر آپ دجل نہیں کر رہے اور دل سے یہ لکھ رہے تو پھر بھی جاہل تو ثابت ہوئے۔

کیونکہ علماء کرام کے نزدیک بزرگوں سے استمداد و استعانت کا صرف مطلب یہی ہے۔

جو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۱) شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے:

نہیست صورت استمداد مگر ہمیں کی محتاج طلب کنندہ حاجت خود را از جناب عزت الہی بتوسل روحانیہ بندہ کہ مقرب و مکرم در گاہ است و گوید خداوند ابرکت این بندہ کہ تو رحمت و اکرام کردہ اور ابرا آوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کنندان بندہ مقرب و مکرم را کہ اے بندہ خدا ولی وے شفاعت کن مراد بخواہ از خدا تعالیٰ مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نہیست بندہ درمیاں مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پرودگار است تعالیٰ شانہ و دروے ہیج شائبہ شرک نہیست۔ (فتاویٰ عزیزی ج ۲ ص ۱۰۸)

استمداد کا یہی مطلب ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور کسی

بزرگ کی برکت سے کہ اے خدا فلاں بندہ کی برکت سے میری حاجت کو پورا فرما۔
اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسی بزرگ بندہ سے عرض کرتے ہوئے کہے کہ آپ
خدا تعالیٰ کے بزرگ ہیں آپ خدا سے میری سفارش کریں کہ خدا تعالیٰ میری فلاں
حاجت کو پورا کرے۔ (ملخصاً)
سیالوی صاحب آپ کی استمداد اور استعانت تو ان دونوں صورتوں سے آگے
ہوتی ہے۔

(۲) آئیے ایک بزرگ کی سنئے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں

ولیت شعری چہ می خواہند ایشاں باستمداد و امداد کہ ایں فرقہ منکر اند آزا آنچہ مای
فہیم از آں انیست کہ داعی محتاج فقیر الی اللہ دعا فی کند و طلب می کند حاجت خود را
از جناب عزت و غنا وے و توسل می کند بر روحانیت ایں بندہ مقرب و مکرم درد گاہ عزت
وے گوید خداوند ابرکت ایں بندہ تو کہ رحمت کردہ بروئے واکرام کردہ اور راو بلطف
و کرے کہ بوے داری بر آوردہ گرداں حاجب مرا کہ تو معطی کریم یا ندای کند ایں بندہ
مکرم و مقرب را کہ ابے بندہ خدا اے ولی دے شفاعت کن مراد بخواہ از خدا کہ بدہد
مسئول و مطلوب مرا و قضا کند حاجت مرا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۴۰۱-۴۰۲ بحوالہ
شرح صحیح مسلم سعیدی ج ۷ ص ۷۴-۷۵)

شیخ لکھتے ہیں ہم استمداد اور امداد کا یہی مطلب سمجھتے ہیں اور آگے وہی دو صورتیں
نقل کی ہیں۔ جو شاہ عبدالعزیزؒ کی ہم نقل کر آئے ہیں۔

سیالوی صاحب یہی بزرگوں کا توسل و استعانت و استمداد و تصرف ہے۔
اور بس۔

باقی آپ کا ان سے اپنے کاموں کے لئے ضروریات و مشکلات کے لئے
استعانت چاہنا جو اوپر کے قبیل سے نہ ہو وہ بالکل ناجائز اور شرک و کفر ہے۔

سیالوی صاحب پیچھے برہمن کے جواب میں جو آپ نے شاہ عبدالعزیز کا قول نقل فرمایا ہے اس سے بھی آپ پر فتویٰ کفر و شرک لگ رہا ہے۔

(۳) سیالوی صاحب آپ کے ممدوح جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے لکھا

ہے:

اولیاء اللہ سے استعانت کا صحیح طریقہ

ہونا یہ چاہیے کہ اولیاء کے مزارات کی زیارت کی جائے کیونکہ زیارت قبور سنت ہے ان کے مزارات پر ایصالِ ثواب کیا جائے یہ بھی احادیث سے ثابت ہے ان کی مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی جائے کیونکہ قرآن مجید میں وفات یافتہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنیکی تعلیم ہے اور ان کے وسیلہ سے اپنی حاجات کی قبولیت کی دعا کی جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کی مغفرت کے لئے اور انبیاء سابقین کے وسیلہ سے دعا فرمائی، اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ ہماری حاجت روائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں اور اس کی اصل تائینا کی حدیث ہے۔ (تبیان القرآن ج ۱، ص ۱۸۷)

(۴) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

نذر اولیاء تمین وجوہ سے مباح اور جائز ہے۔ پہلا یہ کہ نذر گزار اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرے کہ اگر میری مراد حاصل ہوگئی تو اے اللہ تیری نذر فلاں بزرگ کے مزار کے خدام کو دوں گا دوئم یہ کہ کہے بزرگ کو مخاطب بنا کر ”یا حضرت آپ جناب الہی میں میری اس مشکل کے لئے دعا کریں کہ میری یہ مراد حاصل ہو جائے تو آپ کی طرف سے اس قدر طعام یا نقد جناب الہی میں بطور تقدس پیش کروں گا تاکہ آپ کو ثواب ملے، سوئم یہ کہ اس بزرگ کو جناب باری تعالیٰ میں وسیلہ اور شفیع بنا کر عرض کرے الہی فلاں بزرگ کے روح کی برکت سے اور بحق اپنی مہربانی اور عنایت ہر دو امر کے اگر میری مشکل حل فرمائے گا تو اس قدر مال آپ کے لیے خیرات کروں گا اور ثواب اس کا

اس بزرگ کی روح کو بخشوں گا۔ الخ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۸۹)
یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ

بزرگوں سے استعانت اور استمداد کی یہی دو صورتیں ہیں کہ یا تو ان کے وسیلے سے خدا سے مانگنا یا ان بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا چاہے وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ۔

(۵) مولوی فیض احمد گولڑوی لکھتے ہیں:

اہل ایمان و توحید انبیاء اولیاء و صالحین کو معبود نہیں مانتے وہ اللہ تعالیٰ کو ہی حاکم اور بادشاہ مانتے ہیں ہاں وہ صالحین کو وسیلہ مانتے ہیں نہ ہی صالحین کو مستحق عبادت جانتے ہیں اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں ہاں ان سے دعا کراتے ہیں یا خود دعا میں ان کے ساتھ محبت کی بنا پر توسل کرتے ہیں۔ (حاشیہ اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۰۴)

آپ کے بزرگ کی خط کشیدہ عبارت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ استعانت و استمداد کی مذکورہ دو صورتیں ہی جائز نظر آتی ہیں اور بس۔

(۶) پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے

اگر کوئی شخص قبروں کا طواف یا سجدہ کرنے یا اس قسم کی دعا مانگنے اے صاحب مزار میرا فلاں کام سرانجام دو تو بتوں کے پجاریوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہوئی جوتا جائز ہے۔ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۶۷)

(۷) مولانا احمد الدین گکوی لکھتے ہیں۔

(جن کو پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب تذکرہ نے علماء اہل سنت و جماعت لاہور میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے)

والاستمداد والا ستغاثہ الی جاء فی الاحادیث فصورتها ان
يقول عند مرقد الکامل کالنبی والشیہد والذی بشر له بد حول
الجنہ یا الہی ان هذا الشخص محبوب ومقرب ان فی اعتقادی

فسهل امری فلانا بحجة و بر منه فہی جائزہ بلا خلاف فی حضور
المرقد و عدمہ بهذا اندفع اللہ التذاع من احادیث الاستغاثہ
والآیات النافیہ لہا۔

واما ان قال یا نبی اللہ مثلاً فی الحالین اعطی ولداً او حفظ علم
اواشف مریضی اوسهل حاجتی کذا و کذا فقد کفر الخ۔ (دلیل
المشرکین ص ۱۱۱)

یعنی انبیاء و اولیاء سے دعا کی درخواست کے علاوہ مانگنا کفر و شرک ہے۔

(۸) خاتم المفسرین علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں

ان الناس قدر اکثر وامن دعا غیر اللہ تعالیٰ من الاولیاء والاحیاء
منہم والاموات وغیرہم مثل یاسیدی فلاں اغثنی۔

ولیس ذلک من التوسل المباح فی شیء والاتق بحال المومنین
عدم التفوہ بذلک وقد عدہ اناس العلماء وشرکاً وان لایکنہ فہو

قریب منہ (روح المعانی بحث آیت وسیلہ)

یعنی لوگوں نے غیر اللہ سے مانگنے میں کثرت کر دی اور وہ اللہ اولیاء میں سے

ہیں چاہیے زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔

مثلاً لوگ کہتے ہیں اے میرے فلاں سردار میری مدد فرمائیں اور یہ بات مباح

توسل میں سے نہیں اور مومنین کے مناسب یہ ہے کہ ایسے جملوں کو زبان پر نہ لائیں اور
کئی علماء کرام نے اس کو شرک کہا ہے اگر یہ شرک نہ بھی ہو تو قریب بہ شرک تو ضرور
ہوگا۔

(۹) شیخ عبدالحقؒ سے وہی دونوں صورتیں جو سیالوی صاحب نے بھی نقل کی ہیں

(گلشن ص ۵۳۱ تا ۵۳۲) لکھی ہیں۔

سیالوی صاحب کی کم فہمی

سیالوی صاحب نے آیات کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں کہ ان سے مراد بت ہیں نہ کہ عباد صالحین۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۷۷ تا ۵۰۰)
الجواب:

سیالوی صاحب نہ بھی ہوں تو بھی ہماری تحریر پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ بتوں کی تفصیل پیچھے آچکی ہے کہ مشرکین نے عباد صالحین کے ناموں پر بت تراشتے تھے تاکہ ان بزرگان ملت کی طرف توجہ کا ذریعہ بنیں تو اب بات نکھر کے آجاتی ہے اگرچہ صراحۃً بت ہی مراد ہوں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔
سیالوی صاحب کے اعتراض:

(۱) اگر بت مراد ہوں تو وہ بے حس ہیں جبکہ انبیاء عظام اولیاء کرام تو بے حس نہیں وہ تو حیات ہیں۔ (ملخصاً ص ۴۲۹، ۴۸۱)
الجواب:

سیالوی صاحب بتوں کی حقیقت جب معلوم ہو چکی تو پھر معلوم ہو گیا کہ ان کی اصل بھی بزرگان دین و ملت ہیں جن کی روحوں سے ان بزرگان دین کے اجسام کو تعلق ہوتا ہے۔ تو پھر آپ کو اعتراض کی ضرورت کیا ہے۔
سیالوی اعتراض

(۲) آصف بن برخیا کتنا بڑا تخت کتنی مسافت سے لے آئے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۸۰)
الجواب:

(۱) اگر آپ نے نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اس موقع پر دیکھی ہوتی آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اصل واقعہ کیا ہے تو آپ کو معصوم جانا کہ اصل واقعہ کیا ہے انھوں نے

صاف انکار کیا اور لکھا ہے کہ تخت اللہ نے اپنی مہربانی سے وہاں رکھوا دیا، آصف بن برخیا نہیں لے کر آئے۔

(۲) شیخ جیلانی جن کی مخالفت تمہارے لئے دنیا آخرت کے تباہی و بربادی وہ لکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۲۳ قدیم)

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے آصف بن برخیا کو حکم دیا وہ مجلس سے اٹھا اور سجدہ کیا اور اسم اعظم کے ساتھ خدا سے دعا کی وہ یا حی یا قیوم ہے پس تخت بلقیس ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ (غنیۃ الطالبین عربی ص ۲۱۴ ج ۱ قدیمی)

سیالوی صاحب قوم کو دھوکہ مت دیں آپ نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اپنی آخرت کی فکر کریں، باقی اپنے مریدوں کو خراب نہ کریں۔ کیونکہ اس کا وبال بھی آپ پر ہوگا۔

سیالوی اعتراض

(۳) موسیٰ علیہ السلام کی طاقت و قدرت یہ تھی کہ ملک الموت کو تھپڑ مارا۔ جبکہ ان بتوں کی طاقت تو کچھ بھی نہیں۔
الجواب:

سیالوی صاحب اس سے کس کو انکار ہے کہ نبی میں اس قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقت و ہمت خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ جبکہ آپ کا اختلاف تو اس میں ہے مافوق الاسباب استعانت غیر خدا سے درست ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے لئے یہ در بند ہے کہ مافوق الاسباب استعانت وہ بزرگوں سے کریں، مافوق الاسباب استعانت صرف اور صرف خدا سے اور بس۔

اگر آپ بتوں اور انبیاء علیہم السلام کا موازنہ کر رہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی طاقت زیادہ ہے اس میں کوئی شک نہیں اگر اس سے آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان سے مدد و نصرت مافوق الاسباب مانگی جائے۔

تو میں کہوں گا کہ خدا کی طاقت و ہمت کا اندازہ بھی کوئی نہیں لگا سکتا، انبیاء کے مقابلہ میں اگر اس کی ہمت و قدرت دیکھیں تو اس کے مقابلہ میں ساری کائنات کی ہمت و طاقت و قدرت و اختیار ایسے بھی نہیں جیسے قطرہ سمندر کے سامنے ہوتا ہے۔

تو پھر اسی خدا سے کیوں نہ مانگا جائے۔

اگر یہی بات دلیل استعانت تھی تو اس سے بڑی دلیل ہم نے پیش کر دی ہے
فلہذا خدا سے مانگئے نہ کہ غیر خدا سے۔

اعتراض سیالوی

(۴) سیالوی صاحب نے آیات نقل کی ہیں کہ انبیاء علیہم السلام خالق ہیں زندہ کرنے والے ہیں۔ اور بت تو خالق نہیں تو برابر کیوں۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۸۱)
الجواب:

سیالوی صاحب آپ کا دماغ لگتا ہے چکرا گیا ہے کہ آپ ان بتوں اور انبیاء میں موازنہ کر رہے ہیں۔

یہ بت واقعہ تخلیق اور احیاء و امات پر قادر نہیں۔

مگر ان بتوں کی اصلیت پیچھے ظاہر ہو چکی کہ وہ شخصیات اپنے اپنے دور و وقت میں انبیاء و صلحاء تھا جو خدا کی عطا کردہ طاقت رکھتے ہیں۔

اور اللہ نے ان کی بڑی شان بنائی تھی۔

مشرکین نے سیدنا ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں۔
(رسائل رضویہ)

ان تصویروں کے متعلق بھی یہی حکم ہے کہ یہ خالق و مالک نہیں تو کیا اس سے آپ انبیاء علیہم السلام کے منکر ہو گئے۔

یہ بات فاضل بریلوی کے حوالہ سے پیچھے گزر چکی۔

باقی انبیاء کرام کا پیدا کرنا وغیرہ صرف ظاہری صورت پر محمول ہے کہ سیدنا عیسیٰ

علیہ السلام صرف پرندے کی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتے تھے خدا اس کو زندہ کر دیتا یعنی اس میں زندگی ڈال دیتا تھا۔

نہ اس سے انبیاء علیہم السلام خالق بنے نہ ہی احیاء الموتی پر قادر ہوئے بلکہ مردوں کا زندہ کرنا بھی خدا ہی کی طرف سے تھا صرف کہنا سیدنا علیہ السلام کا کام تھا اور مردوں کو زندہ خدا فرما دیتا تھا۔

شاید کے اتر جائے تیرے دل میں میری بات
سیالوی صاحب کی بد قسمتی ہے

سیالوی صاحب کا تعلق اس ٹولے سے جو بد فہم بھی ہے بد قسمت بھی ہے جو رحمت کائنات ﷺ کے دین متین کی دھجیاں اڑائے خوش قسمت نہیں ہو سکتا۔
سیالوی صاحب نے:

شاہ ولی اللہ کی عبارت پیش کی ہے۔

کہ نیک لوگ ملائکہ کے ساتھ مل کر تدبیر کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ (ملخصاً گلشن

ج ۱ ص ۴۸۵)

الجواب:

سیالوی صاحب پانی سے خدا پیاس بجھانے کا کام لیتا ہے روٹی کو خدا نے بھوک مٹانے کے لئے بنایا ہے اگرچہ موثر خدا ہی ہے۔

اسی طرح اگر کسی ولی سے خدا کوئی کام لے لیں تو اس سے کسی کو کیا اعتراض اور اشکال۔

خدا کے کاموں پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ تعمیل حکم ہونا چاہیے۔

سیالوی صاحب اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ:

تم سب کو ان سے مدد مشکل کے حل کے لئے عرض کرنا چاہیے خدا جیسے ملائکہ سے

نظام چلوارہا ہے اگر کسی ولی و غوث قطب سے بھی کوئی کام لے لیں تو کیا حرج ہے۔

آپ کی بات شاہ صاحب سے ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ سنئے شاہ صاحب کہتے ہیں:

(۱) امراض قلوب میں سے ایک وہ شرک باللہ ہے جس میں غیر اللہ سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں۔ (خیر کثیر اردو ص ۲۷۷)

دوسری جگہ لکھتے:

(۲) قبر کے پجاریوں نے سمجھ رکھا ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ پاکیزہ روحوں کو پکارنا اور ان سے حاجت روائی کی درخواست کرنا سنت اور مستحب ہے حالانکہ اس کے بدترین ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں معصیت اور گناہ کو حلال سمجھا ہے جو کہ کفر کی قسم ہے۔ (البلاغ المبین ص ۲۹۵)

اس کو آپ کے جنید زمان مولوی عمر اچھروی نے شاہ صاحب کی تصنیف مانا ہے دیکھئے مقیاس حقیقت:

(۳) شاہ صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں ایک حدیث کا ٹکڑا نقل کرنے کے بعد کہ:

یہ جملہ صاف طور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی سے حاجت روائی کی درخواست کے عدم جواز پر دلالت کر رہا ہے اگرچہ وہ غیر خدا خدا کا رسول ہی کیوں نہ ہو۔ (البلاغ المبین ص ۱۰۹)۔

سیالوی صاحب کا مشورہ:

کہ انبیاء و اولیاء کو بتوں پر قیاس نہ کریں۔ (گلشن ج ۱ ص ۴۰۹ ملخصاً)

الجواب:

سیالوی صاحب آپ اپنی کتابوں سے شاید بے خبر ہیں قیاس تو دور کی بات

ہے۔

آپ تو شیطان کو بھی نبوت کے برابر سمجھتے ہیں۔

دیکھئے:

کوثر الخیرات کا حاشیہ ص ۹۵، ۹۶۔

(۱) کہ غیر خدا ہونے میں شیطان، ملک الموت، نبی برابر ہیں۔

(۲) آپ نے اپنی کتاب تحقیقات میں رحمت کائنات ﷺ کو قیاس کفار پر کیا

ہے۔

تفصیل دیکھئے نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ۔

بلکہ آپ کی اس بات کو آپ کے گھر کے علماء نے منحوس قرار دیا ہے۔

(۳) مفتی احمد یار نعیمی نے نبی پاک ﷺ کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور لاشیٰ پر

قیاس کیا ہے۔ (نور العرفان ص ۱۹)

تو کیا آپ ہمیں طعنہ دے سکتے ہیں۔

ہم نے انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس کو کہیں نہیں گرایا نہ شیطان پر قیاس کیا ہے

اور نہ ہی شیطان کے برابر کہا ہے۔

سیالوی صاحب کی تلبیس:

منافق دو باتیں رکھتے تھے ایک اپنوں کے لئے ایک دوسروں کے لئے۔

سیالوی صاحب بھی نفاق سے معمور ہو کر لکھتے ہیں۔

یہ فرماتے ہیں کہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ صرف ان حضرات کی خدمت میں

شفاعت کی درخواست ہو۔ تاکہ منافع اور مصالح دلوا سکیں۔ الخ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص

۴۹۱)

الجواب:

آپ کے روحانی والد صاحب لکھتے ہیں:

صاف ظاہر ہے کہ حضور (ﷺ) ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت

کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، برکات الامداد)

سیالوی صاحب آپ جھوٹے ہیں یا آپ کے روحانی والد صاحب۔

آپ یہ اتنی تو جرات نہ کریں گے ان کو جھوٹا کہیں آپ خود ہی جھوٹے اور کذاب نکلے۔

دوسری جگہ بھی آپ کے پاپا جی لکھتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کن اور سب کن ممکن حاصل ہے یا غوث۔ (حدائق بخش حصہ دوم ص ۸)

سیالوی صاحب اپنا چہرہ اس آئینے میں دیکھیں اپنا حسن قبیح نظر آ جائیگا۔

ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

ماتدعون من دون الله سے مراد اصنام و اوثان ہیں قرآن مجید میں انہیں

موثبات قرار دیا ہے۔ الخ (گلشن ج ۱ ملخصاً ص ۴۹۵) آگے لکھتے ہیں:

ان کے معبودات جمادات میں سے تھے جو فقط اثر پذیر تھے، موثر نہیں تھے حق

تعالیٰ نے ان کو مونث کہا۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۴۹۶)

سیالوی صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے آیات سے مراد انبیاء و اولیاء نہیں بلکہ

بت ہیں لہذا انبیاء و اولیاء سے مانگا جاسکتا ہے۔

سیالوی صاحب اب ہم وہ آیات آپ کو سناتے ہیں جو آپ کے بقول بتوں کے

متعلق ہیں مگر ضمیریں مذکر کی ہیں۔ اگر صرف بت مراد ہوتے مذکر کے الفاظ ان کی

طرف کیوں منسوب ہوتے۔

۱) ان تدعوهم لا یسمعوا دعائکم. الخ

یہاں ضمیر ہم بقول آپ کے بتوں کے لئے ہے۔ اور یہ ضمیر مذکر ہے۔

۲) وقد اضلوا کثیراً ولا تزد الظالمین الا ضلالاً.

اس میں اضلو کے اندر جمع مذکر کی ضمیر ہے اور یہ ہے بھی قوم نوح کے بتوں کے

لئے۔

(۳) فاسئلو ہم ان کانوا ینطقون۔

یہاں بھی ہم جمع مذکر کی ضمیر بتوں کے لئے ہے۔ تو اب آپ کی شیخ الحدیثی کہاں گئی۔

سیالوی صاحب کا طعنہ:

کہ دیوبندی توحید دیکھیں۔

حوائج دین و دنیا کی کہاں لے جائیں ہم یارب۔ الخ (ملخصاً ص ۵۰۳)

سیالوی صاحب:

(۱) پیچھے ہم آپ کی برادری کا اصول لکھ آئیں ہیں کہ شاعر کی بات پر شرعی نگاہ سے کوئی حد نہیں لگتی۔

(۲) اب آپ اسی شعر کا مطلب سنئے، دین و دنیا کی حوائج سے مراد دینی مسائل آپ بتلاتے ہیں اور دنیاوی مسائل کے حل کے لئے کوئی اچھا سا حل بتلاتے ہیں یا دعا فرمادیتے ہیں۔
بتائیے اس میں کیا جرم ہے۔

سیالوی صاحب بار بار روتا رو رہے ہیں کہ مشرکین بتوں سے استعانت کرتے ہیں اور ہم تو صرف توکل اور شفاعت انبیاء و اولیاء کرام سے چاہتے ہیں تو پھر کیسے ہم ان کے مقابل ٹھہرے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۵۱۰)

سیالوی صاحب پیچھے باحوالہ بات گزر چکی ہے کہ یہ آپ کی منافقت ہے، آپ کا مسلک کچھ ہے اور یہاں امام اہل سنت کے دلائل کے زور میں آپ بہہ گئے اور آپ کو اپنے مسلک کو بھی خیر آباد کہنا پڑا۔

سیالوی صاحب کا اپنے مسلک سے رجوع

پیچھے سیالوی صاحب کے حوالہ سے ہم نے نقل کیا کہ وہ بتوں والی آیات انبیاء پر فٹ کرنے سے بڑے نالاں ہیں۔ جبکہ اب خود کر رہے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پٹی کی تفسیر سے

ان تدعوہم لا یسمعوا دعاءکم . الایۃ

میں عیسیٰ و عزیر ملائکہ کو بھی شامل کیا ہے۔ اور آپ نے اپنے فائدے کے لئے۔
اس کو نقل کیا ہے۔

اگر یہ جرم تھا تو بشمول آپ کے قاضی صاحب بھی مجرم ٹھہرے اور وہ سب بھی جو
پیچھے من دون اللہ کی بحث میں انبیاء کو شامل مانتے ہیں یا بتوں والی آیات انبیاء علیہم
السلام پر فٹ کرتے ہیں۔ (گلشن توحید و رسالت ص ۵۱۳)۔

سیالوی صاحب نے آگے بھی یہی کام کیا ہے روح المعانی سے نقل کیا ہے۔
اگر معبود و مستعان جمادات ہوں تو نہ سننا اور غافل ہونا ظاہر ہے لیکن اگر
مستعان ذوی العقول میں سے ہو تو اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقربین میں سے ہے تو پھر
اس لئے نہیں سنتا اور متوجہ نہیں ہوتا کہ ان نعمتوں میں مصروف و مشغول ہے جو اس کو
حاصل ہیں یا وہ ایسے مقام و محل میں ہے کہ اس میں موجود ذات کی شان سے یہ نہیں ہے
کہ وہ اتنی دور سے پکارنے والے کی پکار سنے جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت
میں۔ یا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کانوں کو ان بے ہودہ اقوال کے سننے سے محفوظ
رکھتا ہے۔ (ج ۷ ص ۲۶ بحوالہ گلشن ص ۵۲۲)۔

(۱) سیالوی صاحب آپ کا اب کیا بنے گا بتوں والی آیت انبیاء پر فٹ کر رہے
ہیں اور بشمول آپ کے علامہ آلوسیؒ بھی۔

(۲) علامہ صاحب کی بات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو دور سے سننے کی
طاقت خداوند قدوس کی طرف سے نہیں ہے۔

سیالوی صاحب کا کم علم ہونا

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر تحت الاسباب اور فوق الاسباب کا کوئی فرق نبی ﷺ کی نظر میں بھی ہوتا تو

کافر کی منت و سماجت فرماتے اور غفوء و درگزر کا مطالبہ فرماتے۔ (کافر کا تلوار آپ ﷺ پر
سونت لینا اور آپ کا یہ فرمانا اللہ۔ الخ (ملخصاً ۵۴۰)
الجواب:

سیالوی صاحب تحت الاسباب اور فوق الاسباب کا انکار یہاں سے بالکل نہیں
ٹھکتا یہ آپ کی جہالت ہے اس واقعہ سے استدلال کر رہے ہیں۔
نبی کا یقین تو بہت کامل ہوتا ہے۔
اور نبی الانبیاء کا یقین سبحان اللہ کیا کہنے۔
جب نبی اسباب کی طرف نظر نہیں کرتا تو نبی الانبیاء اس پریشانی میں اسباب کی
طرف نظر کیوں کرے۔

اسباب کے درجے میں تعاون لینا کوئی جرم نہیں۔
لیکن جب نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پریشانی میں اسباب سے مدد نہ لیں تو پریشانی
میں نبی الانبیاء مدد کیوں لیں۔ باقی مدد و تعاون لینا اسباب سے ثابت بھی ہے۔
اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اور فوق الاسباب تعاون صرف خدا سے چاہیے اور بس۔

سیالوی صاحب کی جہالت:

علامہ علی قاری کا ارشاد کہ ولی کی نظر تو فاسق کو صالح، جاہل کو عالم کتے کو انسان بنا
دیتی ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱، ۵۴۱)

الجواب:

سیالوی صاحب نے سیاق و سباق کو نقل نہیں کیا:

چلو ہم پھر بھی اس کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں کہ واقعی نگاہ ولی جس آدمی پر
پڑتی ہے فاسق و فاجر و جاہل پر تو ولی کا دل خدا سے دعا کرتا ہے کہ اس آدمی کو نواز دے

اور خدا اگر نواز دے تو اس میں کسی کو کیا لڑائی اور جھگڑا آپ بھی پیچھے تو یہی کہتے آئے ہو کہ:

انبیاء اولیاء مشکلیں دور نہیں کرتے بلکہ خدا سے کرا دیتے ہیں یہ لوگ حاجتیں پوری نہیں کرتے بلکہ خدا سے کرا دیتے ہیں تو اب کیوں وہ بات بھول گئے معلوم ہوا کہ مشرک کا حافظہ بھی خراب ہوا کرتا ہے۔

سیالوی صاحب کا وجہ:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

جس طرح کی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اس قسم کی غیر میں مانو تو شرک ہے ورنہ نہیں۔ (گلشن ج ۱، ۵۴۳)

سیالوی صاحب نے مان لیا کہ مفتی احمد یار نعیمی مشرک ہے کیونکہ اس نے تفسیر نعیمی ج ۱، ۵۸ پر لکھا ہے:

کہ نمازی جس طرح خدا کو حاضر و ناظر ماننے اسی طرح نبی پاک ﷺ کو بھی۔ تو یہ صفت آپ کے بزرگ نے خدا کی طرح مان لی تو وہ مشرک ہوا یا نہ ہو، آپ ان کو بزرگ سمجھتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو درست ورنہ آپ بھی ان سے بڑے مشرک ہوئے۔

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ذاتی طور پر ہے۔ (ملخصاً گلشن ج ۱ ص ۵۴۳)

سیالوی صاحب..... آپ کے ہاں:

کل تک خدا کو حاضر و ناظر کہنا گناہ شرک و کفر بے دینی آپ کے مسلک میں تھا اور آج اسلام کیونکر آپ نے بنا دیا۔

کیا آپ اپنے اکابر کے فتویٰ کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

ہولوی اختر رضا خان ازہری لکھتا ہے۔

(۱) آپ کے امام الطائفہ نے بھی خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہہ کر اس کی توہین کی ہے۔ (انوار رضا ص ۱۱۵)

(۲) آپ کے مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے کہ ہر جگہ میں ہونا تو رسول پاک کی ہی شان ہے۔ (ملخصاً جاء الحق ص ۱۶۲)

جبکہ آپ کے مفتی اختر رضا خان ازہری لکھتے ہیں۔

مخلوق کی صفت میں اللہ کی شرکت ماننا کفر ہے۔ (انوار رضا ص ۱۱۵) تو آپ حضور ﷺ کی صفت میں خدا کو شریک کر کے کافر ٹھہرے۔

سیالوی صاحب دو فتوے آپ کے

آگے چلے:

ازہری صاحب لکھتے ہیں:

میاں صاحب (شاہ صاحب شہید) ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کے ساتھ خاص بتا چکے اور اس طرح اپنی مزعوم توحید میں روافض سے مل چکے جو حضرت علی کی نسبت حلول کا اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ مشرکین کے بھی مشابہ ہو گئے جو رام کو ہر شے میں رہا ہوا جانتے ہیں۔ (انوار رضا ص ۱۱۷)

سیالوی صاحب پر کتنے فتوے لگے:-

(۱) گستاخ خدا۔

(۲) کافر

(۳) رافضی

(۴) مشرکین کے مشابہ

آپ بیمار آدمی ہیں اور یہی فتوے کافی ہیں ورنہ آپ کی خدمت میں اور بھی پیش کرتے۔ ہمیں آپ کی بیماری کا خیال ہے اور بڑھاپے کا بھی جبکہ آپ کے مسلک کے لوگ آپ کو معاف نہیں کرتے۔

سیالوی صاحب کا اقرار:

سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

علماء دیوبند کے اکابر نبی اکرم ﷺ اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کے قائل اور نبی اکرام ﷺ پر اعمال کے پیش کیے جانے اور قبر انور پر صلوٰۃ و سلام اور عرض و معروض سننے کے قائل تو پھر غافل و بیخبر ہونے اور قیامت تک نہ سن سکنے وغیرہ کے دعوے کرنا، کس قدر غلیظ و گندہ عقیدہ ہے جو کہ اپنے اسلاف کو بھی گمراہ اور بے دین قرار دینے کے مترادف ہے۔ (گلشن توحید و رسالت ج ۱ ص ۵۴۵)

سیالوی صاحب کی باتوں سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے:

(۱) اکابر علماء و دیوبند انبیاء کی حیات کے قائل ہیں۔

(۲) اکابر علماء و دیوبند آپ ﷺ پر عرض اعمال کے قائل ہیں۔

(۳) اکابر علماء و دیوبند آپ ﷺ کے روضہ پاک پر پڑھا جانے والا سلام اس

عقیدے سے پڑھتے ہیں کہ آپ سنتے ہیں۔

(۴) اکابر علماء و دیوبند استمقاع عند قبر النبی ﷺ کے قائل ہیں۔

(۵) آپ ﷺ کے لئے غافل و بے خبر وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنا غلیظ و گندہ

عقیدہ و گمراہی ہے۔

سیالوی صاحب ہمارے گھر کی صفائی آپ نے دی بھگت دہم اصاغرین اور اہل

سنت و جماعت کے اکابرین آپ ﷺ کو صحیح طور پر مانتے ہیں۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کو تمام جہان سے استعانت و استمداد کے لئے

پکارا جائے اور آپ سنتے ہیں کیونکہ آلوسی کے حوالے سے آپ بھی نقل کر آئے ہو کہ:

ہر جگہ سے سننا یہ ان کی شان کے لائق نہیں ہے تو جو جواب آپ کا ہوا وہی ہماری

طرف سے سمجھ لیں۔

(۲) غافل و بے خبر الفاظ استعمال کرنا جرم و بے دینی و گمراہی ہے تو آئیے اپنے گھر کی خبر لیں۔

(۱) نقی علی خان والد اعلیٰ حضرت لکھتا ہے:

نزول وحی سے پہلے احکام شریعت سے جہالت اور دین حق کی طلب و تلاش منافی مرتبہ نبوت کے ہیں۔ (الکلام الاوضح ص ۶۷)

یہاں جاہل کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۲) مفتی احمد یار نعیمی لکھتا ہے:

شب معراج میں آپ کو اپنی خاص صفات سے ناواقف پایا تو آپ کو اپنی ان صفات سے خبردار کیا۔ (شان حبیب الرحمان ص ۲۱۸)

(۳) سعیدی نے غافل پایا کا لفظ استعمال کیا ہے (شرح صحیح مسلم ج ۷، ص ۳۱۰)

(۴) انوار رضا میں مولوی اختر رضا خان ازہری نے بے خبر پایا منسوب کیا ہے۔ (انوار رضا ص ۱۴۱)

(۵) اعلیٰ حضرت نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔ (شعراء)

(۶) سعیدی نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے لکھا ہے کہ میں بے خبروں میں سے تھا۔ (جہان القرآن ج ۱، ص ۲۱۶)

(۷) مفتی محمود حسین شائق نے غافل۔ بے خبر وغیرہ الفاظ رحمت کائنات ﷺ کے لئے منسوب کیا ہے۔ (تجلیات علمی ص ۱۹۸-۱۹۹)

(۹) آپ نے بھی اپنی کتاب میں نبی پاک ﷺ کے لئے غافل کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (تحقیقات ص ۱۸۰)

ان سب حضرات کے متعلق کیا رائے ہے۔

سیالوی صاحب کی بوکھلاہٹ:

سیالوی صاحب دلائل سے اتنا پریشان ہوئے ہیں کہ اصل دلائل کا جواب آتا نہیں اور بار بار۔

سید احمد شہیدؒ کے خواب پیش کرتے ہیں کہ انہیں نہلایا گیا اور کبھی کہتے ہیں کھجور کھلائی گئی۔

اور کبھی کہتے ہیں کہ:

ان کو فیض دینے کے لئے روہیں لڑ پڑیں۔ (ملخصاً گلشن ص ۴۷۱-۴۷۵) جبکہ:

(۱) مولوی ابولکیم صدیق فانی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”عالم رویا کے حالات و واقعات پر شریعت کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔“

(آئینہ اہل سنت ص ۱۹۸)

(۲) بریلوی ملک العلماء عطاء محمد بند یاوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”ابولہب کا واقعہ خواب کا ہے جو کسی کو آئی تھی اور خواب حجت اور دلیل نہیں

ہے۔“ (تحقیق ایمان ابی طالب ص ۳۸)

(۳) استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ مولوی اختر حسین فیضی مصباحی

بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”تم نے خواب دیکھا ہوگا، اور خواب کی باتوں کا کیا اعتبار؟“ (جہان مفتی اعظم ص

۲۰۸)

(۴) مفتی عبدالغفار ثاقب مفتی مدرسہ حمید یہ گھاٹ، دربھنگ (بہار) لکھتے ہیں:

”خواب کوئی حقیقت تو نہیں۔ ذہنی خلل بھی تو ہو سکتا ہے۔ اس لئے خواب کا کوئی

اعتبار نہیں۔“ (مفتی اعظم ص ۴۱۰)

پھر ذرا اس بات کی طرف بھی توجہ دیں کہ سیالوی صاحب نے خوابوں کو گستاخانہ

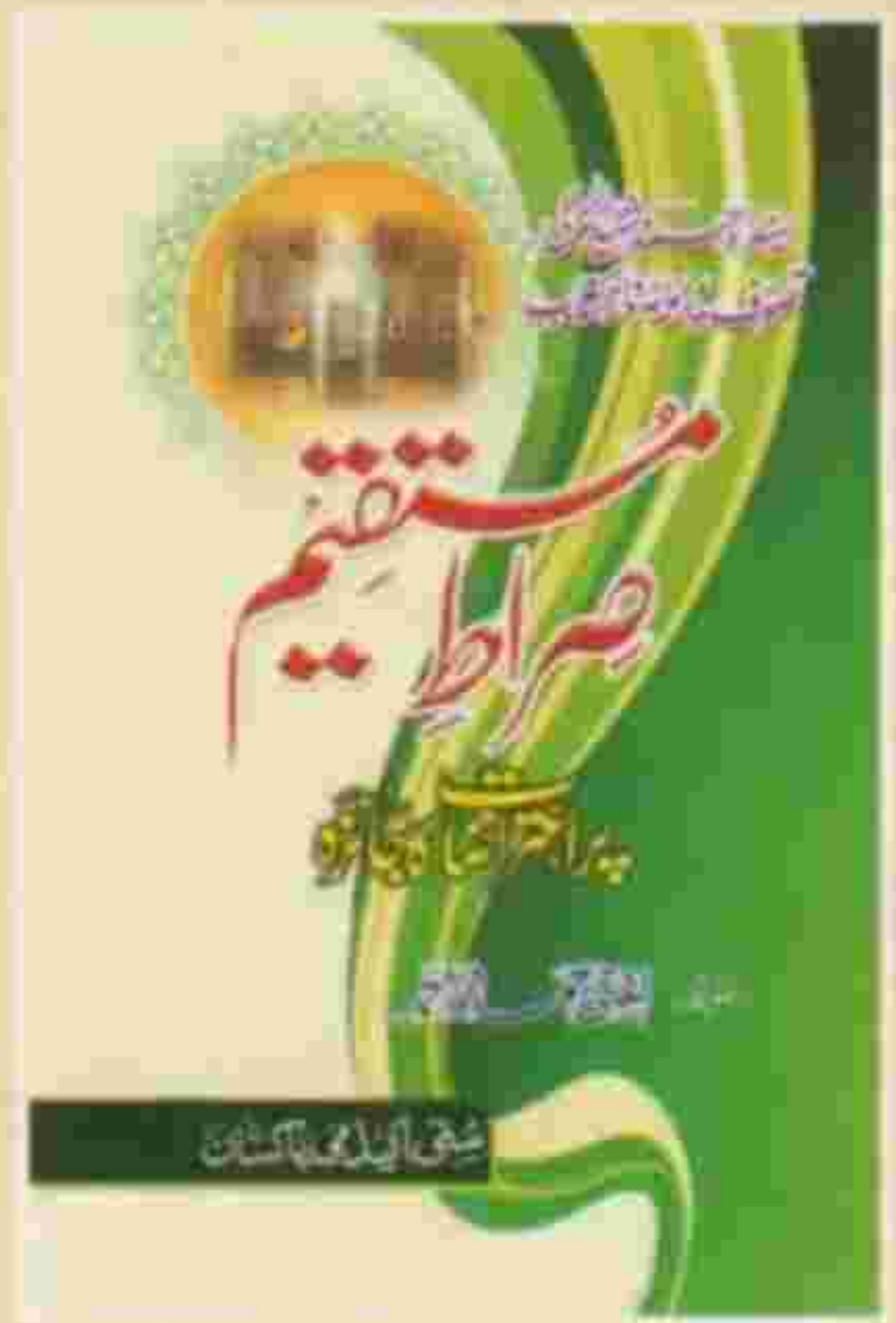
قرار دیتے ہوئے تکفیر کی طرف جو قدم اٹھایا ہے اس پر بریلوی مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی صاحب کا درج ذیل فتویٰ پر ہمیں کہ:

”محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفاء کی خوابوں اور انہیں کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کفر کا فتویٰ لگانا یا ضلالت کا فتویٰ لگانا کہاں کی عظمندی ہے۔“

(سہ ماہی انوار رضا خوند زادہ مبارک نمبر ص ۲۳۳)

اس فتویٰ سے سیالوی صاحب عقل سے فارغ اور جاہل ثابت ہوتے ہیں اور حسن علی رضوی اور فیض اویسی نے جو اس طرح کے خواب نقل کر کے تکفیر کے فتوے دیے ہیں وہ بھی اس فتویٰ کی زد میں آتے ہیں۔





ہدیہ بریلویت

مؤلف:

مناظر اسلام

مولانا مفتی مجاہد صاحب

زیر طبع

ادارہ تحقیقات اہل سنت